بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

تصنیف

بقیۃ السلف ابو عرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجدد عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

مجدد عصر قیوم زماں غوث دوراں، مقام صدیقیت وعبدیت
پیر طریقت رہبر شریعت، الحاج قبلہ
حضرت
اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی وخراسانی

تصنیف

بقیۃ السلف ابوعرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشر واشاعت
دار العلوم جامعہ جیلانیہ
نادر آباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ناشر
مکتبہ محمدیہ سیفیہ
حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205

Marfat.com

بفیضانِ نظر

قیوم زماں غوثِ دوراں مقام صدیقت وعبدیت حضرت اخندزادہ

سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	ـــــــ	شہنشاہِ خراسان
مصنف	ـــــــ	علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی
اہتمامِ اشاعت	ـــــــ	صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
معاون اشاعت	ـــــــ	صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
تاریخ اشاعت	ـــــــ	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
ناشر	ـــــــ	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
مطبع	ـــــــ	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	ـــــــ	135 روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم جامعہ سیفیہ فقیر آباد شریف بند روڈ لاہور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان ملز حسین ٹاؤن لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد الدین توگیروی سیفی امع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

دارالعلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ دھوال کلاں گجرات

پیر طریقت ملاں عبداللہ عرفان سیفی کارپٹ عظمت شہید مارکیٹ نکلسن روڈ لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سرکار مبارک کا مختصر تعارف	۵
۲	حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت	۱۴
۳	مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ	۱۷
۴	تقویٰ کا معنی اور مفہوم	۱۲
۵	تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب	۲۲
۶	خدمت خلق	۲۷
۷	آپریشن	۲۹
۸	کھانے پینے میں زہد واتقا	۳۲
۹	تواضع	۳۵
۱۰	احسان کا ذکر حدیث میں	۳۹
۱۱	احسان	۴۱
۱۲	انسانی تربیت	۴۲
۱۳	سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ	۴۶
۱۴	فتویٰ (مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے)	۵۲
۱۵	تاثرات علماء و مشائخ اہلسنت والجماعت	۶۴
۱۶	تائید کنندگان	۶۵
۱۷	استاذ العلماء شیخ الحدیث صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی	۶۵
۱۸	علامہ مفتی مقصود احمد چشتی	۶۶
۱۹	علامہ ابو الفیض محمد عبد الکریم و علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی	۶۷
۲۰	علامہ غلام مرتضیٰ شازی و علامہ دوست محمد نقشبندی	۶۸
۲۱	مولانا محمد منور چشتی	۶۹
۲۲	حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی و علامہ محمد شریف ہزاروی	۷۰
۲۳	شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی و علامہ صاحبزادہ محمد بشیر الدین سیالوی	۷۱
۲۴	علامہ نور المجتبیٰ و علامہ احمد الدین توگیروی	۷۲
۲۵	علامہ الحاج فتح محمد باروزئی	۷۳

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۷۴	مولانا باغ علی رضوی	۲۶
۷۵	مفتی محمد جمیل رضوی	۲۷
۷۶	شیخ القرآن علامہ سید عمر دراز شاہ صاحب	۲۸
۷۸	مولانا محمد وسایا صاحب	۲۹
۷۹	علامہ مقصود احمد شرقپوری و قاری غلام جیلانی	۳۰
۸۰	سید عمیر علی شاہ وزنجانی و حافظ عرفان اللہ	۳۱
۸۱	قاری غلام مصطفےٰ و پروفیسر مشتاق احمد	۳۲
۸۲	پروفیسر محمد نواز و مفتی محمد انور و مولانا محمد ابراہیم	۳۳
۸۳	حافظ محمد آصف و مہتمم جامعہ سیفیہ	۳۴
۸۴	مولانا فضل الرحمان و پیر رحمت کریم	۳۵
۸۵	صاحبزادہ ساجد محمود گولڑوی علامہ عبد الرشید نعیمی سیالوی و مفتی محمد فرید	۳۶
۸۶	صوفی ظہور احمد سیفی	۳۷
۸۷	اظہار خیال (صوفی گلزار احمد سیفی صاحب)	۳۸
۸۹	حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب	۳۹
۹۱	ایک ضروری وضاحت	۴۰
۹۵	سپاس نامہ	۴۱
۹۷	قائد جہاد اسلامی	۴۲
۹۸	اسمائے سپاس گزارندگان	۴۳
۱۰۴	نقل سند خلافت (مبارک صاحب)	۴۴
۱۰۶	حضرت مبارک صاحب	۴۵
۱۲۰	منقبت در شان حضرت مبارک صاحب	۴۶
۱۲۵	سلسلہ طریقہ علیہ نقشبندیہ سیفیہ	۴۷
۱۲۷	سلسلہ طریقہ علیہ چشتیہ سیفیہ	۴۸
۱۲۹	سلسلہ طریقہ علیہ قادریہ سیفیہ	۴۹
۱۳۱	سلسلہ طریقہ علیہ سہروردیہ سیفیہ	۵۰

Marfat.com

مجدد عصر غوث دوراں شاہ خراسان پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج
قبلہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی و خراسانی

کا مختصر

تعارف

Marfat.com

(پیر طریقت رہبر شریعت شیخ التفسیر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد ٹ ا بیدیاں روڈ لاہور کینٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الذی رفع منار الاسلام والدین بالحجج و البراھین وایدہ بالائمۃ المھتدین والعلماء العاملین والاولیاء الکاملین وَالصلوٰۃ وَالسلام عَلٰی سیّد المرسلین وعلیٰ آلِہٖ واصحابِہٖ الطاھرین واتباعہ الکاملین اِلیٰ یوم الدین اما بعد۔

مَیں نے اس کتاب کو مکمل پڑھا جو سالکین کے نفع اور ضروری فوائد و مسائل کے لیے لکھی گئی ہے اِن مسائل کو دلائل قاہرہ کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے سالکین جو اس سے فائدہ حاصل کریں گے ان کو بطور منزل فائدہ و ترقی دے گی جس میں ہمارے مرشد کامل المجدد المائۃ خامس عشرہ شیخ العلماء والمشائخ الصفی الذکی المؤید من اللہ الغنی اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات و ارشادات عالیہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ماشاء اللہ اس کی ترتیب میں فاضل عزیز پروفیسر مشتاق احمد حنفی سیفی وائس پرنسپل گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور مقیم رینالہ خورد نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کام کیا ہے۔ خاص کر کے صحت اردو، فارسی و عربی عبارات کا اُردو میں ترجمہ اور ایک ضخیم کتاب کو مختصر کرنا یعنی اس کا خلاصہ بیان کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ اس کو پروفیسر صاحب نے بڑے ہی احسن طریقے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

چونکہ یہ کتاب میرے مرشد کامل جو علم ظاہر و باطن میں پوری دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کے افاضات عالیہ پر مشتمل ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سرکار کا مختصر تعارف بھی

Marfat.com

تقریظ کے اندر شامل کر لیا جائے۔

مجدد عصر حاضر شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک قدس سرہ ولد صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۹ ہجری کو کوٹ باباکلی (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے شروع فرمائی۔ آپ آٹھ سال کی عمر کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے مزید علوم دین حاصل کرنے کے لیے افغانستان و ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا علوم دین سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ انکے خلیفہ اعظم غوث دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کی تربیت میں رہے انہوں نے آپ کی مکمل تربیت فرمائی اور آپ کو اپنا خلیفہ مطلق اور نائب بنایا اور حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بارے میں اپنے خلفاء کو یوں ارشاد فرمایا کہ اخندزادہ سیف الرحمٰن کو جو شخص مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے۔ اور اُن کی طرف سے جو مردود ہوگا وہ میری طرف سے بھی مردود ہے۔ پھر آپ بہت عرصہ تک افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ آپ لوگوں کو شریعت اور طریقت میں تربیت بھی فرماتے رہے۔ اور کافی تعداد میں علماء کرام آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور جب افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ تو اس کے بعد آپ نے قطع تعلق اور سکوت فرمایا

تلقین وارشاد اور اصلاح خلائق کی طرف توجہ زیادہ کردی۔ فتنہ وفساد کی فضا سے دور رہ کر ظاہری و باطنی علوم کا فیض عام کرنے کیلئے آپ نے عظیم الشان دار العلوم جامعہ سیفیہ کی بنیاد رکھی جس میں جید علمائے کرام تدریس فرما رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں طلباء علم کی

Marfat.com

تشنگی بجھا رہے ہیں۔ آپ سے استفادہ کے لیے دور دراز سے علماء کرام حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت ۱۵ ہزار سے زائد علماء آپ کے حلقہ مریدین میں داخل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر، وکلاء، بزنس مین، سیاسی و سماجی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں اور مختلف مکاتب فکر اور بیرونی ممالک سے خاصی تعداد میں لوگ آپ سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی ترجمانی عقائد اہلسنّت وجماعت کے مطابق فرما رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھوں کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک میں جا کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم جب آپ کی زیارت کرتے ہیں تو آپ کے روحانی کمال کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور آپ کی زیارت سے واقعی خدا یاد آتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے علاج کے لیے ایک انگریز ڈاکٹر کو لایا گیا تو آپ نے اس ڈاکٹر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو خود بیمار ہے میرا کیا علاج کرے گا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے جواب میں کہا اگر میں بیمار ہوں تو یہ بزرگ میرا علاج کریں۔ تو آپ نے ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سن کر انکی طرف توجہ فرمائی۔ توجہ فرماتے ہی ڈاکٹر صاحب نے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ تو ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے کہا کہ یہ کلمہ پڑھو تو اس نے کہا مجھے ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اسی طرح آپ کی توجہ شریف سے ایک اور ڈاکٹر جس کا تعلق آسٹریا سے تھا کو آپ نے توجہ فرمائی تو اس کے سینے میں درد شروع ہو گیا۔ جب کمپیوٹر سے اس کے سینے کی تصویر لی گئی تو اس کے سینے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نقش تھا، جس سے تصویر لینے والے ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا کہ ایسی عظیم شخصیت کی زیارت کی جائے، جو نہ

Marfat.com

صرف کلمہ زبان سے پڑھواتے ہیں بلکہ سینوں پر بھی نقش کر دیتے ہیں۔ اس وقت امریکہ، برطانیہ، جرمن، آسٹریا، جاپان کینیڈا، فرانس، بھارت اور عرب ممالک میں کافی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔

اس دور میں سرکار اخندزادہ مبارک کے علاوہ اس طرح کی شخصیت ہم نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ آپ وہ ہیں جو لاکھوں دلوں کو ذکر الہٰی سے منور فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے غلام آپ کے اشاروں پر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ جس کی شہادت سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور اور سنی کانفرنس اٹک ہے۔ اور مخالفین کا پروپیگنڈہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زبان سے اولیا، متقدمین پر اپنی ذات کو کبھی بھی فوقیت نہیں دی۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

حضرت کے یہ ارشاد گرامی معترضین کی اصلاح کے لیے کافی ہیں کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے۔

(ہدایت السالکین)

اور مزید وضاحت میں سرکار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بحمد للہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا عاجز بندہ ہوں کہ تمام سرزمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہوں اور فروع و فقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مقلد ہوں۔ اور اصول و عقائد میں اہل سنت جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں ۔ اور تصوف و طریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاء الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔

اولیائے کرام امت مسلمہ کا وہ طبقہ ہیں جن کے دم سے اسلام کا پیغام چار دانگ عالم میں پہنچا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے بعد یہی مقدس ہستیاں ہیں، جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے مخلوق خدا کی رہنمائی فرمائی اور تشنگان ہدایت کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ انہوں نے اپنی دعوات و تبلیغات کی صورت میں آنے والے لوگوں کے لیے بہت بڑا سرمایہ چھوڑا ہے۔ یہ اولیاء کی پاکیزہ جماعت کبھی تو محراب و منبر سے حق و صداقت کی صدا بلند فرماتی ہے۔ اور کبھی یہی لوگ اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر ذکر و فکر اور تلقین و توجہ سے طالبان حق کے سینوں کو گرماتے ہیں۔

ان کی توجہ اور صحبت میں طالبان حق کو تزکیہ نفس سے وہ روحانی کمالات حاصل ہوتے ہیں، جس کا اندازہ خود طالب حقیقی ہی لگا سکتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں، میٹھے شربت کا ذائقہ اس کا پینے والا ہی بتا سکتا ہے۔ انکی تعلیمات مقدسہ سب کے لیے مینارۂ نور ہیں۔ بعض دفعہ حاسدین ضد و حسد و عناد و منافرت کی وجہ سے حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ کبھی انسان زہر کو تریاق سمجھ کر خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور کبھی تریاق کو زہر سمجھ کر اسے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔

ہدایت السالکین میں حضرت سیدی و مرشدی سرکار اخندزادہ مبارک نے علم کے گوہر نایاب جمع فرما کر امت کے لیے ایک تریاق مجرب تیار فرمایا ہے جس میں

Marfat.com

ہر خاص وعام کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور بعض نے بے سرو پا الزامات عاید کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ فقط کتاب سے ایک جملہ دیکھ کر نہ اگلے حصے کو پڑھا اور نہ پچھلے کو۔ لاَ تقربوا الصلوٰۃ کی رٹ لگادی اور آپ کی پوری کتاب پڑھنے کی زحمت برداشت نہ کی، گویا کہ اپنے ذہن وضمیر میں چھپے ہوئے حسد وعناد کو آشکار کر دیا۔

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں گستاخی رسالت وتنقیص شان الوہیت کی تحریکیں چلتی رہیں اور دم توڑتی رہیں اور علماء ومشائخ ہمیشہ اُن کا مقابلہ فرماتے رہے۔ ورنہ آج ہم اُن استعماری طاقتوں کی غلامی میں جکڑے ہوتے۔ ہر تحریک کے پس پردہ مغربی صیہونی ذہن پوشیدہ ہے۔ چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ ہو یا روس ہو یا اسرائیل وغیرہ کی شکل میں۔ اور تحریک چاہے فتنہ نجد ہو یا فتنہ انکار حدیث، چاہے فرقہ جبریہ تبلیغی جماعت کی صورت میں ہو یا فتنہ قادیانیت مرزائیت کی شکل میں۔

تقدیس الوہیت وشان رسالت کی پاسداری وتحفظ کا علماء ومشائخ اہلسنت نے نہایت جوانمردی اور جانفشانی سے سدِباب کیا۔ اور ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند مقابلہ فرمایا۔ اور ہر اُٹھنے والے فتنے کو تار تار کر دیا۔ اور ان فتنوں کے مذموم عزائم سے عوام الناس کو روشناس کرانے میں تحریری وتقریری کردار ادا کیا۔ خاص طور پر امام ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی غوث صمدانی سیدی شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف **مجدد الف ثانی** نے خود اور آپکے خاندان واحباب نے ہر دور میں اُٹھنے والے فتنوں کا سدِباب کیا اور ہمیشہ ہر قسم کے فتنوں کا ہر دور میں مقابلہ کرنے کا شرف اسی خاندان کو حاصل ہے۔ ان کے علاوہ علمائے دہلی، علمائے خیر آباد، علمائے بدایون رام پور اور خاندان فرنگی محلی کے علماء سرفہرست ہیں۔ اور افغانستان (کابل) میں خاندان حضرت ملا شور بازار جدِ امجد حضرت صبغت اللہ مجددی سابق صدر افغانستان، حضرت مولانا شاہ

Marfat.com

رسول طالقانی، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی خصوصاً علمائے بلخ میں سے علامہ علی محمد بلخی، مولانا عبدالحیٔ زعفرانی، مولانا محمد نبی صاحب محمدی مرکزی امیر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان، مولانا محمد یحیٰ صاحب وغیرہ جن میں اکثریت حضرت سیدی ومرشدی اخندزادہ مبارک کے خلفاء کی ہے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو ایک دراز فہرست تیار کرنی پڑے گی، جس کے لیے طویل کتاب کی ضرورت ہے۔

بہرکیف افغانستان میں ہر قسم کے اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت کے خلفاء ومریدین کمربستہ ہیں۔ خاص کر کے کمیونزم اور روسی بربریت کے خلاف جہاد کرتے آپ کی تمام عمر صرف ہوگئی۔ آپ کے بھائی اسی جہاد میں شہید ہوئے۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مجاہد ملت علامہ سعید احمد حیدری کا کردار کسی افغان سے پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اپنی تمام عمر جہادِ افغانستان میں صرف فرمائی اور اسی روزمرہ کی مشقت بے آرامی اور بے خوابی کی وجہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ اس تکلیف کے باوجود ابھی بھی افغانستان میں مصروف عمل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت صاحبزادہ محمد حمید اخند بنفس نفیس کئی محاذوں میں روس کے خلاف برسرپیکار رہے اور بہت بڑی جماعتیں مریدین وخلفاء کی لے کر شامل جہاد ہوتے رہے۔ حضرت سیدی مرشدی کے بڑے بھائی حضرت باچالالا عبدالباسط صاحب کا بے وطنی اور مسافری اور ہجرت میں وصال ہوا اور ان کے جسد خاکی کو افغانستان لے جایا گیا۔ اور اسی طرح آپ کے دوسرے بھائی باچا محمد صادق نے بھی حالت غریب الوطنی میں رحلت فرمائی۔

یقیناً آپ نے حق وصداقت کی راہ پر مسلمانوں کو گامزن کرنے میں عزم وہمت سے کام لیا۔ مسلمانوں کو روس کی غلامی سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے جو علماء ومشائخ کے لیے راہیں متعین فرمائی ہیں، انہی پر چل کر ترقی کی منازل

Marfat.com

حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور جن گمراہ عقائد کی آپ نے نشاندہی فرمائی اور اپنے غلاموں کو گمراہوں کے گمراہ کُن عقائد سے دُور رہنے کی تدابیر فرمائیں۔

لوگ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہدایت کو بھلا کر گمراہی کو اختیار کر لیتے ہیں تو دنیا رشد و ہدایت کی بجائے فسق و فجور کی آماجگاہ بن جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر صدی کے شروع میں مجدد پیدا فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

إِنَّ اللّٰه يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ:

"بیشک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اندر صدی کے آخر میں ایک مجدد بھیجے گا جو تجدید و احیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔" (سنن ابو داؤد)

Marfat.com

حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت :

نویں صدی ہجری کے مجدد جلال الملۃ والدین خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :

ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں میں سے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔

محدث عبدالرؤف مناوی (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے امام جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ مجدد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدد ہوگا وہ صدی اس کی زندگی میں ہی گزر جائیگی یعنی تجدید دین کی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی (م: ۱۰۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے سرے سے یہ مراد ہے کہ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال گزار کر فوت ہوگا۔

علامہ محمد بن سالم الحنفی (م: ۱۰۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی کہ وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔

"سراج منیر" میں ہے۔

معنى التجديد الاحياء مما اندرس من العمل بالكتاب والسنة والامر بمقتضاها۔

ترجمہ : یعنی تجدید دین سے مراد کتاب و سنت کا زندہ کرنا ہے۔ جو مٹتا جا رہا ہو اور کتاب و سنت کے مطابق حکم جاری کرے۔

Marfat.com

علامہ مناوی فرماتے ہیں۔

ای یبین السنۃ من البدعۃ ویذل اہلہا۔

ترجمہ: مجدد سنّت کو بدعت سے علیحدہ کرتا ہے اور اہل بدعت کو ذلیل کرتا ہے۔

اس عبارت میں تجدید کا مفہوم واضح ہوگیا۔ اس سے مجدد کے منصب اور دائرہ کار کو سمجھنا آسان ہوا۔

علمائے راسخین کی تشریحات کے مطابق مجدّد کا کام سنت کو بدعت سے علیحدہ کرنا اور ہدایت وضلالت میں تفریق کرنا ہے۔ یعنی شریعت کے حاملین و عاملین کی مدد کرنا اور اہل بدعت وضلالت کی سرکوبی کر کے اُن کو ذلیل وخوار کرنا اوران کی پہچان وشناخت کر کے اُن کو اپنے مقام تک پہنچانا ہے یہی مجدّد کا منصب ہے اور جب وہ حق پر ڈٹ جائے تو اس کو اس کے مؤقف سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی۔ جو دکھی دِل کے قریب آئے تو اُن کے دِل کا سہارا بنے۔ بے دین آئے تو دیندار بنے۔ بھٹکا ہوا آئے تو راہ راست پر آئے۔ زخمی آئے تو مرہم ملے۔ تو یہ کس قدر اہم ذمہ داریاں ہیں جو مجدّد کو سونپی جاتی ہیں۔ اور جو اُس صدی میں جدید مسائل پیدا ہوں اُن میں تحقیق کر کے علماء کی رہنمائی کرے۔

آئمہ مجتہدین واکابرین امت کی تشریحات وتصریحات سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

۲۔ علم ظاہر وباطن کا حامل ہوگا۔

۳۔ سنّت واہل سنّت کا حامی وناصر ہوگا۔

۴۔ اہل بدعت کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہوگا۔

۵۔ وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص وعام کی جائے رجوع ہوگا۔

Marfat.com

۶۔ قرآن وسنت کے علم کو عام کرنے والا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو راہ حق پر قائم رکھے۔ محبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے۔ مکار فریبی اور علم شیطان کے حاملین کے دامن فریب سے محفوظ فرمائے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

تاریخ
۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۴۱۹ھ
بمطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۹۸ء

خاک راہ صاحب دلاں
محمد عابد حسین سیفی
ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ
لاہور کینٹ۔ فون ۵۷۲۱۶۰۹

Marfat.com

مجددعصر قیوم زماں غوث دوراں مقام صدیقیت و عبدیت
پیرطریقت رہبر شریعت الحاج قبلہ
حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب

شاہ خراسان کا

تقویٰ

Marfat.com

شاہ خراسان

گردش زمانہ کے ساتھ افکار و نظریات میں تبدیلی آجاتی ہے اور احوال کے مسائل دھندلا جاتے ہیں۔ قضا و قدر کا یہ اصول ہے کہ کفر و باطل اور شرک و بدعت کی تاریک گھٹائیں جب افق عالم پر چھانے لگتی ہیں اور بے راہ روی اپنا جال پھیلانے لگتی ہے تو رحمت خداجوش میں آکر ایسے عناصر کی تخلیق فرماتی ہے جو زمانہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی غلاظتوں اور ناپاکیوں کو دُور کرنے کی خدمت سرانجام دے جو وراثت انبیاء کو سنبھالتے ہوئے حق اور ناحق کو جدا کرے۔ سنّت اور بدعت کے فرق کو خلق خدا کے سامنے عیاں کرے جس میں کفر سے نفرت کا درس حاصل ہو۔ اور فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو تقویٰ و طہارت کا پیکر بنا دے جس سے دلوں میں ایمان کی محبت اور قدر و منزلت پیدا ہو۔ جہالت اور غفلت کی مدہوشی میں گھرے ہوئے افراد کو خود شناسی اور خدا پرستی اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی احادیث پر عمل پیرا بنا دے۔

وہ ایسی ہستی کون ہو سکتی ہے وہی جو زیادہ معرفت سے سرشار راہ طریقت کے شاہسوار۔ درجہ کمال کے سالک اور رموز حقیقت کے شہنشاہ۔ راز حقیقت الٰہی سے آشنا۔ شمع ولایت۔ بحر عرفان سلطان الاولیاء مجدد بھی مفسر بھی۔ لاتعداد علوم کے علامہ۔ حجۃ شیخ الاسلام بھی اور قیوم زماں۔ سرفراز مقام۔ صدیقیت اور سیف ملت و دین سیدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب المعروف پیرارچی خراسانی مدظلہ جنہوں نے لاکھوں دلوں کو پاک فرمایا۔ اور فرما رہے ہیں۔ آپ کے حسن کردار اور

Marfat.com

اعلیٰ وارفع صلاحیتوں کی بدولت ہر کس و ناکس آپ کا گرویدہ ہے۔ آپ کی ذات وہ صاحبِ کمال ہستی ہے جس نے لاکھوں تاریک دلوں کو روشن کیا ہے۔ اور لاتعداد بھٹکے ہوئے لوگوں کو اُجالا عطا کر کے راہِ راست پر گامزن فرما دیا۔ بڑے بڑے صاحب زہد و تقویٰ اور علم کمال والے بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے زہد و تقویٰ اور علم و ریاضت اور سنت کی پابندی کو دیکھ کر بڑے کمال والے بھی حیران ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنا زہد و تقویٰ معمولی نظر آنے لگتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو، کیونکہ سورج کے سامنے چراغوں کی کیا حیثیت۔ اگر شمع سورج کے مقابل روشن بھی کی جائے تو وہ کیا مقام رکھتی ہے۔ یہی عالم زمانہ کے اہل تقویٰ کا سرکار مبارک کے سامنے ہے۔

جس کی ہر ہر ادا سنّت مصطفےٰ

ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

سرکار مبارک تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ ظاہر و باطن میں خوف خدا ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ متشابہات سے بچتے ہیں۔ غیبت سے پرہیز کرتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

پیری مریدی اور ذکر و فکر کی وجہ سے مال حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں اور نہ ہی وہ دین کی خدمت کے روپ میں تجارت و مالی منصب والی زندگی کے آرام کے خواہاں ہیں اور نہ ہی سرمایہ کاری اور اقتدار حکومت حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے ہجرت کے بعد جتنی بھی تنظیمیں افغانستان میں معرض وجود میں آئیں تو ان تنظیموں کے لیڈر امریکہ اور مختلف ممالک سے امداد حاصل کرتے رہے ان میں سے کچھ ایسے لیڈر بھی ہیں جن کی تنظیمیں محض کاغذی حد تک تھیں لیکن وہ اپنی چالاکی سے خوب پیسے کماتے رہے مگر سرکار مبارک نے کثرت افراد کے ہوتے ہوئے

Marfat.com

بھی مالی اور دنیاوی مقاصد کے لیے نہ تنظیم بنائی اور نہ کسی تنظیم سے مل کر مال کمایا لیکن جہاد میں بدستور بمع خلفاء و مریدین ہمہ وقت برسرپیکار رہے۔ اگر آپ چاہتے، تو اپنے علم کو کمال و دولت کمانے کا ذریعہ بنا سکتے تھے۔ لیکن وہ دنیا کی دھوکہ بازیوں فساد آرائیوں اور حیلہ سازیوں کی گرفت سے کہیں بالاتر ہیں۔ اس لیے آپ دنیا کے فتنوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہیں۔

شائد آپ نے کبھی یہ سوچا بھی گوارا نہ کیا ہو کہ دنیا کی فریب کاریوں سے بچنے کے لیے گوشۂ تنہائی اختیار کیا جائے اور معاشرے کی ناہمواریوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ رہبانیت کو بنایا جائے مگر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اور دنیاوی معاملات میں بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اور ایک مسلمان کو دنیاوی امور میں اعتدال پسندی اختیار کر کے اس کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر معاشیات کو حل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اگر آپ چاہتے تو افغانستان کے دوسرے رہنماؤں لیڈروں کی طرح دولت کے انبار لگا کر آج اقتدار پر قابض ہو جاتے جبکہ طالبان کی تحریک میں نصف سے زیادہ آپ کے مرید شامل تھے۔ اور افغانستان میں طالبان کی حکومت میں آپ کے غلام اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اس کے باوجود سرکار نے ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اور پوری لگن اور ذوق و شوق سے ذکر و فکر کی محافل کو جاری رکھا اور تبلیغ کے عظیم فریضہ کو انجام دیتے رہے اور اقتدار و حکومت سے کنارہ کش رہے اور جب بھی آپ کو دعوت دی گئی تو آپ نے خدمت اسلام کی دعوت اور استقامت کی دعا پر ہی اکتفا کیا اور ہمہ وقت لوگوں کو اپنے علمی فیوض و برکات سے نوازا اور وسیع لنگر کا انتظام جاری رکھا اور ہزاروں افراد کو دنیاوی خدمت یعنی مالی خدمت سے اور روحانی دولت سے نوازا۔

Marfat.com

انسان کے روحانی کمال کی آئینہ دار اس کی سیرت و کردار ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت کا راز اس کی سیرت کمال میں مضمر ہے۔ فخر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ غرض یہ کہ ہر بڑے انسان کو اس کی سیرت ہی بڑا بنا دیتی ہے تو سرکار مبارک بھی چونکہ اولیاء اللہ میں ایک ممتاز ہستی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اس لیے آپ کی سیرت مقدسہ شریعت مطہرہ کی منہ بولتی تصویر اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی شکل نظر آتی ہے۔ آپ کی سیرت مقدسہ درالبیان تاریخ اولیاء تصویر مجدد الف ثانی اور سیرت مجدد خراسان میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اسلام کا بنیادی اور مرکزی نقطہ عقیدہ توحید ہے جو بندہ عقیدہ توحید میں قوی ہے اور مخلص ہے وہ درجہ کمال کو بھی پہنچ سکتا ہے اور اس ذات سے انتہائی عاجزی کا نام تقویٰ ہے۔

سرکار مبارک جب ایام ابتدائی سلوک میں تھے تو مرشد کریم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ملاقات ہوئی تو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مبارک کی حرکت لطائف کا جب مشاہدہ کیا تو مبارک صاحب اس کو چھپانے کی پوری کوشش فرما رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ پردہ محض عجز و انکساری اور تقویٰ کی وجہ سے ہے کیونکہ نمود و نمائش اخند زادہ مبارک کی طبع میں نہیں تو مولانا صاحب نے حرکت لطائف کو چھپانے سے منع فرمایا کیونکہ مبارک نے جبہ وغیرہ کے ذریعے اس عظیم نعمت پر پردہ ڈالا ہوا تھا کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

واما بنعمة ربك فحدث

تقویٰ

تقویٰ کا معنی و مفہوم

پرہیزگاری، بچنا۔ تقویٰ سے اسم ہے۔ لغت میں تقویٰ کے معنی ہیں "حفظ شئی

Marfat.com

ممایوذیہ وغیرہ :

ایک چیز کی حفاظت کرنا اس سے جو ایذا دے اور نقصان دے جس سے عمل خراب ہوں اور انسان برائی کی طرف جائے اور تقویٰ کی تعریف یہ بھی ہے۔

التقویٰ ان لا یراك اللہ حیث نهاك ولا یفقدك حیث امرکہ"

ترجمہ : تیرا رب تجھ کو اس جگہ نہ دیکھے جس جگہ سے اس نے تجھ کو روکا ہے اور اس جگہ سے غیر حاضر نہ دیکھے جس جگہ اس نے تجھ کو حاضری کا حکم دیا ہے

تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب مدظلہٗ

تقویٰ رہبانیت کا نام نہیں ہے کیونکہ رہبانیت کا اسلام میں جواز نہیں اور تقویٰ عین اسلام ہے اور اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

"فطرت اللہ الذی فطر الناس علیھا" (الروم)

ترجمہ : کہ اس دین کی پیروی کرو جو اللہ نے لوگوں کی فطرت پر بنایا ہے۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے ہم اسلام پر کسی ایسی بات کا گمان نہیں کر سکتے جو خلاف فطرت ہو۔ فطرت اور شریعت میں فرق یہ ہے کہ فطرت ایک مبہم اشارہ ہے اور شریعت اس اشارے کو واضح کرتی ہے۔ مثلاً فطرت میں شراب نوشی اور زناکاری اور سود سے کراہت آتی ہے اور شریعت نے ان پر حرام کا حکم لگا کر ان کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح ان سے کراہت آنا فطرت ہے۔

پس شرعی تقویٰ کی حقیقت وحیثیت یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کو خدا کے مقرر کیے ہوئے قوائد وضوابط کے تحت رکھے اور دل کی گہرائیوں میں اس بات

Marfat.com

سے ڈرتا رہے کہ اگر ہیں نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے اور پکڑ کرنے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان بطش ربك لشديد

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مبارک صاحب نے رہبانیت کو اختیار نہیں فرمایا آپ صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تا اشراق صحبت و توجہ کے معمولات کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات بھی ساتھ ساتھ جاری رکھنا نماز اشراق ادا کرنا۔ اس کے بعد ناشتہ مریدین کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ مل کر کرنا پھر ناشتہ کے بعد تبلیغی امور کو ساتھ جاری رکھنا اور اپنے ہر قول و فعل میں پوری طرح اتباع سنت کو لازم پکڑنا آپ کے اوصاف میں سے ہے۔

اس وقت آپ کے ۱۰ ہزار سے زائد خلفاء کی تعداد ہے جس میں لاتعداد حفاظ و قراء و علماء کرام شامل ہیں۔ ہدایت السالکین کی اشاعت اول محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے آٹھ ہزار خلفاء تھے۔ جیسا کہ ہدایت السالکین میں ہے "اس طرح آٹھ ہزار خلفاء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں متعدد طلباء، علماء کرام حفاظ و قراء حضرات اور لاکھوں کی تعداد میں دانشور عوام مسلمانان اہل سنت اس فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور عقائد سنیہ کے عاملین ہیں۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۲۸۶)" ظاہر ہے ان سب کی تربیت کا شہرہ سرکار مبارک کے سر ہے اور مریدین کے علاوہ گھریلو معاملات کی مصروفیت کے ہونے کے باوجود اپنے معمولات بھی باقاعدگی سے جاری رکھتے ہیں۔

توکل و تقویٰ یہی خانقاہی نظام کا روح رواں ہوتا ہے۔ اگر یہ نظام تقویٰ و توکل

Marfat.com

کے بغیر ہے تو پھر دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پابندی کے بغیر نہ تو تزکیہ نفس ممکن ہے اور نہ ہی تقویٰ توکل کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ تقویٰ عمل بالاخلاص کا نام ہے اور اخلاص کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل۔ محبت۔ وہ عمل ہے جو محبت کے ساتھ ہے۔ محبت ہوگی تو عمل میں اخلاص بھی ہوگا۔

دوئم۔ خوف و ڈر۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

اوّل وہ ڈر جو محبت کی وجہ سے ہے کہ محبوب کہیں ناراض نہ ہو جائے۔

دوم۔ وہ ڈر جو تشدد ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اور جو خوف ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اسے تقویٰ نہیں کہا جاسکتا۔

اس میں پہلی قسم ہے اس کا تعلق تقویٰ و اخلاص کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام پر عمل اس کی محبت کی وجہ سے ہے ورنہ کوئی عمل فائدہ مند نہ ہوگا۔

ہم نے سرکار مبارک مدظلہ کے تقویٰ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جس میں کیا مجال ہے کسی موقع پر بھی پاؤں لرز جائیں یا کبھی کوئی قول و فعل میں تضاد ہو فی زمانہ پیروں کو مرید اکٹھا کرنے کا شوق ہے۔ اور مریدوں کی دنیا سمیٹنے کی فکر ہے۔ یہ ممکن نہیں کوئی آسانی سے فقط صرف دنیاوی مقاصد کے لیے دعا بھی کروا سکے ایک شخص فقیر کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی سرکار کاروبار میں کامیابی نہیں ہوئی۔ فوراً ارشاد فرمایا جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ دیں کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے آقا سے اخلاص و اتباع ختم کرے تو اللہ تعالے بھی اس سے نظر رحمت اٹھالیتا ہے۔

حاضرین محفل کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی

Marfat.com

جب گھر گھر سینما (ٹیلی ویژن) بن جائے جس گھر میں کنجر خانہ ہو اور غیر محرم کی تصویریں دیکھی جائیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا جب رحمت کا فرشتہ ہی نہیں تو قبولیت دعا کہاں سے آئے قبولیت دُعا کے لیے رزق حلال بھی ضروری ہے، کیونکہ طریقت کی بنیاد سنت کی پابندی اور آداب طریقت ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

من شغلہٗ ذکری مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

جس کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روک رکھا تو میں اس کو تمام سائلین سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

کسی شخص کو بھی مکمل سنت کی پابندی کے وعدہ کے بغیر کبھی بھی مرید نہیں فرمایا اگر وہ شخص دوبارہ حاضر ہو، اور اس میں سابقہ وعدہ کی پاسداری نظر نہ آئے تو ایک دفعہ اس کو اس کی سابقہ غلطی کا احساس دلاتے ہیں۔

جب دوبارہ اس میں عمل کی رمق نظر نہ آئے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ شخص تیسری بار آستانہ عالیہ میں حاضر ہونے کی جرأت بھی کر جائے۔

کیونکہ استقامت تقویٰ کا حصہ ہے۔

بزرگان طریقت کا ارشاد ہے کہ استقامت کرامت سے افضل ہے۔

نیز ارشاد ہے کہ استقامت ہزار کرامت سے بہتر اور افضل ہے۔ کیونکہ استقامت ہی تقویٰ کا معیار ہے۔ سرکار مبارک کی ذات گرامی میں یہ وصف یعنی استقامت بدرجہ اتم دیکھا ہے ارکان شریعت مطہرہ اور اصول، آداب طریقت کی پابندی آپ کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے۔

Marfat.com

فرائض ۔ واجبات ۔ سنن ۔ مستحبات ۔ آداب ۔ طریقت پر بڑی سختی سے کاربند ہیں اور نمازِ پنجگانہ میں سے کبھی آپ کی کوئی نماز ایسی نہیں جو آپ نے باجماعت ادا نہ فرمائی ہو، نہ آپ کبھی بے وضو رہے اگر وضو ٹوٹنے کے قریب گیا، فوراً فرمایا کہ میرا وضو تنگ ہے اور دوبارہ اسی وقت وضو فرمایا۔ کبھی بھی آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی معمولات شریف سفر و حضر صحت و بیماری میں بالعموم یکساں ہی ہوتے ہیں۔ چاہے کاشانہ اقدس پر تشریف فرما ہوں یا خانقاہ عالیہ میں یا مسجد میں۔

⁂

Marfat.com

خدمتِ خلق

سرکارمبارک کی خدمت خلق کا عجیب عالم ہے۔کیونکہ خدمت کا تعلق بھی تقویٰ کے ساتھ ہے ہر شخص سے شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور ہر ملنے والے سے خیریت دریافت کرنا اور نئے آدمی سے نام جائے سکونت دریافت فرمانا جس سے ناواقف اجنبی آپ کے اخلاق وتقویٰ سے فوراً آپ کی طرف مانوس ہوجاتا ہے واقف ناواقف ہر ایک کی بات بڑی توجہ سے سنتے ہیں اور اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کا جواب بڑے مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

غرضیکہ جو بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔آپ کے فیوض وبرکات وتقویٰ سے پوری طرح استفادہ حاصل کیا۔آپ کی محفل پاک میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خاص وعام واقف وناواقف کی قید نہیں۔سب کے ساتھ خوش اخلاقی مہربانی نوازشات میں یکساں سلوک فرماتے ہیں۔اور مہمانوں کی خدمت میں خود بھی مصروف عمل ہیں اور ساتھ آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث محمد حمید جیسی شخصیات کبھی تو مہمانوں کے ہاتھ دھلوا رہے ہیں۔کبھی کسی کے آگے کھانا رکھ رہے ہیں۔آپ کے صاحبزادگان کو خدام میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔کیونکہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں خدام کے ساتھ ہمہ وقت شامل ہوتے ہیں۔اور خدمت وایثار کے کاموں میں بڑے انہماک اور خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔کیونکہ خدمت خلق ہی اہل طریقت کا نمایاں

Marfat.com

وصف جمیل ہے بلکہ اہل طریقت نے تو مخلوق خدا کی خدمت سے کمال حاصل کیا ہے توجہ و تربیت اہل اللہ کی خدمت کا عظیم حصہ ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ایک بار راقم الحروف سرکار مبارک کی حاضری کے لیے بارہ منڈیکس حاضر ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک شدت گرمی کی وجہ سے بحرین تشریف لے گئے ہیں میرے ساتھ چار اور ساتھی بھی تھے۔ سرکار نے کرایہ پر دریا کے کنارہ مکان لے رکھا تھا۔ ہم ظہر کی نماز کے بعد حاضر ہوئے۔ سرکار نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ہم نے عرض کی نہیں تو آپ نے ہمیں نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا اور خود گھر میں تشریف لے گئے اور ابھی ہماری نماز ختم ہی ہوئی تھی ہم نے دیکھا کہ سرکار مبارک ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا خود اٹھائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو اس وقت صاحبزادہ موجود تھا نہ ہی کوئی خادم تو جب ہم سرکار مبارک کے آنے کا یہ منظر دیکھا تو لرزہ براندام ہو گئے۔ فوراً ایک کر آپ کے ہاتھوں سے کھانا لیا تو اندازہ ہوا کہ یہ افعال آپ کے کمال تقویٰ کے ہیں۔ الغرض جہاں سرکار مبارک کا قدم لگا اور لگ رہا ہے وہاں ظاہری باطنی فیوض و برکات کی برسات ہوتی گئی۔ دلوں کی دنیا، تقویٰ، پرہیز گاری، علم و عرفان، دین داری کے کمالات کی دولت سے مالا مال ہو گئی جس سے انقلاب برپا ہو گیا۔

عاجز کو یاد ہے جب جناب میاں محمد سیفی اور راقم الحروف نے مل کر عریانی اور فحاشی کے خلاف جلوس نکالا تو جلوس مال روڈ پر پہنچا۔ ڈیوٹی پر اے سی کینٹ سے ملاقات ہوئی اس کے الفاظ آج بھی ذہن میں گونج رہے ہیں کہ مجھے اس جلوس کے شرکاء کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتے اتر آئے ہیں۔ ان کی صورتوں اور تقویٰ

Marfat.com

کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ ان کا غلام بن جاؤں اور الحمد للہ سرکار مبارک کے غلاموں کا تقویٰ اور کمال آپ ہی کی برکات اور نوازشات کی وجہ سے ہے۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کے نقش پا چراغ

وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

مریدوں کے کمال میں پیر ہی کا کمال ہوتا ہے کسی پیر کے کامل و ناکامل ہونے کو دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کو دیکھ لو۔

آپریشن

پتہ میں درد کی شدت جب بڑھ گئی تو ایکسرے دیکھنے کے بعد ڈاکٹروں نے بغیر آپریشن کے علاج ناممکن کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ پتہ میں بہت زیادہ پتھر بن چکے تھے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ اگر آپریشن میں تاخیر ہوگئی تو پتہ پھٹنے کا خدشہ ہے۔ جو انتہائی خطرناک ہے۔

آپریشن کا سن کر سرکار اس وجہ سے پریشان ہوئے کہ آج تک نہ تو میری نماز قضا ہوئی نہ جماعت اور ان معمولات میں فرق آئے گا۔ نمازیں قضا ہوں گی اور وضو سے بھی محروم ہونا پڑے گا یہ مجھے کسی صورت میں بھی گوارا نہیں اس کے علاوہ ہسپتالوں میں جوان نرسیں ٹیکہ علاج وغیرہ کے لیے رکھی جاتی ہیں جو غیر محرم مردوں کو ہاتھ لگاتی ہیں جو جائز نہیں۔ اس قدر تکلیف کے باوجود سرکار مبارک پوری طرح آپریشن کیلئے ڈاکٹروں کے فیصلے کو قبول نہیں فرما رہے تھے۔ اگر یہاں پر سرکار مبارک کی تکلیف کی کیفیت کو تحریر میں لاؤں تو اس کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سرکار کے بڑے صاحبزادے جسٹس سعید احمد حیدری صاحب نے عرض کیا کہ علاج بغیر آپریشن کے ناممکن ہے۔ جواباً سرکار نے فرمایا، تو پھر نمازوں کا کیا بنے گا۔ اس پر

Marfat.com

موقع پر معالج ڈاکٹر محمد امین بھی موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے علاج کے لیے ہم نرسیں نہیں بھیجیں گے۔ اور آپریشن ایسے وقت میں کریں گے جس میں نماز قضا نہ ہو۔ خدانخواستہ آپ کا آپریشن نہ کیا گیا تو بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

آپریشن نماز ظہر کے فوراً بعد شروع ہوا تاکہ نماز عصر تک ہو جائے۔ آپریشن کے بعد جب سرکار مبارک نے آنکھیں کھولیں تو پہلی بات یہ تھی کہ میری نماز تو قضا نہیں ہو گئی۔ یہ آپ کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ سرکار مبارک نے تیمم پر ہی اکتفا نہ کیا وضو کیا کمرے کے اندر بیڈ سید ھا کر کے مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کو امامت کا حکم فرمایا ناچیز اور آپ مقتدی بنے۔ اور نماز باجماعت ادا ہوئی۔ آپریشن کا زخم چار انچ سے قدرے زیادہ تھا۔ ڈاکٹر صاحبان یہ کہہ رہے تھے کہیں نماز کی وجہ سے ٹانکیں نہ کھل جائیں تو حضرت فرما رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں۔ جب دوسری نماز عصر کا وقت آیا تو اس کی امامت کے فرائض سید جعفر الحسینی نے فرمائے۔ تو آپ نے نماز عصر اشارے کے بغیر کھڑے ہو کر تمام ارکان کو کامل طور پر بجالاتے ہوئے ادا فرمائی۔

جب نماز مغرب کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں گے کیونکہ مسجد کا اہتمام ہسپتال کی اسی پوزیشن میں تھا۔ جب سرکار نے مسجد میں جانے کا ارادہ فرمایا تو ڈاکٹروں سمیت سب پریشان تھے۔ کہ آپریشن تازہ ہے مبارک نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ پریشان ہونے والوں میں صاحبزادہ حیدری صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ مبارک نے ان کے چہرہ کی پریشانی کو دیکھ کر فرمایا۔ تم میں سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاضری سے نقصانات نہیں ہوتے بلکہ فوائد ہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آپ کے اعلیٰ تقویٰ اور کمالات کی نشانیاں ہیں۔ انہی چیزوں کو ہی میرے نزدیک

Marfat.com

کرامت کہتے ہیں۔ دراصل یہ کرامت سے بھی اونچا درجہ ہے جس کا نام استقامت ہے۔ کرامتیں بعض دفعہ ایسے لوگوں سے بھی ظہور پذیر ہوتی ہیں جو کمالات کے اعلیٰ درجہ پر فائز نہیں ہوتے استقامت ہمیشہ اعلیٰ کمال سے سرفراز لوگوں سے ہی ظہور پذیر ہوتی ہے۔

کھانے پینے میں زہد و اتقا

پہلے بیان ہو چکا ہے زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا ہے۔ سرکار مبارک مدظلہ کو زہد و اتقا میں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی شریعت مطہرہ کی انتہائی پابندی فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا خدائے واحد و قہار کی بندگی کا اس قدر شوق اور غلبہ کے ساتھ کرنا اس کیفیت کو ہم سرکار مبارک کی جوانی سے لے کر اب تک یکساں دیکھتے آ رہے ہیں۔ مجال ہے معمولی بھی فرق آئے۔ یعنی پہلی کیفیت کا غلبہ ابھی تک ویسا ہی ہے۔ چند دفعہ راقم الحروف کے سامنے مختلف سیرپ ڈاکٹر کے مشورے سے لائے گئے۔ تو معلومات حاصل فرمائی تو اس میں کہیں الکوحل تو نہیں جس قدر بھی تکلیف ہو جب دوائی میں الکوحل ثابت ہوا کوئی کہہ دے کبھی بھی اس دوائی کو دوبارہ استعمال نہیں فرمایا۔

جب سرکار اس خادم کی دعوت پر لاہور تشریف لائے۔ چونکہ سرکار مبارک نے غلام کے نکاح پڑھانے کی خاطر آبائی گاؤں موضع کوٹ سرور تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں تشریف لے جانا تھا۔ میری شادی کے انتظامات قبلہ والد صاحب صوفی سلطان محمود صاحب نے ہمارے جانے سے پہلے کیے ہوئے تھے تو اس پینے کے انتظام میں پیپسی کی بوتلیں تھیں تو لاہور میں ساتھیوں نے کہہ دیا اس میں

Marfat.com

نز الکوحل ہے کیونکہ گاؤں میں متبادل بوتلوں کے ملنے کا انتظام نہیں تھا تو حضرت نے سادہ پانی نوش فرمایا۔ سادہ پانی پینے کی وجہ یہ تھی جب بوتلوں سے انکار کیا تو انہی جگھوں میں پیپسی کی بوتلیں ڈالی گئی تھیں اور دوبارہ انہی میں شربت تیار کر کے دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا پیپسی والے کو نکال کر برتنوں کو صاف کیا گیا ہے۔ قبلہ والد محترم نے عرض کیا کہ حضور نہیں تو آپ نے فرمایا صفائی کے بغیر برتنوں میں دوبارہ شربت تیار کرنے سے الکوحل والی پیپسی کی تاثیر شامل ہے اس لیے مجھے سادہ پانی ہی کافی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ص.

(المائدۃ - ۵ : ۲) ۲۶

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر۔

یعنی اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا۔ ان کے اس معاندانہ فعل کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ، اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا۔ گناہ اور جس سے منع کیا گیا اس کا کرنا زیادتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ کفار نے مسلمانوں کو کعبہ کی زیارت یعنی عمرہ کرنے سے روک دیا تھا تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جن علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ وہاں سے ان کو روکیں۔

حدیث پاک ہے راوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں :

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

ن الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات یعلمہن کثیر من

Marfat.com

الناس فمن اتقی الشبهات استبرا لدنیا وعرصند ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوسك ان یرتع فیه الا وان لکل ملك حمی الا وان حمی الله محارمه۔

(صحیح مسلم کتاب المساقات باب اخذ الحلال وترک الشبہات)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حلال واضح اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو ان مشتبہ چیزوں سے بچا وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچائے گا اور جو مشبہات میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔ جس طرح وہ چرواہا جو چراگاہ کے پاس اپنا گلہ چراتا تھا۔ اغلب ہے کہ اس کا گلہ چراگاہ میں پڑ جائے۔ آگاہ! ہر بادشاہ کے پاس محفوظ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جو چیزیں حلال ہیں وہ واضح طور پر ظاہر ہیں جو چیزیں حرام ہیں وہ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اور حلال چیزوں کو حلال سمجھنے کے بغیر وہ شخص مسلمان نہیں ہوسکتا بعض چیزیں ایسی ہیں نہ ان کو واضح حلال کہا گیا ہے۔ اور نہ حرام کہا گیا ہے ان صورتوں میں احتیاط کے پہلو کو اختیار کریں۔ مشتبہ میں نہ پڑے تو وہ بہتر ہے۔ الحمدللہ سرکار مبارک مدظلہ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں انتہا درجے کی احتیاط کرتے دیکھا ہے۔

یہ حالات تو اب ہیں ورنہ اس سے پہلے جب صحت مبارک اچھی تھی اور کھانا پرہیزی نہ تھا تو سب کے لیے ایک جگہ کھانا آتا اور آپ سب کے ساتھ مل کر تناول فرماتے۔ اب تو نہ نمک مرچ نہ گھی فقط ابلا ہوا کھانا ہے۔ اس کو کھانا آپ ہی کی ہمت ہے اور چند سالوں سے متواتر صحت مبارک کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہے۔ بعض دفعہ آپ کے

Marfat.com

لیے علیحدہ کھانا گھر سے تیار ہو کر آتا۔ آپ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بچا ہوا کھانا احباب میں تقسیم کرتے تو دوستوں کو خود ہی پتا چل جاتا یہ تو ایسا کھانا ہے کہ اس کو کھانا ہی بہت مشکل ہے مگر کھانا کیونکہ گھر سے تیار ہو کر آتا ہے لیکن نسبت کی وجہ سے فیض کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ دنیا کی لذت کے اعتبار سے تو اسے بے مزہ کہا جا سکتا ہے مگر سرکار مبارک کے فیض برکت کی وجہ سے اس کھانے کے متبرک ہونے کا صحیح اندازہ تو ایک مخلص سالک ہی لگا سکتا ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے نمک ضرور استعمال فرماتے ہیں اسی طرح آخر پر بھی۔ اسی طرح ہاتھ کھانے کے شروع میں بھی دھلائے جاتے اور آخر پر بھی۔

حدیث پاک میں ہے کہ :-

قال قرأت فی التوراۃ ان برکتہ الطعام الوضو بعدہ فذکرت ذلک لبنی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قدات فی التورۃ فقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ الطعام الوضو قبلہ والوضو بعدہ۔

Marfat.com

تواضع

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛

من تواضع رفعہ اللہ

جس شخص میں جتنی تواضع ہو گی اس میں اسی قدر حقیقی بلندی و بزرگی ہو گی۔

تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ کے منع کردہ یا ناپسندیدہ چیزوں سے خوف، محبت، حیاء کی بنا پر رکنا، بچنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت پر یقین رکھتے ہوئے احساس یقینی کے ساتھ اس کی عبادت کرنا۔ اور جب بندہ میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تو وہ ولی اللہ کہلاتا ہے۔

چونکہ تقویٰ کے بغیر تواضع ناممکن ہے۔ تواضع کا سب سے زیادہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس کی بارگاہ میں جس قدر تواضع ہو گی اس قدر کمالات بڑھیں گے جس طرح پھلدار درخت کی خدمت ہو تو پھل زیادہ ہوتا ہے اور جب پھل لگ جائے تو اس میں جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس قدر پھل زیادہ ہو گا جھکاؤ اور تواضع اسقدر زیادہ ہو گی۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

یہی حال اہل اللہ کا ہے جس قدر اللہ کی بارگاہ میں تواضع ہو گی اسی قدر انعامات

Marfat.com

کمالات، انوارات ومشاہدات کی برسات ہوگی، کیونکہ اس کی ذات اقدس سے تو انسان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ تو ہماری خلوت وجلوت کے تمام چھوٹے بڑے حالات کو جانتا ہے۔ جب کسی بڑے کی بارگاہ میں یا اس کے سامنے جو رازوں کو جانتا ہو، نظر نہیں اٹھا سکتا اس ڈر سے کہ کہیں یہ راز فاش نہ کردیں۔ الغرض ہر کام میں اسی کے سامنے تواضع کرنی چاہیے، خاص طور پر عبادت میں، اگر کوئی شخص صبح وشام ذکر کرتا ہے اور اسے ہر کمال وملکہ حاصل ہے۔ مگر اسے تقویٰ اور تواضع حاصل نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ اس کو بھی تعلق یا نسبت کامل حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اولیاء کی مبارک جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اس لیے کہ کسی کو جس طرح کی صفت احسان حاصل ہوگی۔ وہ اس درجہ کا متقی اور تواضع والا بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

ان اولیاءہ الا المتقون

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہوسکتا سوائے پرہیزگاروں اور متقین کے۔

احسان

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ "مالابدمنہ" "کتاب الاحسان" میں تحریر فرماتے ہیں :

جان تو نیک بخت کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ہیں ایمان، اسلام اور شریعت کی صورتیں ہیں یعنی شریعت کے ظاہری احکام ہیں اور شریعت کی

Marfat.com

حقیقت اور مغز درویشوں کی خدمت میں تلاش کرنا چاہیے اور یوں نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے کہ یہ جاہلوں کی بات ہے اور ایسا کہنا کفر ہے یہی شریعت ہے کہ درویشوں کی خدمت میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب جسمانی تعلق اور علوم ظاہری کے تعلق اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہیں سب سے پاک ہوجاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہوجاتا ہے تو یہی شریعت اس کے حق میں مغز دار ہوجاتی ہے اور اس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ (تعلق) بہم پہنچاتی ہے یعنی دو رکعت اس کی اور دل کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اس کے روزے اور صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سب احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کروگے تو میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو خدا کی راہ میں ایک سیر یا آدھ سیر جو دیں تو وہ اس سونا کے برابر نہ ہوگا۔ یہ مراتب قوت ایمان اور اخلاص کے سبب تھے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے ڈھونڈنا چاہیے اور اسی نور سے اپنے سینے کو روشن کرنا چاہیے تاکہ ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہوجائے۔ قرآن شریف میں ولی، متقی کو فرمایا گیا اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کی علامت یہ ہے کہ ان کی محبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی محبت میں دنیا کی محبت کم ہوجائے اور خدا کی محبت زیادہ ہو لیکن جو آدمی متقی نہیں ہوتا وہ ولی نہیں ہوتا۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:۔

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان ہیں لہذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دینا چاہیے۔

Marfat.com

حضرت عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

با ہو کہ نشستی و نہ شد جمع دلت
وز تو نہ رمید صحبت آب و گلت
زنہار ز محبتش گریزان می باش
ورنہ نہ کند روح عزیزان بحلت

ہر وہ شخص کہ جس کے ساتھ تو بیٹھے اور تجھے اطمینان میسر نہ ہو اور تجھ سے دنیا کی محبت دور نہ ہوئی۔ لازماً اس کی محبت سے گریز کر۔ اگر ان کی محبت سے گریز نہ کریگا تو پاک لوگوں کی روح سے تجھے فیض حاصل نہ ہوگا۔

سرکار مبارک کی اپنی تحریر سے استفادہ کریں۔ اگرچہ وہ تحریر بظاہر ایک ناعاقبت اندیش کے جواب میں فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں :-

اپنے پیر بزرگوار (مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ) کی زندگی میں کثیر تعداد علماء کرام و عوام اہلسنت فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے مثلاً علامہ عبدالحی زعفرانی (مفتی اعظم افغانستان)، مناظر اسلام علامہ صاحب گل المعروف غزنی مولوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ استاد کل جامع المعقول والمنقول علامہ محمد شاہ المعروف روحانی صاحب (ترکستانی) وغیرہ منقتدر علماء کرام افغانستان کی ہجرت سے پہلے فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے اور یہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔

ابتدائے خلافت سے لے کر آج تک تقریباً ۲۸ سال گزر گئے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، سادات کرام فضلاء، طلبہ، قراء کرام، بہت سے مفتی اور عوام مسلمانان اہل سنت فقیر کی تربیت میں داخل ہیں اور سب کے سب قائل ہیں کہ انہیں نور اور

Marfat.com

فیض اس فقیر کی محبت سے حاصل ہوا ہے اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ فقیر کی توجہ اور محبت سے ان کے امراض باطنیہ زائل ہو گئے اور نفوس مطمئن ہو گئے۔ اتباع شریعت کی توفیق حاصل ہو گئی۔ علوم و معارف کشوف حقہ اور حلاوت ایمان نصیب ہو گئی۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۵۰ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۶ھ)

یہ شواہد سرکار مبارک کی ولایت اور کمالات و معارف پر واضح دلائل ہیں۔

احسان کا ذکر حدیث میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم الطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرف من نخد یہ وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی علی الاسلام فقال رسول اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ و تقیم الصلوٰۃ و تؤتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت نعجبنا لہ بسالہ وصدقہ قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر و تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال ناخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ... (النووی فی الاربعین)

ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے تیز سفید پڑوں اور تیز سیاہ بالوں والا ایک آدمی نمودار ہوا، اس پر سفر کے آثار بھی

Marfat.com

نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے اپنے زانوؤں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں مبارک کے ساتھ ملایا اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھ کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر استقامت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے تو اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہم بڑے حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق۔ اس نے عرض کیا مجھے فرمائیے کہ ایمان کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر یقین رکھے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

.........❋.........

Marfat.com

احسان

عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اہل علم کو احسان کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔

الاحسان راجع الی اتقان العبادات ومراۃ حقوق اللہ و مراقبۃ واستحضار عظمۃ وجلالۃ حال العبادت وھذا حال اولیاء اللہ العارفین الصارفین اوقاتھم الافضل الاعمال واحسن الاحوال من محاسبۃ النفس ودوام ذکر اللہ وتصفیۃ القلب ومراقبۃ الاعمال ومکاشفۃ الحضور والاحوال .....

احسان کا مطلب یہ ہے کہ عبادت عمدگی کے ساتھ ادا کرنا۔ یا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حقوق کا پورا خیال رکھنا۔ اس کے مراقبات اور عظمت کا استحضار کرنا اور عبادت کے وقت اس کی جلالت کا استحضار کرنا یہ اولیاء اللہ کا حال ہے۔ جو عارفین ہیں اور اپنے اوقات کو بہترین اعمال اور احوال میں بسر کرتے ہیں نفس کا محاسبہ کرتے ہیں، ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ دل کو امراض باطنہ سے صاف کرتے ہیں، اپنے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں، اپنے وجود اور احوال کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ تمام احوال احسان پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف کی ایک رکعت اوروں کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔ ایسی ہی عبارت کفایۃ الاتقیاء میں مذکور ہے۔

Marfat.com

وركعة من عارف افضل من الف ركعة من عالم غير عارف ولاعبرة لانكار بعض المبتدعة لانهم شاهدوا فى انفسهم لم يجدوا احدا متصفا بالكرامة والخوارق والمواجيد والاحوال توتوعهم فى الزيغ والضلال نوتعوا فى انكار التصوف واهله ويحسبون انهم على هدى من انهم كما هو داب جميع فرق الضالة ۔

عارف کی ایک رکعت غیر عارف عالم ظاہر کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے اور تصوف کے بعض مبتدعین کے انکار کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کرامت، خوارق مواجید اور احوال سے متصف نہیں ہے۔ چونکہ وہ مبتدعین محرومی اور گمراہی میں واقع ہوئے ہیں اس لیے تصوف اور اہل تصوف سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت پر ہیں جس طرح تمام گمراہ شدہ فرقوں کی پختہ عادت ہے۔

انسانی تربیت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مال یعنی کثرت زر میری امت کا فتنہ ہے۔ آج اس میں ہر شخص مبتلا ہے۔ جب تک یہ امت اس فتنے سے محفوظ رہی دین کا بول بالا رہا بحر و بر پہ سیادت رہی، انسان و جن پر قیادت رہی اپنوں اور غیروں پر ہیبت رہی اور دل و دتار پہ تمکنت رہی اور جب مسلمان مال و دولت کی حرص و ہوا میں مبتلا ہوئے تو یہ رشتے رخصت ہو گئے۔ اولیاء کبائر کی عظیم شخصیات جو حرص اور لالچ سے بے نیاز متوکل الی اللہ ہو کر بے لوث اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں جن میں درد و اخلاص، ہمدردی و رواداری کا وہ جذبہ کارگر ہوتا ہے جو اپنی فکری اہمیت کے

iMarfat.com

اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتے ہیں، ان اولیا، کاملین کی مقدس جماعت ہر دور میں پیش رہی۔ اس زمانے میں حضرت سیدی و مرشدی اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کا نام سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جن کی کاشف اسرار شخصیت نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو تابانی عطا فرمائی اور جن کی کیمیائی توجہ نے بھٹکے ہوئے انسانوں کو گمراہی کے بھنور سے نکال کر رشد و ہدایت اور کمالات کی منزل پر چلا دیا، آپ کے توکل و استغنا کے فروزاں چراغوں کی لازوال روشنی سے فیض پا کر لاکھوں انسانوں کے سینے منور ہوئے اور وہ عمل کا ایسا پیکر بنے کہ لوگ ان کے تقویٰ و اعمال کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی سابقہ زندگی کے برعکس ان میں کیسا انقلاب برپا ہو گیا۔ آج لاتعداد دلوں پر سرکار مبارک مدظلہ کی عظمت کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور پوری دنیا میں ذکر و فکر، حال و مستی، نالہ و فغاں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کو شہنشاہ نقشبند و امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد وہ تابانیاں و رعنائیاں نصیب ہوئیں اور آپ کے احیائے دین سے باغ سنت میں بہار آئی کہ جس پھول کو دیکھا اس کی مہک و چمک نے چمنستان کو معطر کر دیا۔ یہ ساری بہاریں اور چمک دمک سرکار کی تربیت و انسان سازی کا کمال ہے۔ ہیرے کو جب تک تراشا نہ جائے اس وقت تک اس میں چمک دمک نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس کی چمک دمک کا اعتبار اس کے اچھا تراشے جانے پر ہے۔ کسی پیر کے کمالات کو اگر دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کی اچھی تربیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے انسان سازی کا کام سرانجام دیتے ہوئے اپنی توجہ سے اسے تقویٰ کی وہ معراج عطا کی کہ جس کی قدر و منزلت اور پاکیزگی کی کیفیت کو صرف اس کو حاصل کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ آپ کی عظیم شخصیت نے دین اسلام کے سنہری اصولوں کو وہ دوام بخشا ہے کہ جس سے قرون اولیٰ کی

Marfat.com

یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے تعلیم و توجہ کا سلسلہ اپنے آستانہ میں شروع فرمایا۔ پاکستان کے کئی احباب آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کی درویشانہ محبت لوگوں کی بے زار و بے مقصد زندگی کو خوشگوار اور بامقصد بناتی ہے اور افراد کی قابلیت واستعداد کے مطابق منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔ آپ کا کسی معمولی آدمی کو اپنی مبارک توجہ سے نوازنا علمی، نظریاتی، روحانی اور بدنی عوارض کے لیے تیز حدف ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خاص صلاحیت موجود ہوتی ہے، لیکن اکثر افراد اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یا ان سے صحیح کام لینے سے عاجز ہوتے ہیں ایسی پوشیدہ اور خوابیدہ صلاحیتوں کو ڈھونڈ نکالنا اور انہیں درست سمت میں متحرک کرنا مبارک صاحب مدظلہٗ کا خاصا اور فہم و فراست کا کمال ہے آپ نے اس کمال و عظمت و توجہ سے بے شمار چنگاریوں کو چراغ اور چراغوں کو آفتاب و مہتاب بنا دیا۔

علم و ادب، قرآن و حدیث و فقہ میں آپ کی تحقیق ایسی کہ ایک وسیع حلقہ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات اور قلم سے نکلی ہوئی تحریر کو حرف آخر سمجھتا ہے کیونکہ جن کو آپ نے اپنی توجہ کے کمال سے باکمال بنایا، ان کے لیے آپ کا ہر ہر لفظ چاہے تقریری ہو یا تحریری وہ ایک انمول موتی کا درجہ رکھتا ہے۔ بگر حلقہ مریدین کے علاوہ دوستی اور کتاب شناسی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ اکثر اہل علم افراد آپ کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی طلب و توقع سے کہیں زیادہ مطمئن و بامراد واپس لوٹتے ہیں۔ آپ کی پرخلوص رہنمائی و توجہ اور معاونت عارضی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس وقت تک جاری و ساری رہتی ہے کہ بندہ اپنا کام مطلوب و مقصود حاصل کر کے اپنی منزل تک رسائی حاصل کر لیتا اور کمال تقویٰ کو پالیتا ہے۔

Marfat.com

آپ کا ذاتی کتب خانہ مثالی ہے اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لیے اپنے تجربہ کو بھی اس علم کے ذوق کے ساتھ شامل فرماتے ہیں اور ہر طالب ذوق کی راہنمائی اس کے شوق کی حد تک فرماتے ہیں۔

اہل علم کبھی آپ کی گفتگو رعلم سے تنگ و پریشان نہیں ہوئے، سرکار مبارک کا تعلق باعظمت اولیاء کے گروہ سے ہے کہ جن کے نزدیک شہرت و دولت و جاہ و دنیا کی کوئی وقعت نہیں اس لیے آپ کا دامن ان الائشوں سے پاک ہے۔

آپ کا آستانہ دکھی انسانیت کی خدمت کا ایک مرکز ہے۔ یہاں پر عوام الناس کے ساتھ علماء و خطباء، پیر و فقیر، تاجر و ڈاکٹرز، پروفیسر، وکیل، عام و خاص سب آپ مبارک کے علم و عرفان کے فیوضات کی برکات حاصل کرتے ہیں سرکار مبارک اپنوں اور بے گانوں میں فرق نہیں رکھتے۔ عطا میں ہر ایک کے ساتھ یکساں ہیں اور ہمہ وقت سالکین کو حقیقی یعنی معرفت الٰہی کا اجالا پھیلانے میں مصروف عمل ہیں۔ اور آپ درویشانہ رنگ میں ہر آنے والے کو رنگتے ہیں۔ ایسی نابغہ روزگار شخصیت جو خدمت کروانے کی بجائے ہر وقت خدمت کرنے میں زندگی وقف فرما رکھی ہے اور اہل علم کا جملہ ہے۔ میرے استاد المکرم علامہ ابوالفیض محمد عبد الکریم ابدالوی شیخ الولایت خانقاہ ڈوگراں فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اخند زادہ مبارک ایک عظیم دانشور، ایک محقق، ایک درویش، ایک فقیر اور اہل علم ہونے کے ساتھ اہل علم و اہل قلم دانشوروں کی قدر اور ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ اس گل میں خوشبو بھی ہے اور نالۂ دل بھی ہے اور محفل بھی ہے۔ قبلہ استاد المکرم کا جملہ حق ہے۔ جب بھی آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی ہر بار بڑے بڑے اہل علم و فضل و اہل قلم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ہر علم و فضل والا آپ کے اخلاق و اخلاص کا گرویدہ ہے۔ اور آپ کی نیازمندانہ محبت اور التفات کا دیوانہ ہے، آپ اہل علم کی میزبانی کا

Marfat.com

پورا حق ادا فرماتے ہیں اور امتیازی انداز سے علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ میں کئی سینکڑوں مشاہیر و اہل علم کو جانتا ہوں جو بعض علمی مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ مبارک نے ان محققین و مدرسین کی راہنمائی سے کبھی پہلوتہی نہ فرمائی۔ راہنمائی کے ساتھ کتابیں خرید کر عطا فرماتے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں مدد دیتے کسی کے ایک سوال کے جواب میں کتابوں کی قطار لگا دی۔ آپ کے کتب خانہ میں نادر و نایاب کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ ہے۔ گویا آپ اہل علم و دانش اور اہل محبت کی جلوہ گاہ ہیں۔ آپ کی محبت میں اگر ایک جاہل بھی عرصہ گزارے تو ایک وقت کے بعد اس کی معلومات کا ذخیرہ بڑے بڑے سکالروں سے زیادہ ہو گیا، اس وقت وہ شخص ایک کندن بن کر نکلا۔ جس باغ کی آپ نے آبیاری کی آج اللہ کے فضل و کرم سے اس میں بہار ہے۔

سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ

جن دنوں میں میاں محمد سیفی دربار سید ہجویری داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں محفل ذکر کیا کرتے تھے اور اس میں خود بنفس نفیس جلوہ فرما ہوتے تھے۔ تو دوران محفل ذکر ایک صاحب جن کا نام میاں محمد منشی تھا، اس نے بلال گنج میں اپنے نام پر ایک ہسپتال بھی بنوایا ہے، میاں محمد منشی نے میاں محمد سیفی صاحب سے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں ہسپتال کی طرح ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بھی قائم کروں اور اگر آپ قبول فرمالیں تو آپ کے لیے مدرسہ کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد اور آستانے کی بھی تعمیر کروں گا۔ گویا یہ کل منصوبہ ۱۲ کنال میں طے پایا ان دنوں

Marfat.com

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف مسجد و مدرسہ وغیرہ کی بنیاد نہیں رکھی گئی اور محفل ذکر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جہاں گھر ہے جسے آج کل چھوٹا آستانہ کہتے ہیں وہیں ہوا کرتی تھی۔ تو اس نے اس تمام منصوبے کی تعمیر کی ذمہ داری بھی اٹھانے کا وعدہ کیا میاں صاحب نے جواباً کہا کہ میں اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ خود نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرما دی تو آپکی پیشکش قبول کروں گا اور اگر اجازت نہ فرمائی تو یہ چیز میرے اختیار میں نہیں کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر قبول کروں۔ یہ واقعہ میاں صاحب نے راقم الحروف سے ذکر کیا۔ ہم اکٹھے کاشانہ سیفیہ پر حاضر ہوئے تو سرکار کاشانہ کی بجائے آستانہ عالیہ پر مریدین کے جم غفیر میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے میاں محمد منشی کی پیشکش کو حضور سرکار مبارک مدظلہ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا۔ سرکار نے پوچھا کیا وہ سالک ہے میاں صاحب نے جواب دیا نہیں، سرکار نے پوچھا متبع سنت ہے تو میاں صاحب نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ جس کا اخلاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ نہیں وہ اتنی بڑی قربانی کیسے دے گا۔ اور اگر واقعی وہ اپنے اخلاص میں مخلص ہے تو پہلے اپنی شکل کو درست کرے پھر اصلاح باطن کے لیے آپ سے ذکر حاصل کرے تب اس کی پیشکش قبول کی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔

وہ تخت سکندری پہ تھوکتے نہیں

بستر لگا ہے آقا جن کا تیری گلی میں

اس واقعے میں سرکار مبارک کے اعلیٰ تقویٰ کی واضح دلیل ہے۔

اس سال یعنی 1999 - ۱۴۱۹ ماہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں پیر طریقت گلزار احمد سیفی نے فون پر اطلاع دی کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میاں محمد سیفی نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہم تینوں آستانہ عالیہ پر حاضر ہونگے تو جب حاضر ہوئے اور

Marfat.com

قدم بوسی کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی جو کہ پشاور شہر کے عظیم الشان تاجر ہیں تشریف لائے انہوں نے سرکار مبارک کی بارگاہ عالیہ میں اعلیٰ اون کی بنی ہوئی جرسی پیش کی جو مبارک صاحب کو بہت پسند آئی۔ آپ نے جناب جاوید بٹ سے دریافت فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ سرکار جتنے میں لایا، حضور کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ جب آپ نے باربار اسرار کیا تو بٹ صاحب نے غالباً (۱۲۰۰) بارہ سو عرض کیا تو سرکار مبارک نے بارہ سو روپے اپنی جیب سے نکال کر بٹ صاحب کو عطا کر کے فرمایا کہ جو تم نے پیش کی وہ تو تحفہ ہو گیا اب یہ بارہ سو اس لیے ہے کہ میرے لیے اس جیسی ایک اور جرسی خرید لاؤ۔

بٹ صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس جو مال و دولت ہے وہ آپکی دعاؤں کی برکات سے ہی ہے۔ میں اور لے آؤں گا۔ جواباً سرکار مبارک نے فرمایا کیونکہ اب جرسی کی مجھے ضرورت ہے اور سوال کرنا شریعت میں حرام ہے۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی بھی کسی مرید سے کچھ طلب نہیں کیا اگر تم پیسے نہیں لو گے تو میں جرسی نہیں لوں گا۔ سرکار کے باربار تکرار کی بنا پر اس نے پیسے لے لیے اور عرض کرنے لگا کہ یہ پیسے آپ اب میری طرف سے تحفہ قبول فرمالیں تو آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا فرمایا کہ پہلے فریب سے بھی یہ بڑا فریب ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ راقم الحروف کو بیعت ہوئے تقریباً ۲۰ سال ہو گئے ہیں اور سرکار مبارک صاحب کو کبھی کسی مرید سے کوئی چیز طلب کرتے نہ دیکھا نہ سنا۔ اگر کوئی چیز کسی مرید سے منگوانی چاہی تو پہلے متعلقہ چیز کی قیمت عطا فرمائی پھر اسے وہ چیز لانے کیلئے فرمایا۔ آپ ایک جملہ اکثر فرمایا کرتے ہیں جو حکمت اور تقویٰ سے لبریز ہے۔

نہ طمع نہ جمع نہ منع

Marfat.com

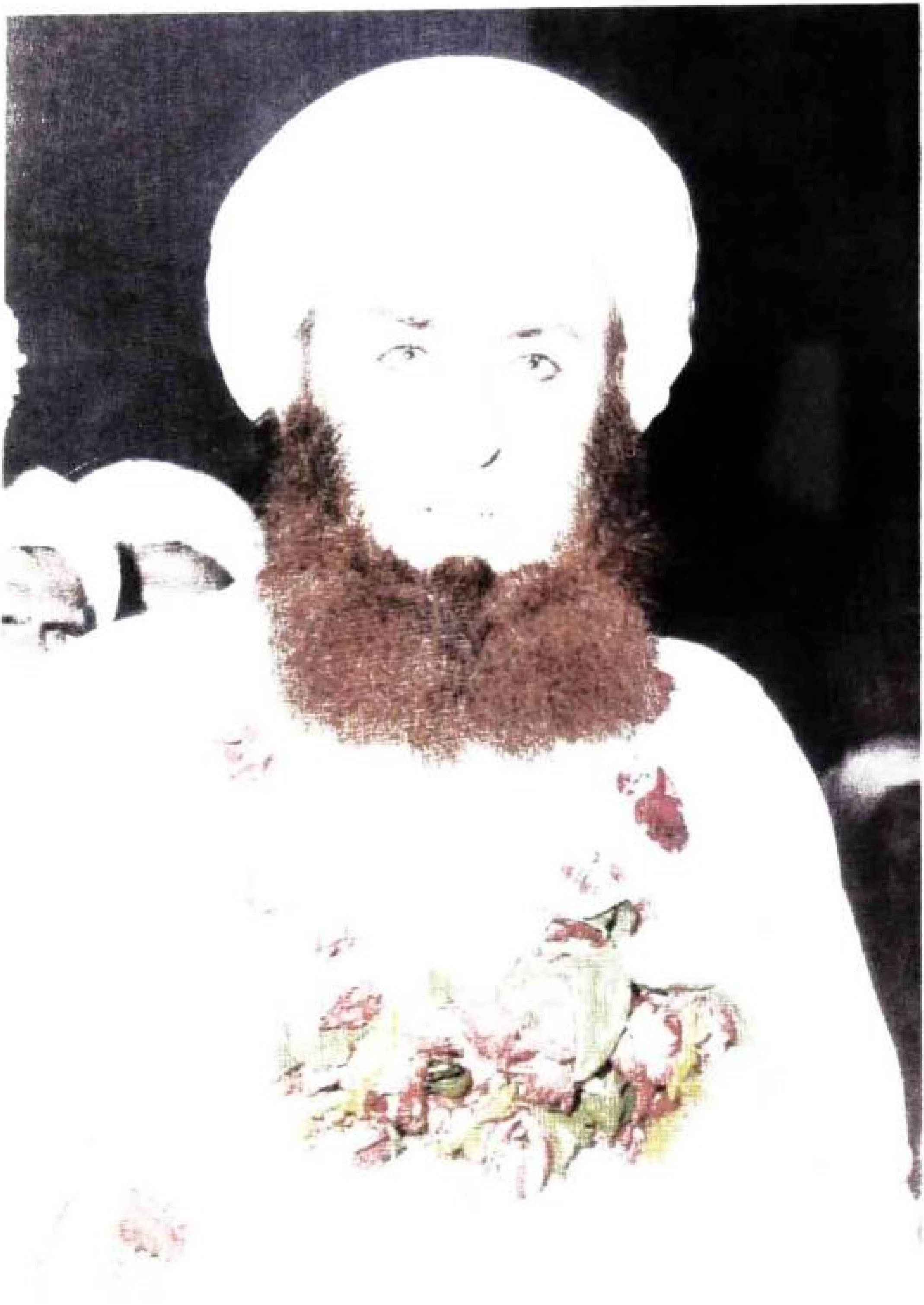

حضرت مبارک صاحب مولانا عبداللہ سیفی کی دوکان پر خوش گوار موڈ میں
مولانا عبداللہ صاحب وہ ہیں جنھوں نے مبارک صاحب کی دس سال خدمت کی

Marfat.com

نمائندہ خبریں کے اعتراض پر تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیکھاتے ہوئے جبکہ
مفتی احمد الدین توگیروی قریب بیٹھے ہیں

دار العلوم جامعہ جیلانیہ کے کتب خانے میں مسئلہ وجد پر پیر محمد عابد حسین سیفی کو
تفسیر کبیر کا حوالہ بتارہے ہیں

Marfat.com

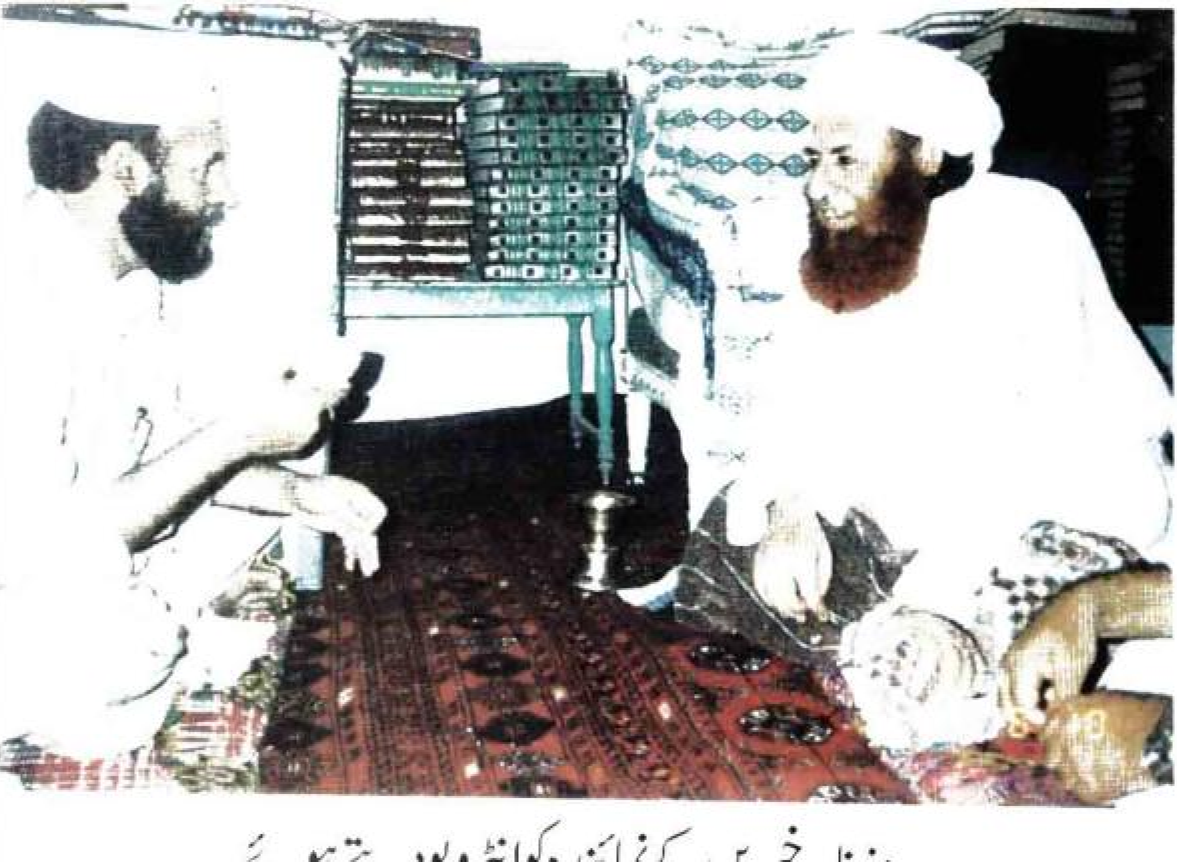

روزنامہ خبریں کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

Marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں صحیح مسلم شریف کا درس دیتے ہوئے

حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی کے مزار شریف پر (خانقاہ ڈوگراں) حاضری
دیتے ہوئے جبکہ آپ کے خلیفہ اعظم روحانی صاحب اور شیخ
الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم بیٹھے ہیں

خانقاہ سے مدرسہ کی طرف تشریف لاتے ہوئے

Marfat.com

پتہ کے آپریشن کے لئے پشاور سے لاہور آمد پر ائیر پورٹ سے باہر تشریف لا رہے ہیں جبکہ قبلہ روحانی صاحب اودائیر پورٹ کا عملہ ہمراہ ہے

دریائے کابل کے کنارے محفل ذکر سے فراغت کے بعد اپنے خلیفہ صوفی سیف اللہ کے ساتھ محو گفتگو ہیں جبکہ بائیں جانب صوفی کندل صاحب اور پیر محمد عابد حسین کھڑے ہیں

Maktab.com

1993ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے جلسہ دستارفضیلت کے لئے لاہور آمد
پرائرپورٹ پراستقبال کرنے والوں کے جم غفیر ہیں

1990ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کرتے
ہوئے اورصوفی سیف اللہ سیفی سیداعظم شاہ صاحب وغیرہ کھڑے ہیں

Marfat.com

سرکار مبارک صاحب درس حدیث کے دوران جبکہ آپ کے ساتھ قاری عبدالوہاب سیفی
حافظ عرفان اللہ سیفی ظہور احمد اور دیگر احباب بیٹھے ہیں جب کہ سرکار
مبارک کے ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

دار العلوم سیفیہ کی نئی بلڈنگ دیکھاتے ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ صوفی گلزار احمد
سیفی اور دیگر خلفاء میں پیر محمد عابد حسین سیفی

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب لاہور ائیر پورٹ پر تشریف لاتے ہوئے

Marfat.com

درس بخاری شریف دیتے ہوئے ایک اور انداز سے

درس شریف کے دوران کسی عبارت پر غور کرتے ہوئے جبکہ آپ کے
ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

Maktabah.com

بمقام کوٹ سرور عابد حسین سیفی کے آبائی گاؤں میں ایک خصوصی تقریب میں شرکت
کے موقع پر جبکہ سرکار کے ساتھ جہاد افغانستان میں شہید ہونے والے
مجاہد صوفی نجیب اللہ اور صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی ہیں

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف ساتھ بیٹھے ہیں

دارالعلوم سیفیہ میں درس بخاری شریف کے بعد دعا فرماتے ہوئے

عاشق اللہ صاحب، قاری محمد حبیب صاحب پادشاہ صاحب، صاحبزادہ مبارک صاحب
غازی علم دین شہید کے مزار پر حاضری دیتے ہوئے

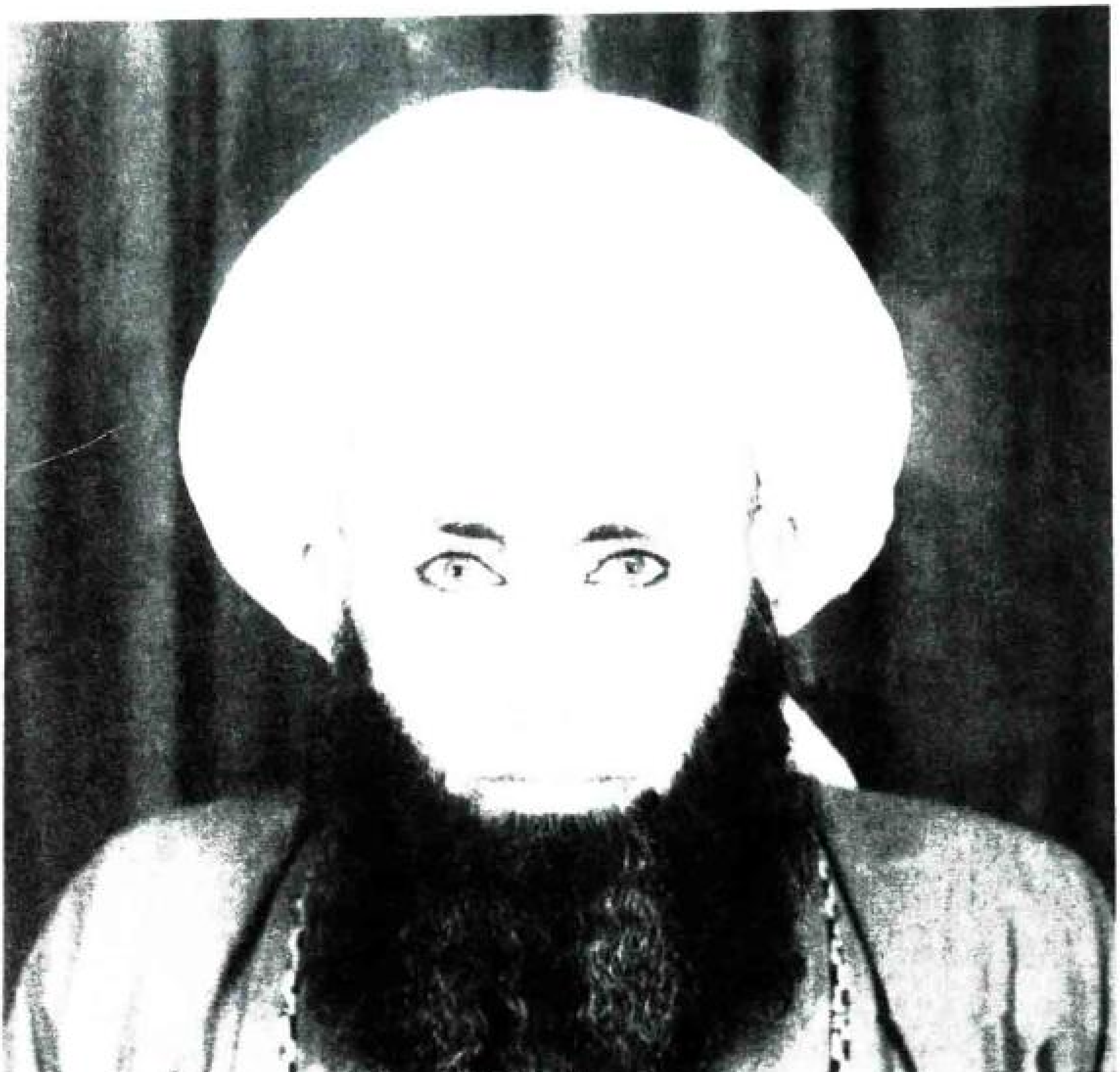

حضرت مبارک صاحب

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد مدرسہ کے
صحن میں مسکراتے ہوئے

Marfat.com

علمائے کرام کو حدیث جبرائیل دیکھا کر اس پر گفتگو فرما رہے ہیں

خطیبانہ انداز میں

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف اور دیگر خلفاء کے ساتھ تشریف فرما ہیں

Marfat.com

آپ کے والد گرامی قبلہ قاری سرفراز قادری صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔ اس میں ایک آپ کی والدہ تھی جس کے بطن سے آپ اور چار بھائی پیدا ہوئے تھے۔ مگر دوسری والدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب نے انتقال فرمایا تو آپ کی دوسری والدہ نے ایک اور نکاح کر لیا اس نکاح کے بعد ان کے بطن سے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب کی جائیداد تقسیم کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دوسری والدہ کے بارے میں کافی معلومات کروائی مگر پتہ نہ چل سکا۔ اس بارے میں متعدد علماء خصوصاً علامہ سعید احمد حیدری و علامہ محمد حمید جان اخند زادہ کو مجاہدین سے پتا چلا کہ پاکستان میں مہاجر افغانی کیمپ میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اگرچہ وہ آپ کی حقیقی والدہ نہ تھی مگر والد کے نکاح میں رہنے کی وجہ سے ان کا جائیداد میں حصہ میں حصہ نکلتا تھا۔ لہذا آپ نے ان کی صاحبزادیوں سے رابطہ کیا۔ کیونکہ اپنی ماں کی وراثت کی وہ حقدار تھی۔ ان کو بلا کر اپنے تمام بھائیوں کو جمع فرمایا اور مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی مگر آپ کے بھائیوں نے ان کو حصہ دینے سے انکار کر دیا کہ یہ نہ تو ہماری حقیقی ماں کے بطن سے اور نہ ہی ہمارے والد کی اولاد سے ہیں تو آپ مرشدی اخند زادہ مبارک نے بھائیوں کو ارشاد فرمایا کہ حصہ ان کا نہیں ان کی ماں کا ہے کیونکہ وہ ہمارے والد کے نکاح میں تھی۔ آپ نے اپنے حصہ کی تمام جائیداد کا حساب کر کے جو حصہ ان کی ماں کو آتا تھا وہ ان کے حوالے فرما دیا اور سب احباب کو فرمایا آج حساب دینا آسان ہے مگر قیامت کے دن مشکل ہوگا۔

آپ کے مرید صادق الیقین جن کا اسم گرامی میاں محمد حنفی سیفی ہے ان کا شمار حضرت کے بڑے خلفاء میں ہوتا ہے، وہ جب بھی آپ کبھی بارگاہ عالیہ میں

Marfat.com

حاضری دیتے تو بازار سے کچھ پھل، سبزی اور گوشت وغیرہ لے جاتے اور بجائے آپ کو پیش کرنے کے سیدھا گھر بھیج دیتے اور آپ سے ذکر نہ کرتے۔ ایک مرتبہ میاں صاحب نے بازار سے بارہ کلو گوشت خریدا اور جاتے ہی حسبِ معمول گھر بھیج دیا۔ اور پھر جب گھر سے کھانا اور گوشت تیار ہو کر آیا تو آپ نے استفسار کروایا کہ گھر میں تو گوشت نہ تھا یہ کہاں سے آیا۔ پتا کروانے پر معلوم ہوا کہ میاں صاحب لے کر آئے ہیں۔ تو فوراً میاں صاحب سے پوچھا کہ میاں صاحب یہ گوشت آپ نے خود ذبح کروایا تھا کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا تو میاں صاحب نے عرض کی کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا۔ تو آپ نے یہ فرما کر کہ بازار میں اکثر لوگ بے نماز اور طہارت سے عاری ہوتے ہیں اور تکبیر وغیرہ کا خیال بھی نہیں کرتے، گوشت تناول فرمانے سے انکار کر دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محفل ذکر ہو رہی تھی اور آپ مئے فیض سے دیوانوں کو جام بھر بھر کے پلا رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے پرفیوم آپ کے کپڑوں پر چھڑک دیا۔ تو آپ نے اس سے وہ پرفیوم لے کر اُسے احباب سے چیک کروایا کہ ماچس سے اسے آگ لگائی جائے۔ اگر آگ لگ گئی تو پھر اس میں الکوحل ہے ورنہ وہ صحیح خوشبو ہے۔ کسی اور ساتھی نے عرض کی کہ آگ تو اور خوشبوؤں کو بھی لگ جاتی ہے۔ الکوحل اور خوشبو میں فرق یہ ہے کہ الکوحل کو آگ بھڑک کر لگتی ہے اور عام خوشبو اور تیل کسی چیز کے ساتھ ملکر لگتی ہے۔ لہذا چیک کیا گیا تو آگ بھڑک اٹھی۔ آپ فوراً گھر تشریف لے گئے کپڑوں کو تبدیل فرمایا اور احباب کو پرفیوم لگانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے اور نجاست سے نماز ہی نہیں ہوتی۔

ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ کو ایک موزوں کا جوڑا بطور نذرانہ پیش کیا۔

Marfat.com

آپ نے جب ان کا رنگ دیکھا تو فرمایا بھئی اس کا رنگ عورتوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا میں یہ نہ لوں گا۔

آپ کا ایک مرید آپ کے لیے ایک کمبل لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا چونکہ لفافے میں بند تھا۔ لہذا اسی طرح گھر بھجوا دیا۔ جب نماز کا وقت قریب آیا تو آپ وضو فرمانے گھر تشریف لے گئے۔ فوراً واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں وہی کمبل تھا۔ آپ نے اس کو لانے والے سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ اس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو گی۔ اس گھر میں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے یہ فرما کر کمبل اسے واپس کر دیا اور آئندہ تصویر والی چیز خریدنے سے منع فرمایا۔

☆

Marfat.com

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے

فتویٰ

Maktabah.org

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر یا واجب القتل کہتا ہے اور اس کی کوئی کفر کی وجہ بھی نہ ہو مثلاً پیر محمد چشتی چترالی نے حضرت پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کو کافر کہا، اور کچھ ایسے مولوی بھی ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کا حکم دلائل سے ثابت کر کے عنداللہ ماجور فرمائیں۔

بینوا وتوجروا

السائل ظہور احمد علوی ضلع راولپنڈی تحصیل مری ڈاکخانہ گلہبڑہ گلی
بمقام چھاواں

الجواب اللّٰھم اجعل موافقاً للصواب والحق

مسئلہ مذکورہ مسئولہ کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۫ فَعِنۡدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ۞ (سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۹۴)

Marfat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو ہر کام کو تحقیق کر کے کیا کرو۔ اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کرے دنیاوی زندگی کے سامان کی خاطر یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بہت مال غنیمت ہے۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا پس غور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔ (یعنی جب تم اوّل مسلمان ہوتے تھے اگر تمہیں یہی کہہ دیا جاتا کہ تم مسلمان نہیں ہو تو تم کیا کرتے۔

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

امام احمد نے اس حدیث کو تخریج کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور ابن حمید نے اسے صحیح کہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی سلیم کا ایک شخص صحابہ کرام کی جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پاس بکریاں تھیں۔ اس نے جماعت صحابہ کو سلام کیا، انہوں نے سمجھا اس شخص نے ڈر کے مارے ہمیں سلام کیا تاکہ میں قتل سے بچ سکوں، انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور وہ بکریاں مالِ غنیمت میں شامل کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

نیز ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کی سرکردگی میں ایک جماعت جہاد کے لیے بھیجی اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ کو روانہ کرتے تھے تو واپسی پر ان کے متعلق ان کے ساتھیوں سے ان کی تعریف سننا پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس دفعہ دریافت نہ کیا بلکہ آپ کے ساتھی از خود بیان کرنے لگے تو دوران گفتگو کہا کہ یارسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اسامہ کو ملا تو اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر بھی اسامہ نے اُسے قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت اسامہ کی طرف رُخِ انور کرتے ہوئے فرمایا ایسا کیوں کیا۔ تو حضرت اسامہ نے عرض کیا اس نے قتل سے بچنے کے لیے پڑھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ ڈر اور قتل سے بچنے کے لیے کہا تھا۔ (روح المعانی ص ۱۱۹/۳ مطبوعہ جدید از ملتان)

تو اس آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنا اسلام ظاہر کر رہا ہے تو جب تک اس کے کفر کی پوری تحقیق نہ ہو جائے اس کو کافر کہنا ناجائز اور وبالِ عظیم ہے۔

فوائد موضح القرآن حاشیہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی اس آیت مقدسہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر قصد کر کے مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں۔ باقی اور علماء نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے یہاں جو مذکور ہوئی۔ آگے اللہ مالک ہے۔ لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا۔

اس بارے میں مومن مسلمان کو واجب القتل کہنا یا قتل کرنا کہ یہ کافر ہے۔ ایک برابر ہے۔ مومن مسلمان کو قتل کے فتوے دینے والا یا واجب القتل کہنے والا بلاشک کافر ہوا۔ اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

چونکہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور علماء دار العلوم حقانیہ کی مسلّم شخصیت مفتی محمد فرید کا نام پیر محمد چترالی اور عثمان تار وجبہ والے نے جعل سازی سے استعمال کیا تھا جس کی وضاحت انہوں نے اپنی تحریر میں کر دی۔

مفتی غلام فرید شیخ الحدیث و مفتی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک تحریر کرتے ہوئے

Marfat.com

کہا ہے۔

الحمد اللہ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :-

"پس نہ میں نے اخند زادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔"

اسی طرح ان کے فتویٰ میں جن علماء یا مفتیان حضرات کے نام لکھے گئے تھے۔ ان میں اکثریت نے انکار کیا ہے۔ ان سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک اخند زادہ سیف الرحمٰن مسلم شخصیت ہیں۔ اور ان کے بارے میں واجب القتل یا کافر کہنا تو درکنار ہم معمولی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چند مولوی و مفتی ایسے ہیں کہ جن کا کردار پورا صوبہ سرحد کا بچہ بچہ جانتا ہے جن کا نہ کوئی دین ہے نہ ایمان ہے نہ ہی مذہب ہے۔ ان کا مقصود صرف دین بیچ کر پیسہ بٹورنا ہے اور اہل ایمان اور اہل اسلام کو کافر بنانا ہے۔

حضرت علامہ محمد یوسف نے کتاب اظہار حقیقت لکھ کر اس چیز کو واضح کر دیا ہے کہ اس دور کے علماء حق کے نزدیک حضرت مولانا اخند زادہ سیف الرحمٰن کا کیا علمی اور عملی مقام ہے۔ اس میں تقریباً پاکستان اور افغانستان کے اکابر علماء و مفتیانِ کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کتاب آستانہ عالیہ منڈی کس سے ہمہ وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر کثیر دلائل ہیں لیکن یہاں پر صرف طوالت کے اندیشے سے نقل نہیں کیا گیا اور اہل حق کے لیے قرآنِ کریم کی آیت مقدسہ و احادیث مبارکہ اور چند فقہا کے اقوال ہی کافی ہونگے۔

مزید ارشاد ہے :-

ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ

Marfat.com

اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

مقصد یہ ہے کہ جس شخص کے عقائد میں کوئی چیز کفر کی نہیں خواہ اعمال اس کے کتنے ہی خراب ہوں اس کو کافر کہنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کو کافر کہنے والے کا ایمان خطرے میں پڑجاتا ہے۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ گویا کہ وہ ایمان کو کفر کہہ رہا ہے چہ جائیکہ ایسی پاک باز اور باعمل شخصیت کو کہا جائے جس کے تقویٰ اور طہارت پر علماء اور عوام کی کثیر تعداد گواہی دے اور اس کی ولایت اور کمالات کی بھی تصدیق کرے۔ جن علماء کے تاثرات مولانا یوسف صاحب نے تحریر کیے ہیں ان میں اکثریت حضرت اخندزادہ صاحب کے شاگردوں اور مریدوں کی نہیں۔

فی زمانہ حضرت اخندزادہ صاحب کی شخصیت کی جن علماء نے تائید کی ہے ان کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ جس کا ریکارڈ فقیر کے پاس موجود ہے۔ ان علماء نے صرف آپ کی شخصیت، عقیدے کی تائید نہیں کی بلکہ آپ کو ولی کامل و مکمل اور اکثر نے آپ کو اس پندرھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک کی شخصیت پر طعن صرف ایک مومن مسلمان پر طعن نہیں بلکہ ایک کامل و مکمل ولی جامع علم ظاہر و باطن عالم باعمل مجدد وقت پر طعن ہے۔ جن کی ولایت پندرھویں صدی میں مسلم اور ہر خاص و عام کا مرجع جن کو بلا اتفاق مشائخ عظام شیخ المشائخ تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کامل و مکمل ولی کے انکار کے بارے میں علامہ عبدالغنی نابلیسی اندلسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اجماعاً کفر ہے۔

حدیقۃ الندیہ میں علامہ عبدالغنی فرماتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اور دیگر تمام اولیاء کرام پر اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ جیسا کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا

Marfat.com

اور ایک نبی سے انکار کرنا کفر ہے۔

والحاصل ان الانکار بالقلب او باللسان علی احد من اولیاء اللہ الذین ھم العلماء العاملون وسواء کانوا احیاء او کانوا موتی۔ وکلھم احیاء عند من یعرفھم بحیاۃ اللہ لا بانفسھم وکلھم موتی عن حیاتھم بانفسھم سواء عرفھم من ینکر علیھم او لم یعرفھم وانکر ما لم یعرف من احوالھم الصحیحۃ وافعالھم المستقیمۃ عند اللہ فھو کفر صریح والمنکر کافر بالاجماع المسلمین علی مقتضی جمیع مذاھب اھل الاسلام لانہ انکر دین الاسلام والشریعۃ المحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(حدیقۃ الندیہ صفحہ ۲۴۱ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک ولی اللہ سے دل سے یا زبان سے انکار کرنا کہ وہ ولی اللہ علماء عاملین میں سے ہو، اور خواہ وہ ولی اللہ زندہ ہو یا وفات پا چکا ہو۔ اور تمام اولیاء اللہ تعالیٰ کی حیات سے زندہ ہیں۔ ان کے نزدیک جو ان کے احوال سے واقف ہیں اور نفس کے اعتبار سے زندہ نہیں ہیں۔ خواہ منکرین اس ولی اللہ کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عند اللہ سے واقف ہوں یا نہ ہوں پس یہی انکار اولیاء کفر صریح ہے اور منکر اولیاء مسلمانوں کے اجماع سے اور تمام مذاہب اہل اسلام کی رو سے کافر ہے۔

کیونکہ اس منکر نے دین اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا (کیونکہ ولی اللہ تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے ولایت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

Marfat.com

تکفیر مسلم خود کفر ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماکفر رجل رجلا الا باء باحدھما بہ ان کان والا کفر بتکفیرہ وفی روایۃ فقد وجب الکفر علی احدھما۔

(ترغیب وترہیب)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تکفیر کرنے سے دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص فی الواقع میں کافر تھا تب وہی کافر ہوا۔ ورنہ تکفیر کرنے والا اس کی تکفیر سے خود کافر ہو گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کا کفر واجب ہو گیا۔

امام ابو شکور سالمی فرماتے ہیں:۔

من شك فی ایمان الغیر وقال لہ یا کافر فانہ ینظر ان کان فیہ شبھۃ الکفر فان الشاتم بالکفر لا یصر کافراً وان لم تکن فیہ شبھۃ الکفر فانہ یکفر بیانہ ان المشکوك فیہ ان کان عریفا اوعشاراً اوعواناً فان الشاتم لہ بالکفر و شاك فی ایمانہ لا یصیر کافراً وان کان فاسقاً مولعاً مصراً علی فسقہ جاھلاً عن علوم الدین ان کان یقول لہ یا کافر فان القائل یصیر کافراً۔

(التمہید ابو شکور سالمی ص۱۱۱)

ترجمہ: جس نے دوسرے کے ایمان میں شک کیا یا اسے کافر کہا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس میں کفر کا کوئی شبہ پایا جاتا ہے تو اس شبہ کی بنا پر

Marfat.com

کافر کہنے سے کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس میں کفر کا شبہ نہ ہو تو اس کو کافر کہنے سے تکفیر کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ مشکوک کرنیوالا اگر نقیب۔ عشر وصول کرنے والا یا ظالم ہے تو اسے کافر کہنے سے کافر نہیں اور اگر وہ فاسق اپنے فسق پر اصرار کرنے والا علوم دین سے ناواقف ہے لیسے شخص کو کافر کہنے سے قائل خود کافر ہے۔

چہ جائیکہ ایک معتبر عالم دین متبع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم و عرفان کے موتی بکھیرنے والے رشد و ہدایت کا مرکز اور راسخ العقیدہ سنی شخص یعنی مجدد طریقت و معرفت حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی خراسانی کو کافر کہنے سے تو بطریق اولیٰ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبارات فقہاء ملاحظہ ہوں۔

شرح وقایہ کے حاشیہ میں علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ۔

۱۔ وھل یکفر باطلاق الکفر علی المسلم المختار انہ ان اراد اشتم لا یکفر و ان اعتقد دنیہ کفر اکفر لان اعتقاد دین الاسلام کفر اکفر کذا فی الذخیرۃ۔ (شرح وقایہ ص ۳۰۹ کتاب الحدود حاشیہ نمبر)

ترجمہ: کیا کسی مسلمان کو کافر کہنے سے کفر لازم آتا ہے تو اس میں مختار مذہب یہ ہے کہ کہنے والے نے اگر گالی دینے کے ارادہ سے کہا ہے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس عقیدے اور نیت سے کہا کہ وہ کافرانہ دین پر قائم ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ دین اسلام کو کفر سمجھنا کفر ہے۔ جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

۲۔ واذا قال لغیرہ یا کافر وللمرء یا کافرۃ ولم یقل المخاطب شیئاً

Marfat.com

فالفقیہ ابوبکر الاطش البلخی علی انہ کافراً وقال الفقیہ ابو اللیث وبعض ائمۃ بلخ لایکفر والمختار فی مثل ھذا المسائل انہ اذا ارادہ شتمہ ولا یعتقدہ کافراً لایکفر وان اعتقدہ کافراً مخاطبہ علی اعتقادہ انہ کافر کفر لانہ فقد اعتقد دین الاسلام کفراً فھو کافر

(فتاویٰ بزازیہ علی ھامش الفتاویٰ الھندیہ ج ۶ ص ۳۳۱)

ترجمہ: اور جب کسی دوسرے مسلمان کو کافر اور عورت کو کافرہ کہتا ہے۔ مخاطب نے جواب میں کچھ نہیں کہا بلکہ خاموش رہا تو فقیہ ابوبکر اطش بلخی کے نزدیک وہ کافر ہے اور فقیہ ابو اللیث اور بلخ کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا اور ایسے مسائل میں مختار مذہب یہ ہے کہ اگر گالی دینے کے ارادے سے کافر کہا اور مخاطب کے متعلق عقیدہ کو کفر نہیں سمجھتا ہے تو پھر کافر نہیں ہوگا اور اس کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ عقیدہ کفر پر قائم ہے تو پھر کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ مسلمان کو کافر سمجھنا در اصل دین اسلام کو کفر سمجھنے کے مترادف ہے۔ پس کہنے والا کافر ہو جائیگا۔

۳۔ فان من کفر مسلماً فقد کفر فی الاشر۔ (فتاویٰ خیریہ ج ۲ ص ۲۸۴ علی ھامش عقود الاریہ فی تنقیح الحامدیہ)

ترجمہ: جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ کافر ہو جائیگا۔

۴۔ ان اعتقدہ (المسلم) کافراً نعم فخاطبہ ھذا بناء انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقدہ المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً اھ۔

(منقول عن الذخیرہ، فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۱۸۳)

ترجمہ: اگر مسلمان کو کافر عقیدۃً سمجھتا ہے تو وہ تکفیر مسلم سے کافر ہو گیا۔ کیونکہ اس صورت میں دین اسلام کو کفر سمجھنا لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے۔

Marfat.com

۵۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

اذا طلق الرجل کلمۃ الکفر لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعتقد الضمیر علی الکفر و قال بعضہم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ: رد (رد المحتار ج ۴ ص ۲۲۴ مطبوعہ جدید) ومن تکلم عامدا عالماً کفر عند الکل ومن تکلم بہا اختیاراً جاھلاً بانہا کفر ففیہ اختلاف۔

ترجمہ: جب آدمی نے کلمہ کفر کہا لیکن کفر پر اس کا عقیدہ نہیں ہے تو بعض اصحاب نے کہا کافر نہیں ہوگا۔ کیونکہ کفر کا تعلق دل سے ہے اور اس کے دل میں کفری عقائد نہیں ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اور میرے نزدیک صحیح ہے۔ کیونکہ اس نے دین اسلام کو حقیر سمجھا ہے۔ اور جس نے قصداً جانتے ہوئے کلمہ کفر بولا تو تمام ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔ اور جس نے ارادۃً کہا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ تو اس میں اختلاف ہے۔

۷۔ علماء دیوبند کی مسلمہ بزرگ شخصیت علامہ سید انور شاہ کشمیری علامہ ابن ہمام کی کتاب مسامرہ ص ۲۱۴ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

قلت وفی المسامرہ ان اباحنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ قال لجھم اخرج عنی یا کافر وفی الرسالۃ التسعنیۃ للحافظ ابن تیمیہ باسناد عن محمد قال: قال ابوحنیفہ رحمتہ اللہ عمرو بن عبید ثم حمل فی المسامرۃ قول لجہم علی التاویل وھذا غیر ظاھر کیف وقد ورد الوعید الشدید فی اکفار المسلم فحاشا جناب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ عن ذالک لو لم یکن عندہ کافراً۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں مسامرہ میں ہے۔ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جہم سے

Marfat.com

کہا میرے پاس سے کھل جاے کافر۔ اور رسالہ تسعینیہ میں جو کہ حافظ ابن تیمیہ کی تالیف کی ہے۔ امام محمد سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ عمرو بن عبید پر لعنت کرے تو ابن ہمام نے مسامرہ میں کہا ہے جو کچھ امام صاحب نے فرمایا وہ تاویل پر مبنی ہے اور یہ غیر ظاہر ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی تکفیر میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے تو جو کافر نہیں (انکے نزدیک) اسے آپ کافر کہہ سکتے ہیں۔
(اکفار الملحدین ص ۴۰)

جن مفتیان یا مولویوں نے پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کے خلاف کفر یا فتوئی دیا ہے یا مولوی چترالی کی اس مسئلہ میں تائید کی ہے۔ اس صورت میں ان تمام پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ کسی مومن مسلمان متبع شریعت مطہرہ کو بغیر شرعی وجہ کے کافر کہہ دینا خود کو کافر بنانا ہے۔ جیساکہ مذکورہ عبارات سے روز روشن کی طرح ہم نے عیاں کر دیا ہے۔ اس باطل فتوئی کی اہل اسلام اور اہل ایمان کے نزدیک قرآن و سنت کی روشنی میں کوئی وقعت نہیں لہذا اہل باطل کا فتوئی باطل ہے۔ جس طرح اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ لوگ باطل سیرت ہیں۔ ایسے ہی ان کا فتوئی بھی بطلان پر مبنی ہے۔ اس بنا پر اگر کسی میں ایمان کی رتی تھی تو حضرت کے خلاف فتوئی دے کر اسے بھی ضائع کر دیا۔

Marfat.com

پیر طریقت مجدد عصر حاضر قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف
پیرارچی خراسانی پر

تاثرات علماء ومشائخ اہلسنت وجماعت

ترتیب

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ شاہ حنفی سیفی

ناشر

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ
لاہور کینٹ فون ۵۷۲۱۶۰۹

Marfat.com

تائید کنندگان

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی صاحبزادہ
محمد نور المجتبیٰ صاحب صدر مدرس دار العلوم
دار الاسلام خانقاہ ڈوگراں

الجواب صحیح والمجیب مصیبؒ

حضرت قبلہ اخوندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ اپنی تقریر و تحریر اور تعلیمات کی رو سے اکابر اسلام اور اسلاف کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔ آپکی تعلیمات اور آپ کے نظریات میں کوئی چیز نہیں جو اہل سنت کے عقائد و نظریات کے منافی ہو۔ بلکہ حضرت صحیح معنوں میں اکابر و اسلاف دین و ملت کے امین اور وارث ہیں۔ معاندین و مخالفین کچھ ناپاک عزائم حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام نے حق کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔ اب بھی ان کے دام فریب میں نہیں آئیں گے۔ حضرت اور ان کے متبعین حق پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جہلاء کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

۸-۸-۹۰

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ القرآن جامع معقول و منقول مفتی علامہ
محمد مقصود احمد چشتی مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ حسنہ میں تبدیل ہو گئی حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت صحبت میسر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بنا پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مخالفت ترک کر کے ایسے نیک لوگوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے میں بھرپور کوشش کریں۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد مقصود احمد
خطیب جامع مسجد داتا دربار
لاہور۔ پاکستان
30/7/

علامہ محمد مقصود احمد
خطیب جامع مسجد
داتا دربار لاہور

Marfat.com

حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابو الفیض
محمد عبد الکریم صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

ناچیز حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ چند ملاقاتوں میں حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں حضرت علامہ مولانا مقصود احمد صاحب مدظلہ العالی کی مذکورہ تحریر کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہوں اور اس کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ واللہ الموفق

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی
ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ مبنی بر حقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں۔ روزنامہ خبریں اسلام آباد ۱۹ر جون ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اما بعد ؛

مخدوم السالکین حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آجاتا ہے موصوف سالکین کے سرخیل ہیں، پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں، ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرتے جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا کہ علم کی برکھا برس گئی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت فلسفہ و کلام کی کتابوں کے انبارے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہو گئی۔

حضرت علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی

مہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن لاہور

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

کی زیارت ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے۔ یہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر صادق آتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، عین سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد منور چشتی صابری رائے ونڈ ضلع لاہور

ناچیز کو صاحب المجد والجاہ عاشق خیر الوریٰ حامی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صوفی باصفا فاضل جلیل عالم نبیل استاذ العلماء والفضلاء محسن اہل سنت حضرت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا شرف دیدار نصیب ہوا اور چند لمحات ملاقات کے لیے میسر آئے۔ ایک ہی نظر نے دل کے تار تار میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ خدا یاد آگیا۔ مصطفیٰ محبوب خدا یاد آگئے اور یہ دنیوی زندگی ایک قید خانہ نظر آنے لگی۔ دل پکار اٹھا کہ یہی لوگ زندہ ہیں اور یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔ یہی لوگ متقی اور مومن ہیں۔ ایک نظر سے ایسی مے پلاتے ہیں کہ ذرے آفتاب بن جاتے ہیں۔ گدڑیے راہنما بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ ہم لوگوں کو قیامت کے دن بھی ان کا ساتھ نصیب ہو۔ آمین۔

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مفتی غلام فرید صاحب رضوی سعیدی ہزاروی ثم السیفی گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت مجدد العصر قیوم زماں حجۃ الخلف بقیۃ السلف مجمع البحرین جامع المنقول اس دور میں علم وعمل شریعت و طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی جیسی ہستیوں کے بارے وارد ہے کہ اولئك هم القوم لا یشقی جلیسهم اور من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب فرمان عالی شان کے مورد بھی یہی ہے۔ آج کے دور میں ان جیسا نہ عالم باعمل ملتا ہے اور نہ ان جیسا مرشد کامل ومکمل میسر آسکتا ہے۔ مگر اہل حق کے خلاف ہر دور میں دشمنوں، حاسدوں۔ کینہ پروروں نے مخالفانہ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ ہدایۃ السالکین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا فسق یا ضلالت کہا جاسکے۔ خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں۔ الخ

استاذ العلماء، علامہ محمد شریف ہزاروی صاحب گوجرانوالہ

امابعد زبدۃ العارفین قدوۃ الصالحین فردوس الراسخین بقیۃ السلف حجۃ الخلف پیر طریقت رہبر شریعت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی سے ملاقات وشرف زیارت تو ابھی تک نصیب نہیں مگر آپکی خدا داد

Marfat.com

شخصیت کی شہرت علمی و عملی فیضان کہ ہر جا رسیدہ است کے مطابق بندہ بھی کچھ متعارف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ کے شیخ الکل فی الکل ہیں۔
آپ کی بعض عبارات پر بعض کو اعتراضات ہیں جو کہ بے محل اور بغض و عناد و تعصب فی سلسلۂ العربیہ پر مبنی ہیں۔ حضرت گرامی علم ظاہری و باطنی میں مرج البحرین یلتقیان کا مصداق ہیں۔ زمانہ قریب کی عدیم المثل ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام رسول رضوی صاحب فیصل آباد

میں نے سنی علماء کے تاثرات مشاہدہ کیے ہیں۔ ان کی نفس الامریت قابل تحسین ہے۔ اگر آپ کے ذریعہ عوام کی اصلاح ہو جائے تو یہی مخ تبلیغ ہے
وکان سعیکم مشکورا۔

استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد بشیر الدین سیالوی گجرات

حضرت پیر صاحب علم و آگہی کی جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن و محال ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے۔ غضب کی مستی ہے اور مست و بیخود کرنے کی صلاحیت ہے۔ مختصر بندہ کو مولیٰ تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

Marfat.com

فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المجتبیٰ چشتی بانی تنظیم العلماء و صدر مدرس دار العلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

موجودہ دور میں نابغہ روزگار شخصیات میں شیخ الشیوخ جامع شریعت و طریقت جامع معقول و منقول حضرت اخندزادہ مبارک قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ فقیر نے آپ کی کئی کرامات کا مشاہدہ کیا جو آپ کی روحانی صلاحیتوں پر دال ہیں، آپ کا تبحر علمی ہر ایک کے لیے مسلمہ ہے۔ شریعت کے عالم باکمال طریقت کے شہسوار حقیقت و معرفت میں نامدار ہے۔ آپ کو علوم نقلیہ و عقلیہ پر کامل دسترس حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے ملحدین لرزہ بہ اندام ہو کر حضرت کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت کی استقامت فی الدین نور علمی و روحانی مقام اس قدر بلند بالا ہے کہ کسی کے لیے انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ کاش کہ غلط فہمی کا شکار ہونے والے حضرت سے بالمشافہ شرف زیارت حاصل کر کے آپ کے علمی و عملی و روحانی کمالات کو اطمینان قلبی کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت علامہ مفتی احمد الدین توگیروی باغبانپورہ لاہور

ملخصاً چنانچہ آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں، ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے ہیں، جن کا مشاہدہ ان کے خلفا اور مریدین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس وقت آپ علماء ربانیین اور علماء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

Marfat.com

حق گوئی اور حق والوں کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

30/6/99

استاذ العلماء، پیر طریقت حضرت علامہ الحاج فتح محمد باروزئی نقشبندی

ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندی سبی بلوچستان

الحمد لولیہ والسلام علیٰ نبیہ والہ واصحابہ اجمعین

کسی استاد کی قابلیت کا اندازہ اس کے شاگردوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اسی مرشد کامل کی عظمت و ولایت اور مقبولیت کا اعتراف اس کے خلفاء و مریدین کے کردار کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ (راقم الحروف) نے حضرت غوث زمان قطب دوراں کو شریعت و طریقت معرفت اور حقیقت کا جامع پایا۔ جن کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسانوں نے رشد و ہدایت کی شمع حاصل کی۔ مگر افسوس ان برائے نام سنی کہلانے والے علماء نافرجام پر کہ طریقت، شریعت، حقیقت و معرفت کے اس خواجہ بحر ذخار سے روحانی استفادہ کرنے اور اپنے قلب مردہ کو زندہ کرنے کی بجائے ان کا ظاہری علم ان کے لیے حجاب اکبر بن گیا۔ اور غوث زماں مجدد اعظم دوراں کی مخالفت کر کے جماعت اہل سنت کو ہی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہر کہ را روئے بہ بہبود نہ بود
دیدن روئے نبی سود نبود

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فقراء کی محبت اور اس پر استقامت عطا

Marfat.com

فرمائے۔ آمین ثم آمین

قارئین آپ نے غور کیا کہ کتنی جامع شخصیات کے یہ تاثرات ہیں۔ جن کے نزدیک حضرت قبلہ پیر صاحب کی شخصیت بالکل بے غبار، شفاف اور واضح ہو رہی ہے۔ اب اگر چند لوگ مخالفت بھی کریں تو اہل حق ان کے جال میں کسی طرح نہیں آ سکتے۔ اور یہ رشد و ہدایت کا چراغ ایسا روشن ہے اور روشن رہے گا کہ جسے اپنی پھونکوں سے بجھانے والے ہرگز نہیں بجھا سکتے۔

حضرت مولانا محمد باغ علی رضوی فاضل زینۃ المساجد
مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت علامہ پیر طریقت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے علماء و مشائخ بالخصوص استاد مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات دیکھے۔ اور پھر پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔ کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور اللہ کے ولی ہیں۔ اس کے علاوہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ کہ فقیر [illegible] سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین کا تابع ہے۔ ہدایۃ السالکین (۲۸۲) اصول [illegible] میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع اور امام

Marfat.com

اعظم ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ تصوف و طریقت میں حضرت بہاؤ الدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہما حضرت غوث اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا تابع اور بالواسطہ انہی حضرات کا مرید ہوں۔ لہذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہل سنت وجماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان دین کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم نبی چوک شیخوپورہ

میں نے آپ کی زیارت کی ہے آپ پابند شریعت ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کو بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے۔ لہذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں، آپ بہت بڑے فقیہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

محدث اعظم پاکستان کی علمی تصویر شیخ القرآن حضرت علامہ مفتی

سید عمر دراز شاہ مشہدی صاحب

مہتمم دار العلوم فیضان صوفیہ کراچی

میں جب آپ کے دیدار پر انور سے مستفیض ہوا تو شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان اشعار کی آمد ہونے لگی۔

گر ترا عقل است با دانش قرین
باش درویش و بدر درویشاں نشین

ترجمہ: اگر تجھ کو عقل و تمیز ہے تو درویش بن اور درویشوں کے ساتھ بیٹھ۔

ہم نشینی جز بہ درویشاں مکن
تا توانی غیبت ایشاں مکن

ترجمہ: سوائے درویشوں کے کسی کے پاس مت بیٹھ۔ جب تک تجھ سے ہو سکے ان سے دور نہ رہ۔

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

Marfat.com

ترجمہ: درویشوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔ اوران کا دشمن لعنت کا حقدار ہے۔

الغرض میں نے حضرت مبارک کو جنگل میں منگل بناتے ہوئے دیکھا کہ دنیا آتی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوکر واپس جاتی ہے۔ قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیا، سلطان المجذوبین مجدد مائتہ حاضرہ جامع علم ظاہر و باطن شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی و دامت فیوضہ و برکاتہ علینا کی شخصیت کسی تعارف و تشخص کی محتاج نہیں۔ آپ اس وقت ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کے خلفاء و مریدین موجود ہیں جو شب و روز مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں شریعت مطہرہ اور طریقت بیضا کی تربیت و اشاعت میں کوئی آپ کے مماثل نہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف انگشت نمائی کرنا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے۔ مگر پھر بھی بعض ازلی بدبخت اور عادی مجرم آپ کے سلسلے کے خلاف اور ذات گرامی کے خلاف دریدہ دہانی میں مصروف ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ہر نبی ہر ولی کے خلاف شیاطین انس و جن نے سر اٹھایا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔

میری تمام سنی بھائیوں سے التماس ہے کہ آپ مبارک صاحب کے خلاف لکھنے والوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ یہ تمام الزامات جھوٹے ہیں صرف ذاتی عناد کی وجہ سے لگائے گئے ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر کوئی شخص آسمان علم و ولایت کے سورج کی روشنی اور اس کی ضیاء پاشیوں کو نہ دیکھ سکے تو اس میں حضرت مبارک کا کیا قصور ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔ کہ

Marfat.com

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ: اگر دن کو چمگادڑ سورج کو نہ دیکھ سکے تو اس میں سورج کا کیا گناہ۔

اگرچند معاندین یہ چاہیں کہ آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ اولیاء کرام اور مجددین دین وملت کا خدا خود حامی ہوتا ہے۔

عمدۃ الفضلاء فاتح نجدیت مولانا مفتی سید محمد وسایا صاحب آف کراچی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

اگرچہ بندہ حضرت پیر طریقت عالم باعمل پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیرارچی خراسانی کی زیارت سے فیضیاب نہیں ہوا مگر کسی پیر کامل کا پتہ اس کے مریدوں سے چلتا ہے۔ میں نے آپ کے مریدوں کو راسخ العقیدہ سنی اور متقی پرہیزگار شریعت کا پابند پایا۔ افسوس کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں۔ میری دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا فرمائے اور علمائے اہلسنت کے اختلاف کو دور فرمائے۔

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد سعید شرقپوری

مخدوم السالکین عزت مآب حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق مجھ ناچیز میں کہاں اتنی جسارت ہے کہ کچھ کہوں بس رب ذوالجلال کے قول کے مطابق وتعزمن تشا کے آپ مصداق ہیں۔ جہاں رب تعالیٰ نے آپ کو ظاہری علم سے نوازا ہے بالکل اسی طرح اللہ جل شانہٗ انہیں بے پناہ باطنی عرفان عطا کر رکھا ہے۔ اور اس چشمۂ نور سے آج تک لاکھوں انسان جو بے راہ رو ہو چکے تھے۔ وہ ظلمات سے انوار و تجلیات میں آ گئے۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے گنہگار شخص کو ایسے مقبول بارگاہ الٰہی بندے سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور آپ کی زیارت سے خدا یاد آ گیا اور ایسی روحانی شخصیت کا دامن تھامے رکھنا ہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل ہے اور خصوصاً آج کے تیز دور میں ایسی شخصیات کے متعلق غلط قسم کی آراء قائم کر لی جاتی ہیں۔ اور کم علمی کی وجہ سے تعصب پھیلایا جاتا ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے۔

استاذ الحفاظ والقراء قاری غلام جیلانی صاحب

نقشبندی خادم آستانہ عالیہ للہ شریف جہلم

مجدد عصر حاضر حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن المبارک المعروف پیر ارچی خراسانی سے عرصہ پانچ سال سے تعارف ہے۔ پانچ سال میں دو مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جب زیارت ہوئی تو ایسا لگا جیسے فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو گیا

Marfat.com

ہوں۔ ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔ بندہ ناچیز ان کا مرید نہ ہونے کے باوجود ان کو اللہ کا ولی کامل مانتا ہے۔

پیر طریقت سید عمیر علی شاہ زنجانی لاہور

الحمد للہ الذی جذ قلوب العارفین الی جنابہ واحرق صدور العاشقین اما بعد الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

بعض لوگ تعصب وعناد کی وجہ سے اس دور کے عظیم شیخ اور کامل و مکمل ولی مجدد ملت تصویر خلف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی کیخلاف پروپیگنڈا کرکے اپنی آخرت کو برباد کر رہے ہیں۔ جو لوگ قبلہ پیر صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ پیر صاحب العلماء العاملون سے ہیں یعنی باعمل علماء سے تو ایسے لوگوں کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قیوم زماں غوث دوراں مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی ذات بابرکت دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کی ایک برہان قاطع ہے۔ جس دین کے آپ پیروکار ہیں وہ بلاشبہ دین سچا ہے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور علمی و عملی غلبہ نے مخالفین کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ آپ ایسی روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے بدمعاش لوگوں کی بدترین زندگی

Marfat.com

سیرت حسنہ میں بدل جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کامل لوگوں کو سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت مولانا قاری صاحبزادہ غلام مصطفیٰ نقشبندی لاہور

پیر طریقت۔ مجدد عصر حضرت علامہ اخند زادہ سیف الرحمٰن مبارک آپ ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

جناب پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور

آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی ترتیب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے۔ تاکہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

Marfat.com

جناب پروفیسر محمد نواز ڈوگر پنجاب یونیورسٹی لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حضرت پیر طریقت اخند زادہ مبارک کا مسلک اہل سنت وجماعت اور فقہ حنفی کی ترویج کی کوشش اور آپ کی صحبت سے بدعقیدہ اور غیر مسلم لوگوں کا صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو کر سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ایک باکمال شیخ اور صوفی ہیں اور آپ نے سلسلہ تصوف کو ہی پوری مہم کا ذریعہ بنایا ہے۔ الخ

حضرت علامہ مفتی محمد انور صاحب ڈیرہ غازیخان

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں یوں تو کئی جامع صفات شخصیات گزری ہیں مگر جیسی ہمہ صفت شخصیت، عظیم مبلغ، عظیم مفکر اور عظیم محدث اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اخند زادہ پیر مولانا سیف الرحمٰن مبارک کو پیدا فرمایا۔ آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ بعض لوگ بغض وعناد وحسد کی بنا پر آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میری دعوت تمام مسلمانوں کو یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت کی زیارت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ فقط زیارت سے ہی کئی شبہات دور ہو جائیں گے۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم (مردان)

پیر محمد چنا بی بزرگان دین اور علماء امت کا منکر سنت کا مذاق اڑانے والا، سنت رسول سے کھیلنے والا ذہنی خبث کی وجہ سے یہ شخص بینک کو فرما چکا ہے حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے شر پسند شخص کو ملک بدر کیا جائے۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد آصف جیندراکلاں

اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی جیسی شخصیت دنیا میں بہت کم پیدا فرمائی ہیں۔ جو ہر لحاظ سے جامعیت اور کاملیت کا درجہ رکھتی ہیں آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مظہر ہیں۔ جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ سے شرف ملاقات کرتا ہے۔ وہ آپ کے اخلاق حسنہ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

جناب مہتمم صاحب جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع گجرات

یہ حضرت روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ کچھ پیر حضرات جو دین اسلام کو بدنام کر کے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کی مخالفتوں کا جال بچھانے میں کوشاں ہیں۔ انہیں نہیں بھولنا چاہیے کہ من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق بن کر اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔ کیا اسی طرح ان کے رگ و پے میں بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ کیا وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہیں؟ اتباع سنت کا کس درجہ اہتمام کرتے ہیں؟ مشتبہ کھانے سے کس درجہ گریز کرتے ہیں؟ غیر شرعی امور کے ارتکاب سے بچنے کے لیے کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کا موازنہ کر لیا جائے تو یقیناً سرکار اخندزادہ مبارک قدس سرہٗ کو نگاہ تنقید کی بجائے تقلید سے دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ نگاہ کا فتور ختم ہوتے ہی انشاء اللہ آپ کی ذات۔

Marfat.com

مبارک شفاف آئینے کی مانند نظر آئے گی۔ الحمد للہ حضرت کا فیضان گھر گھر پہنچ رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ آپ کا وجود مسعود بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقربین کی غلامی عطا فرمائے اور ان کی پہچان کے لیے نظر بینا سے بھی نوازے۔ آمین

حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ علوم القرآن والسنۃ تمکمنڈی پشاور

میں مندرجہ بالا اعلان عام کے مضمون پر متفق ہوں اور مولانا عثمان تاروجبہ کے کے مضمون سے میرا کوئی تعلق نہیں اور نہ میں نے اس پر دستخط کی ہے۔

پیر طریقت پیر رحمت کریم صاحب

میں مندرجہ بالا مضمون کے تصدیق سے علاوہ اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولانا عثمان تاروجبہ والے کو نہ دستخط کا غذ پر کیا اور نہ اس کے کاغذ پر مہر ثبت کیا ہے۔

پیر رحمت کریم کان اللہ لہ

پیر رحمت کریم کان اللہ لہ

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ ساجد محمود چشتی گولڑوی

ڈھوک چشمہ شریف اٹک

حضرت علامہ پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہٗ داتا صاحب کے عرس کے موقع پر لاہور تشریف لائے تو زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مبارک صاحب کو زَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ کا مصداق پایا۔

ترجمان اہلسنت حضرت علامہ مولانا قاری محمد عبدالرشید نعیمی سیالوی

صدر جمعیت اہل سنت پاکستان

پیر طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہٗ طریقت میں اپنی شان آپ ہی ہیں۔ آپ کی زیارت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ آپ وہ شخصیت ہیں کہ جس کے لیے حضور کی حدیث عادلی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق ہیں۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فرید صاحب

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ والحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل

Marfat.com

ہیں۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔

پیر طریقت صوفی ظہور احمد سیفی ضلع راولپنڈی تحصیل مری

پیر طریقت سیدی اخند زادہ مبارک شریعت وطریقت کا بحر بے کنار ہیں۔ انکی مخالفت کرنے والوں نے دنیا تو کیا آخرت کو بھی برباد کر لیا ہے۔ کاش وہ آپ کے دربار اقدس پر حاضری دے کر آپ سے روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے مگر بے ادب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

مزید علماء کرام کی تصدیقات کے لیے کتاب اظہار الحقیقۃ کا مطالعہ کریں جس میں ہزاروں علماء کرام ومشائخ اہلسنت وجماعت کی تصدیقات موجود ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ خیال

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صوفی گلزار احمد سیفی مبارک
خطیب جامع مسجد نورانی مجددی بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

بندہ ناچیز کے مقدر کا ستارہ طلوع ہوا اور خبر ملی کہ پشاور میں ایک بہت بڑے ولی کامل تشریف رکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ ہے۔ جونہی یہ خوشخبری سنی تو سرکار کی زیارت کا بڑی شدت سے شوق پیدا ہوا، اور بڑی بے تابی کے ساتھ عالی جناب کی زیارت کا منتظر رہا۔ آخر اس شدت محبت کو بارگاہ رب العزت میں مقبولیت ہوئی اور عالی سرکار کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

جب آستانہ عالیہ سیفیہ منڈ کیس پشاور شریف میں پہنچا، دیکھا کہ بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام سنت مصطفیٰ کے پیکر ہیں۔ بہت حیرت ہوئی سرکار کے غلام سنت مصطفیٰ کے اس قدر پیکر ہیں تو مرشد کامل کا عالم کیا ہوگا۔ کچھ انتظار کے بعد دیکھتا ہوں کہ ایک سوہنی نورانی صورت والی شخصیت جلوہ گر ہو رہی ہے۔ جو سر سے لے کر پاؤں تک مدنی تاجدار کی سنت میں ملبوس ہیں اور چہرے مبارک پر اللہ تعالیٰ کے نور کے جلوے رونما ہو رہے ہیں اور اس نورانی صورت کو دیکھتے ہی میرے دل کی دنیا بدل گئی عالی

Marfat.com

جناب کے تشریف لاتے ہی غلاموں کی کیفیت بدل گئی۔ ہر غلام پر ایک عجیب عشق و محبت کا جلوہ رونما ہو رہا تھا۔ دل میں سرکار کی بیعت کا اشتیاق پیدا ہوا، اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

سرکار نے ناچیز کو بیعت فرمانے کے بعد ناچیز بندہ کے دل پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک رکھی اور اللہ، اللہ، اللہ تین دفعہ فرما کر پھر ذکر ھُو کی بڑی جلالیت سے توجہ فرمائی کہ دل کی کیفیت بدل گئی۔

بیعت کرنے کے بعد واپس گھر آتا ہوں تو اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت پاتا ہوں اور دل میں محبت الٰہی اور عشق مصطفےٰ کے عجب اور شدید جذبات محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنے دل کو ہر وقت ذکر الٰہی میں پاتا ہوں۔ کبھی کبھی ذکر الٰہی کی شدت سے جسم پر وجدانی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ حیران ہوں کہ قبلہ پیر صاحب کی ناچیز کے دل پر انگلی رکھنے کے بعد دل کی دنیا بدل گئی۔ گلزار احمد سیفی

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہٗ کی

معرکۃ الآراء تفسیر

تفسیر سیفی

خوبصورت ترجمہ —— لاجواب تفسیر

دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

امیر تحریک مشائخ اہلسنت شیخ العلماء

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی (مدظلہ العالی)

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمدیہ راوی ریان شریف لاہور

آج کے اس پُرآشوب دور میں جب انسان مادیت کا شکار ہے۔ لادینی نظریات کی بھرمار نے انسانی ذہنوں کو مفلوج بنا کر رکھ دیا ہے اور انگریزی تہذیب و تمدن نے اسلامی تہذیب و تمدن کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی بصیرت اور بصارت دونوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اور اللہ والوں کی باتیں سننے کا نہ شوق باقی رہا ہے اور نہ عمل کرنے کا جذبہ فکر ....

ایسے حالات میں وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ شخصیات کی تالیفات و تصنیفات کو بغور مطالعہ کریں جو کہ انسان کی روحانی تسکین کا سبب ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

حضرت مرشدی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اپنی تالیفات کے علاوہ زندہ کتابوں کی قطاریں لگا دی ہیں۔ جس طرف بھی نظر کیمیا سے دیکھا تصوف و عرفان کے موتی بکھرتے گئے۔

آپ کے مرشد گرامی قدر حضرت قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ کا وہ جملہ پورا ہوا کہ اے اخندزادہ سیف الرحمٰن تو جس سمت بھی توجہ کرے گا اس سمت کو گلِ گلزار کرتا جائے گا۔

یعنی سمتیں تیرے فیض و کمال کی وجہ سے سیراب ہوتی جائیں گی اور انسانوں کو انسان اور بندوں کو تو بندہ حقیقی بناتا جائیگا۔

سرکار مبارک نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تلقین و توجہ سے سالکین کے سینوں کو اس طرح گرمایا کہ اس سے ایک انقلاب برپا ہوا۔

Marfat.com

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

مَیں جب اپنے حالات کو دیکھتا ہوں تو میری نظر فوراً اخندزادہ مبارکؒ کے کمالات کی طرف جاتی ہے۔ کئی دفعہ اتفاق ہوا، دوستوں نے کہا کہ اپنے مرشد کی کرامت سناؤ تو میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ مَیں خود اپنے مرشد کی بڑی کرامت ہوں۔

ایک وقت میں نے عرض کیا کہ جب سرکار نے مجھے دربار داتا صاحبؒ محفل کرنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کی کہ وہاں تو علماء بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں تو سرکار مبارکؒ نے فرمایا یہ تقریریں کرنے والے تجھ سے آکر فیض حاصل کریں گے۔ آج سینکڑوں کی تعداد میں ان علماء کی قطاریں اپنے آستانے پر دیکھتا ہوں تو مرشد گرامی کے وہ جملے بار بار یاد آتے ہیں، اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تیرے دیگر پنجاب کے خلفاء کی نسبت زیادہ مرید ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج پاکستان کے علاوہ پوری دنیا کے کئی ممالک میں عاجز کے مریدوں کے حلقے ذکر ہو رہے ہیں۔ اور فقیر کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے۔ کہ جو نعمت مرشد کریم نے اس ناچیز کو عطا کی ہے اس سے دنیا کا ہر انسان فائدہ حاصل کرے۔ اور مرشد کریم کی اس نعمتِ عظمیٰ کو پھیلانے کے لیے فقیر شب و روز کوشاں ہے۔

جو بھی ایک دفعہ آستانے پر حاضر ہوتا ہے وہ اس نعمت کو حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتا۔ کئی چور، ڈاکو، شرابی، زانی، فلم سٹار، اور بدقماش مرشد کریم کے دیئے ہوئے کمال کی برکت سے آج وہ صاحبِ کمال بن کر عاشقین سالکین کے سینوں کو ذکر خدا سے گرما رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمین مؤمنین، سالکین کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرشد کریم کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ "آمین"

خاکِ راہِ صاحب دلان میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی خادم آستانہ عالیہ
محمدیہ سیفیہ راوی ریان کالاشاہ کاکو لاہور

Marfat.com

ایک ضروری وضاحت

حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کی مسخ شدہ تصویر دیکھ کر دلی صدمہ ہوا۔ یہ مخالفین کی سازش کا نتیجہ ہے۔ کسی پروگرام میں سرکار مبارک کی تصویر بنائی گئی اور پھر چہرے پر سیاہی وغیرہ لگا کر اس کو بدزیب و مسخ کر کے ساتھ یہ تحریر کیا کہ (نعوذ باللہ) افغانی جادوگر کا اصلی چہرہ۔ اس مسخ شدہ تصویر کو دیکھ کر یہاں لاہور میں خلفاء مبارک کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں یہ بات سامنے آئی۔ کہ سرکار مبارک کی مسخ شدہ تصویر کو پورے پاکستان بلکہ افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس پر بعض احباب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سرکار مبارک کے مختلف پروگراموں کی تصاویر کو جمع کیا جائے اور اس کو پرنٹ کر کے احباب میں تقسیم کیا جائے اور جن علاقوں میں سرکار کے متعلق یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ ان کا چہرہ نعوذ باللہ ایسا بدزیب ہے اس لیے وہاں اصلی تصویر اشتباہ دور کرنے کے لیے دکھائی جائے۔ اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کیا جائے۔

الحمد للہ میرے شیخ کو اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و نورانیت و تقویٰ عطا فرمایا ہے جس کا اندازہ تحریروں اور تصویروں سے نہیں ہو سکتا وہ تو بالمشافہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت سرکار مبارک کے مُرشد گرامی قدر حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ مرید اخندزادہ سیف الرحمٰن حسن میں اپنے زمانہ کا "یوسف" ہے اور اس کا حقیقی اندازہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ ہمیں تصاویر چھاپنے کے بعد حضرت کی ناراضگی کا بھی ڈر ہے۔ مگر جھوٹوں کے جھوٹ کو آشکار کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ان تصاویر کو چھاپنے کا مقصد اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ہے جو کہ سرکار مبارک کے متعلق غلط پھیلائی گئی ہے۔

ان شاء اللہ تصویر دیکھ کر خود بخود آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ یہ تصویر اللہ تعالیٰ کے ایک کامل ولی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

Marfat.com

ظلم کی حد یہ ہے کہ حضرت مبارک صاحب نے زندگی میں داڑھی مبارک کبھی سنت سے کم نہیں کی مگر مخالفین نے جعلی تصویر میں سرکار مبارک کی داڑھی سنت سے کم دکھائی ہے۔

دوسرا سرکار مبارک نے عمامہ شریف ضرورت کے علاوہ کبھی نہیں اتارا مگر مخالفین نے تصویر میں مبارک صاحب کو بغیر عمامہ کے دیکھا کر ایک غیر شرعی پیر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں فقیر اخندزادہ سیف الرحمن پیرارچی خراسانی ساکن کمبوری باڑہ اپنے تمام مریدین جو صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان، پنجاب، افغانستان آزاد کشمیر وغیرہ میں رہتے ہیں کو اطلاع و اعلان و امر کرتا ہوں کہ 30 اکتوبر بروز پیر بمقام موچی دروازہ لاہور میں جو سنی کنونشن منعقد ہو رہا ہے اس میں بہت سارے علماء ومشائخ وعوام اہلسنت وجماعت شرکت کریں گے چونکہ زندیق و بے دین وگمراہ فرقے لشکر طیبہ، غیر مقلد وہابی وحری رائیونڈی اور جو عقائد میں انکے معتقد ہیں وہ اپنی جعلی اکثریت کے ذریعے دنیا کو دھوکہ وفریب دینا چاہتے ہیں۔ اس بناء پر میرے تمام مریدین وخلفاء اس جلسے میں شرکت کرکے ان کافروں کی بھرپور تنقید و تردید کریں اس دن کسی کے والد کے فوت ہونے کا عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا اور اگر کوئی مرید اس جلسہ میں شریک نہ ہوا تو اسکا تعلق پھر میرے ساتھ ختم ہوگا کیونکہ ان کے سلوک میں غیرت اسلامی وغیرت ایمانی ضروری ہے

نوٹ: تمام سالکین ومریدین ومعتقدین کو اس جلسے میں شمولیت کا امر ہے۔

فقیر سیف الرحمن اخندزادہ پیرارچی خراسانی

فقیر سیف الرحمن
اخندزادہ پیرارچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اسناد العلماء حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی ایک درویش منش عالم اور نابغہ روزگار شخص تھے مرحوم تمام پاکستان کے علماء کرام کے استاد اور پیشوا تھے مرحوم نے دین اسلام اور مسلک اہلسنت والجماعت کے لئے عظیم خدمات کی ہیں ان کی حالات زندگی پر اگر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ایسی ہستی صدیوں بعد ہی جلوہ افروز ہوتی ہیں مرحوم ایک تناور درخت کی مانند تھے جن کے شاگرد اس درخت کی شاخیں اور عوام الناس اس درخت کے ثمر سے انشاء اللہ تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں گے مرحوم صاحب کے اوصاف لکھنے کیلئے یہ چھوٹا سا صفحہ کافی نہیں بلکہ اگر لکھنے بیٹھ جائیں تو صفحات کیا ہے بھرتے چلے جائیں گے آپ تھوڑی سی عمیق نظر کے ساتھ دیکھیں گے تو آپ کو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ صاحب والا کے شاگردوں میں آپ کو ایسے ایسے علماء نظر آئیں گے جو کہ واقعی علماء اہلسنت والجماعت کے تاجداروں میں شمار ہوتے ہیں خداوند کریم نے موصوف عالم کو دونوں علموں سے نوازا تھا علم ظاہر میں تو نتیجہ آپ کے سامنے ہیں جبکہ علم باطن کو اہل نظر والے ہی دیکھتے ہیں واقعی مَوتُ العالِمِ مَوتُ العالَم ہے ہم تہہ دل سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے طلبگار ہیں۔

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزادہ پیرارچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس نامہ

بحضور

شیخ المشائخ، پیر طریقت رہبر شریعت قائد جہاد افغانستان

اخندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

المعروف پیر ارچی

از علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور ○ پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الدعوۃ والارشاد

شیخ المشائخ پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت اخوندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی
جناب فضیلت مآب خلیفۂ مطلق مرشدِ طریقت حضرت مولوی صاحب محمد شاہ رُوحانی، امیر مجاہدین
کندھا عضو حرکت انقلابی افغانستان۔
فضیلت مآب مجاہدِ راہِ حق مولوی صاحب سید نور علی شاہ آف تاروجبہ پشاور۔
حضرت سید سادات، عالمِ ربانی سید جعفر پاچا صاحب حسینی۔
شیخ طریقت حضرت مولانا سید داؤد پاچا صاحب۔
سید الطاف حسین شاہ صاحب قلندر، الفلاح پریس، صدر پشاور
حضرت صاحبزادہ گرامی قدر مولانا محمد سعید حیدری
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

اھلاً وسھلاً مرحبا

امروز علمائے اہلِ سُنّت وجماعت، حنفی المذہب، لاہور و اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وطلباء ومنتظمین از قدوم میمنت لزوم شمایاں بسیار خوش بخت وشادمان ہستند وشکر گزار کہ مارا از زیارت خویش خوش وقت ساختید، رب کریم جل مجدہٗ سایہ ہمایونی بر سرہائے مسترشدین تا دیر سلامت دارد وخلق خدا و مارا از فیوض وبرکات شمایاں فیض یاب گرداند۔

مرشدِ طریقت:۔ اللہ تعالیٰ شمایاں را مرجع انام ساختہ است واز ذات شما چشمہ ہائے علوم و معارف جاری کردہ است والا مسلمانان بلخ وبخارا پس باشندگانِ افغانستان وبعد ازاں ساکنان پاکستان بلکہ دیگر ممالک وبلاد از انفاس کریمانہ شما مستفیض ومستنیر گشتہ اند وسلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ببرکت مساعی شما شیوع ورواج پذیرفتہ واز ذاتِ گرامی شما چناں گرمی وسرمستی وجذب در محافل ذکر و فکر سر بر زدہ کہ یاد اسلاف تازہ می کند ودلہائے مسترشدین، جذبۂ محبت الٰہی ومحبت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتباع شریعت وحیات نو حاصل می نمایند، ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم وافاض علینا من نسائم رحمتہ وانوار معرفتہ وسلکنا بسلوک المحبین المحبوبین۔

قائدِ جہادِ اسلامی!

مجاہدین افغانستان کہ زائد از عرصۂ نہ سال علم جہاد برداشتہ اند و قربانی ہائے بے مثال دادہ اند
بلاشک و ریب این جہادِ اسلامی است و معرکۂ اسلام و کفر، و اگر بر روئے زمین صحیح جہاد اسلامی یافتہ می شود
ہمیں جہاد افغانستان است، و بعد از صحابۂ کرام و ائمہ مجاہدین مثال این جہاد و استقامت معلوم نیست،
روح جہاد کہ در مجاہدین موجود است حصۂ شمار وے فراوان است و ناقابل انکار، ما ہمیشہ دست
بدعا بودہ ایم کہ رب کریم جل شانہ مجاہدین را فتح و ظفر ارزانی فرماید و بر روسیاہ و گماشتگان او از
ملحدین اشتراکیین غلبہ و سطوت دہد و اکنون کہ از نصرت خداوند قدوس و برکت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و شدت بطش و غلظت مقابلۂ مجاہدین، روس از افغانستان رخت سفر می بندد دعاگو ہستیم کہ اللہ تعالیٰ
مجاہدین و مہاجرین را بحفاظت و سلامتی و عزت و وقار بوطن اصلی ایشاں برد و در تنفیذ نظام اسلام و نظام
مصطفےٰ حامی و مددگار ایشاں باشد و ایشاں را از شر دشمناں مصئون و محفوظ دارد۔ اللّٰہم انصر
الاسلام والمسلمین و اعز الاسلام والمسلمین و اخذل الکفرۃ الفجرۃ من الیہود والنصاری والاشتراکیین
قبلہ گاہی! بحمد اللہ تعالیٰ ما اہل سنت و جماعت، حنفی مسلمان ہستیم و مسلک ما ہماں مسلک امام اہل سنت،
عاشق رسول امام احمد رضا بریلوی است کہ در متحدہ پاک و ہند عالم جلیل از علمائے اہل سنت احناف
بود و بسختی کاربند بود بر مذہب حنفی و طرق اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا اینکہ نام او علامت
مسلک اہل سنت قرار گرفت، و اجداد او از قبیلۂ بڑیچ، قندھار، افغانستان بودند بعد از آن
نقل مکانی کردہ بشہر بریلی سکونت ورزیدند، و اگر بنظر انصاف دیدہ شود فرقے نیست درمیان عقائد
امام احمد رضا و علمائے اہل سنت افغانستان والحمد للہ تعالیٰ علی ذالک

و در آخر بار دیگر بر تشریف آوری شمایاں در جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ہدیۂ سپاس و تشکر پیش
می کنم از جملہ علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور و از متعلقین جامعہ نظامیہ رضویہ خصوصاً از جانب
ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان آقای محترم مفتی محمد عبد القیوم
قادری ہزاروی مدظلہ

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۴ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ
۲۲ر مارچ ۱۹۸۸ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

Marfat.com

اسمائے سپاس گزارندگان

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور

حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ، گلبرگ - لاہور

حضرت مولانا محمد عبدالکریم چشتی مہتمم جامعہ چشتیہ، خانقاہ ڈوگراں - ضلع شیخوپورہ

جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی - رضا اکیڈمی - لاہور

حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری، خطیب جامع مسجد ظفریہ، مریدکے

حضرت مولانا محمد عابد حسین - لاہور

حضرت مولانا نور المجتبیٰ - خانقاہ ڈوگراں

مولانا حضرت محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مولانا حافظ عبدالستار سعیدی " " " " " "

مولانا عبدالمجید افغانی " " " " " "

مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ بخاری عقیل " " " " " "

مولانا غلام نصیر الدین چشتی " " " " " "

مولانا شیخ فرید " " " " " "

مولانا محمد جمشید سعیدی ناظم پنجاب انجمن طلبہ مدارس عربیہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ والیقین، وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین :

امابعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبدالحکیم السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترما مرسولہ ما ہ بررہم مواصلت نمود شادمان کہ براحوال بعض مسترشدین اغراض نمودہ بودید در جواب شمایان چنین یادآوری شوم کہ شما در ورقۂ آن تحریر کردہ بودید: چند حضرات بر آستانۂ سید الاولیا حضرات داتا گنج بخش قدس سرہ نشستہ تلقین ذکر می کنند و ازایشان مختلف اوضاع و حرکات سرزدمی شود کہ در نظر عوام سبب انکار باشد مر طریقۂ عالیہ نقشبندیہ را۔ مولوی صاحب محترم آن اشخاص کہ چنین عمل می نمانید اسماء شان زیر تذکرہ نمودہ اید تا مفلطین از صادقین شناختہ می شدند و ہم آنکہ اختلاف اوضاع مجذوبان مانند اختلاف معجزات انبیائے کرام ؑ است کہ یکی از دیگر مغایرت دارد واگر احوال این مجذوبان تماماً یکسان می شد پس خود آن تصنع می بود و ہمچنان خلفاء این فقیر الحمدللہ دو ہزار است و مریدین و مسترشدین در حدود یکصد ہزار نیز احوال و کیفیت جذب و اضطراب کہ برای ہریک آنہا عارض می گردد یکی از دیگر متفاوت است پس ہرگاہ احوال و کیفیت کہ با یک دیگر مخالف است۔ پس اعتراض را برآنہا راہ نمی باشد۔ و ایضاً تحریر نمودہ بودید۔ کہ در نظر عوام سبب انکاری باشد مر طریقۂ عالیہ نقشبندیہ را۔ جناب مولوی صاحب ازین حالت جذب و بی اختیاری تماماً عوام حتیٰ خواص کہ علماء ہستید انکار دارند ما دامیکہ ازین ساغر جرعۂ ننوشیدہ باشند چنانچہ فرمودہ است۔ قدر این می رانداتی۔ بواللہ تا نہ چشی۔ وعلاوہ ازان ہر عاملیکہ عمل نیک خویش برای رفع بدگوئی مردم ترک می کند آن عامل ریاکار است ہر عاملیکہ بر عمل نیک خود اصرار و مداومت میکند برای اینکہ مامردم ہا را بہ نیکی یاد آوری کند آن مشرک است۔ پس مولوی محترم اگر غرض رفع بدگوئی مردم مجذوبان را اسباب و یا کلمات ممانعت پیش کردہ شود این ریا خواہد بود و ریا را نیز درین طریق مدخلی نیست۔ و ایضاً شما در مکتوب نان یاد آور شدہ بودید کہ بعض نوآموزان غرب تجاذب اختیار میکنند و برای اظہار جذبہ بدستہا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب خود عالم ہستید

Marfat.com

اولاً ثبوت جذبہ کہ در کتب شریعت مرقوم است مطالعہ نمودہ باشید از الفاظ مکتوب تان معلوم می شود کہ شما جذبہ را قائل ہستید و آن را تسلیم میکنید و اما در تجاذب کہ بہ اختیار باشند اشتباہ و یا انکار دارید۔ مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء انقسام است تا انسان وضاحت کامل بدست آید پس تجاذب بر دو نوع است اول آنکہ مقصد آن شخص از آن تجاذب خود نمائی باشد در حرمت آن شکی نیست و دوم مقصد آن شخص تشبہ با آن نیکان کہ حالت جذب دارا ہستند باشند ایضاً محمود است چنانچہ در حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ طبع مکتبہ نوریہ رضویہ ص ۵۲۵ ج ۲) چنین مرقوم است۔

ولا ننکر ان التواجد وھو تکلف الوجد و اظھارہ من غیر ان یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی و ھو جائز بل مطلوب (شرعاً قال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم رواہ الطبرانی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمانی رضی اللہ عنہ و انما کان المتشبہ بالقوم لان تشبہہ بھم یدل علی حبہ ایاھم و رضاہ باحوالھم و افعالھم ۱۲ حدیقۃ الندیہ ص ۔

پس جناب مولوی صاحب شما از ین مجذوبین ایا سوال نمودہ اید کہ این اضطراب و کیفیت شان بی اختیار است و یا با اختیار اگر آنہا بالفرض گفتہ باشد کہ بہ اختیار چنین می کنیم ایا شما از آنہا سوال نمودہ ئی کہ درین اضطراب و حال کہ اختیار میکنید خود نمائی مقصد تان است و یا تشبہ بحال صالحین اگر آنہا ئی گفت خود نمائی مقصود ما یان است بعداً برائیم از خود نمائی و خود ستائی شان احوال ارسال می کردید اگر آنہا چیزی را از اختیار کاری و خود نمائی نگفتہ باشند پس شما را اگر بسبب الہام و یا از طریق کشف و شہود معلومات خود نمائی آنہا شدہ باشد چرا در ورقہ تان تحریر نکردہ بودید۔ اگر خود آنہا ہم از خود نمائی چیزی نگفتہ باشند و شما ہم از طریق الہام و کشف معلومات ندارید یا از طریق علم غیب عطائی معلومات دارید۔ پس ہرگاہ کہ ہیچ دلیلی و حجتی بر آنہا ندارید پس جناب شما بر آنہا سوء ظن نمودہ اید و آن گناہ و معصیت است

Marfat.com

شما یا نزا برآن توبہ وندامت لازم است . وایضاً شما تحریر کردہ بودید . کہ برری اظہار جذبہ بر دستہا سینہ کوبی کنند . جناب مولوی صاحب لبعض مجذوبان وصوفیائے کرام را حالاتی پدید آمدہ است کہ خود ہا را بہ شلاق می زدند وجامہ ہا می دریدند ولبسا حالات مختلفہ چنانچہ در حدیقہ الندیہ مرقوم است ۔

ذکر الیافعی عن بعضھم قال رأیت الشبلی قائماً یتواجد وقد خرق ثوبہ وھو یقول ۔

۱- شققت ثوبی علیک حقاً ومالثوبی اردت خرقاً
۲- اردت قلبی فصادفتہ یدای بالجیب اذیرقا
۳- لوکان قلبی مکان جیبی لکان للشق مستحقاً

وروی الیافعی فی اماثلہ بسندہ ان سمنون کان جالسا علی الشط و بیدہ قضیب فضرب بہ فخذہ وساقہ حتی تبدد لحمہ وھو یقول

کان لی قلب اعیش بہ ضاع منی فی تقلبہ
رب فاردہ علی فقد ضاق صدری فی تطلبہ
واغث مادام بی رمق یا غیاث المستغیث بہ ص ۵۲۴ / ۲

پس محترما چنیں بی اختیاری ہا در حالت کل اولیاء واسلاف صوفیائے کرام پدید آمدہ است پس شما چرا آرزوی منع این حالت دارید واین حالت را باعث تنفر عوام می دانید وحال آنکہ درحق مانع این حالت در حاوی للفتاوی طبع مکتبہ نوریہ رضویہ صـ ۲ چنین مرقوم است

مسئلۃ - فی جماعۃ الصوفیۃ اجتمعوا فی مجلس ذکر ثم ان شخصاً من الجماعۃ قام من المجلس ذاکراً واستمر علی ذالک لوارد حصل لہ فھل لہ فعل ذلک سواء کان باختیارہ ام لا وھل لاحد منعہ وزجرہ عن ذلک ؟ الجواب لا انکار علیہ فی ذلک وقد سئل عن ھذا السوال بعینہ شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی فاجاب بانہ لا انکار علیہ فی ذالک ولیس لمانع التعدی بمنعہ ویلزم المتعدی بذلک التعزیر وسئل عنہ العلامۃ برھان الدین الابناسی فاجاب

Marfat.com

بمثل ذالك وزارات صاحب. الحال مغلوب والمنکر محروم ماذاق لذة التواجد ولا صفاله المشروب الی ان قال فی اخرجوابه وبالجملة فنا سلاته فی تسلیم حال القوم. واجاب ایضاً بمثل بعض آئمه الحنفیة المالکیة کلهم کتبوا علی هٰذا السوال بالموافقة من غیر مخالفة ۱۲ الحاوی للفتاوی۔

وعلاوہ ازآن اگر درحالت ذکر وجذبہ ووجد کلام کلمات از زبان مجذوبین صادر می شود۔ معفو وآن عین ذکر است مثل آہ واُوہ چنانچہ در الزوار القدسیہ مرقوم است۔

وقال سیدی یوسف العجمی رحمۃ اللہ علیہ ومذکرہ من اداب الذکر محله فی الذاکر الواعی المختار اما مسلوب الاختیار فهو مع ما برد علیه من الاسرار فقد یجری علی لسانه: الله، الله، الله، الله، او هو هو هو، او لا لا لا او آآ آه آه او عا عا عا او آ آ آ او ه ه ه او ها ها ها او صوت بغیر حرف او تخبیط وادبه عند ذلک التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فادبه السکون من غیر نقول الزوار قدسیه ص ۳۹ ج ۲

والیضاً محترم مولوی صاحب. جلد اول حدیقة الندیہ ص ۲۲۲ ج

کہ در مورد انکار بحثی دارد ایضاً مطالعہ فرمائید وایضاً در جلد دوم ص ۵۲۴ ج ۲ مرقوم است۔

فان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون فی هٰذا الزمان ولعدہ کما کانوا یعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وهدایته والتوفیق من الله تعالی وعنایة۔

این صفحہ ہارا نیز مطالعہ فرمائید. والیضاً شما در ورقہ ۲ تان تحریر نمودہ بودید کہ سندہای شمارا بھر کس می نماید. جناب مولوی صاحب خلفای خویش را کہ سند میدہم آن سند اکمال: سبق ہای ہمان طریقہ ۱۲ است مقصود در آن اینست تا مردم بدیدان بہ آن سند راستگویان داخل کمال طریقت را از دروغ گویان تشخیص وامتیاز دہند واز آنہا کسب تاراہ افادہ واستفادہ پوشیدہ

Marfat.com

نمانده و مردم از خلفای این فقیر حصول این نعمت عظمیٰ نمایند۔ والیضاً شما تحریر نموده بودید که
خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش گفته که توجه و جذب برحق است ولیکن این سینه کوبی مثل شیعه
حیثیت۔ جناب مولوی صاحب گفته خطیب مذکور ازین جهت قابل شنیدن نیست زیرا که
مذکور درین راه اُمّی و نابینا است اگر جمعی از نابینایان از وجود کوه ها و آفتاب و غیرها انکار کنند
بزعم خود شان است نه حجت بدیگران پس خطیب صاحب۔ مذکور که نابینای این راه است
کو درم اقوال که از زبانش شنیده شده است دران معذورش می شماریم۔ علاوه ازان خطیب مذکور
تشبیه مجذوبان او رسینه کوبی با فساق و گمراهان که اهل تشیع است نموده پس مذکور مصداق وعید این حدیث
شریف است۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه
ان لم یکن صاحبه کذالک۔

پس شما و تمام اہم مجلس تمانر را لازم است که اقوال این و آن را تعقیب و سند نکنید و بر مجذوبین
سوء ظن نه نمائید اگر کدام مسئله در اینجاه درباره سلوک در محفل ذکر و یا سائر امورات طریقت عارض
گردید بشکل استفتائی ورقه را ارسال نمائید نه بسوار اعتراض بر سالکین والسلام آفتاب نه
مجرم ارکسی بینا نیست فقیر سیف الرحمٰن

اخندزاده پیر ارچی

استاذ العلماء حضرت علامه مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور

استاذ العلماء علامه مفتی عبد الطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = الجواب صحیح والمجیب العلامۃ و شیخ الطریقۃ العالیۃ مصیب قد توافق جوابہ بما اجاب شاہ احمد رضا خاں صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی فتاویٰ رضویہ جلد عاشر صفحہ ۱۶۰ الی صفحہ ۱۶۳ قد اجاز الوجد للمغلوبین الصادقین العاشقین مع الاخلاص
متمسکا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا و اجاز التواجد للاوساط الصادقین السالکین مسلک الاقتداء بالعاشقین
مستندا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم و بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا ا۔ انتہی۔ اما من فعل ھذا
ریاء و سمعۃ فحرام قطعی و جریمۃ فاحشۃ کما فی النصاب الاحتساب باب سادس۔ تاتارخانیہ فتاویٰ خیریہ۔ ھل یجوز الرقص فی السماع
الجواب لا یجوز و ذکر فی الذخیرۃ انہ کبیرۃ ومن اباحہ من المشائخ فذلک للذی صارت حرکاتہ کحرکات المرتعش۔
اللھم اجعلنا من الصادقین ولا تجعلنا من الغافلین برحمتک یا ارحم الراحمین و بحرمۃ نبیک سید المرسلین
وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فقط واللہ اعلم بالصواب۔ المجیب

مفتی عبد اللطیف
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور
14-6-89

ذالک کذالک واللہ اعلم بالصواب
[signature]
۸۹-۶-۲۲

نقل سند خلافت :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بانوار التجلیات والواردات وعطر مشام المشتاقین بنفحات الانس والمشاهدات والصلوٰة والسلام الزاکیات النامیات علی اشرف الموجودات وعلی آله و اصحابه الذین استفادوا بصحبته اعلی المقامات والکرامات.

وبعد ؛ فیقول الفقیر الی اللہ العلی القدیر محمد ہاشم بن محمد وزیر (قدس اللہ سرہ) ان الاخ البار الصالح اخوندزادہ سیف الرحمن بن قاری سرفراز لما اخذ عنی الطریقة النقشبندیة واتم جمیع اسباقها و وصل الی مرتبة الحضور والولایة ورأیته اهلاً لارشاد المسترشدین ثم لما وجدته ذا استعداد قوی لا یشارکه غیره بین الخلان فاجزته حینئذ بعد عدة سنوات اجازة مطلقة وهو الآن کالشمس فی منتصف النهار ولا یخالفه الا من انطمس بصیرته فمقبوله مقبولی و مردوده مردودی ، واللہ ولی التوفیق والسداد ومنه الهدایة والارشاد.

" ۲۴ جوزا سنہ ۱۳۴۴ ھ ش "

تصدیق کنندگان

(۱) محمد اکمل [illegible]

(۲) عبد الباسط برادر کلان اخوندزادہ مبارک [illegible]

(۳) میرزا محمد حضرت قمر مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ

(۴) عبید اللہ اخوندزادہ پسر حضرت مولانا شاہ رسول پیر اول حضرت مرشدنا اخوندزادہ سیف الرحمن مد ظلہ

قمر حضرت مولانا [illegible] رحمۃ اللہ

(۵) ملا محمد صادق برادر حضرت اخوندزادہ صاحب مبارک رحمۃ اللہ

(۶) مولوی سید محمد کاکا خسر حضرت مولانا صاحب

(۷) ملا باز محمد خان

(۸) ملا نجم از لغمان

Marfat.com

عکس مکتوب گرامی
سیدنا مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس سره

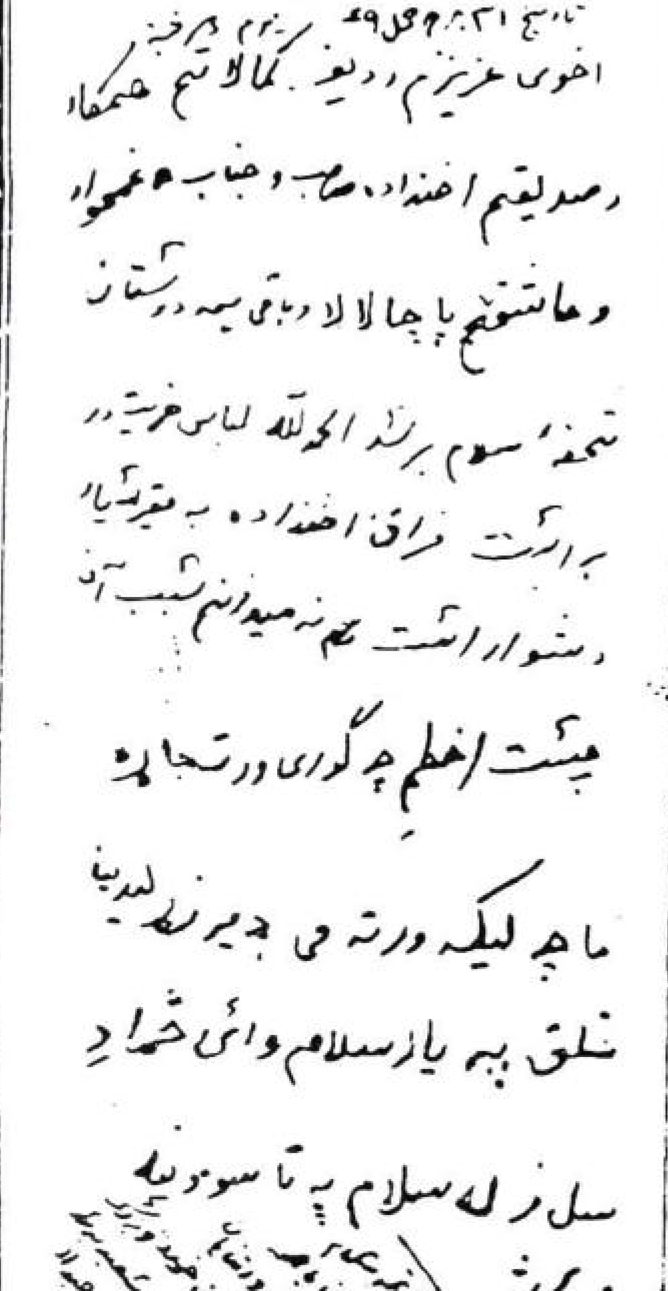

تاریخ ۱۳۲/۶ حمل ۴۹ ...

اخوی عزیزم و دلبند کمالاتم

رسید لیقیم اخندزاده صاحب و جناب عمو زاده

و ماشوم نه یا چالالا وباقی ستاسو دوستانو

تحفهٔ سلام برسد الحمد لله لباس عزت در

بر ارزت فراق اخندزاده به قیر ...

دشوار گشت نه میدانم شب آن

هیست اعظم چه گوری ور ته جامه

ماچه لیکه ور ته می چه بیرته لیدنه

تلق به یا اسلام وائی خدا دی

سل ز له سلام به تا سو ته ووایه

محمد هاشم

Marfat.com

به صدیق بن مولوی محمد عابد حسین سیفی لاهوری صدور یافته، در جواب سوالیکه نموده بود که شیخ الحدیث صاحب فیصل آباد بعض مریدان را که در دورهٔ حدیث شامل‌اند، در مسئلهٔ اعتجار سرزنش میکند:

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بعد از ایصال تحفهٔ تسلیمات مشهود ضمیر منیر شما و همه یاران آنجا، میدارم که نامه فرحت آمود شما (که از سرور پر بود) نوشته بودید که یک عده طلاب، مریدان در فیصل آباد، دورهٔ حدیث میکنند و شیخ الحدیث صاحب آنجا به سبب اعتجار، آنها را هدف تیر اعتراض قرار داده اند، و اعتجار را اینچنین تفسیر میکند، که هر آنچه بالای قلنسوه، خرقه، بوده باشد، ورنه عقب متحجرین اقتداء مکروه تحریمی است، بلکه اضافه میکند که نماز خلف ایشان اصلاً جائز نیست، و اعادهٔ نماز را ضروری شمرده اند. مخفی نباید گذاشت که در مرتبهٔ نخست سوال خویش، از اعتجار مفهوم مخالف گرفته است، یا اینکه سهو کاتب بوده باشد، ورنه، مرسول شیخ الحدیث صاحب بر علیه خود وی حجت ملزمه، و طلاب را دلیل برنده است، لیک از کتابت عبارات آن مسائل محنت میکنم، و عنان خامهٔ مقطوع اللسان را جواباً، بحوالہ های کتب معتبره، و متداول اهل عصر، و الماء معنی اعتجار، مصروف میسازم تا مفهوم گردد که اعتجار چه معنی دارد، و کدام مقصود از آن مراد است.

۱- از بجامع تبرکات که در مسجد جامع شاهی لاهور محفوظ گذاشته شده است (از قرنها باین طرف) قلنسوه شریفه و عمامه مبارک صلی الله علیه وسلم است که قلنسوه شریفه بیان تکویر عمامه شریفه قرار دارد، خود بگوئید که بالای قلنسوه شریفه صلی الله علیه وسلم کدام خرقه دیده میشود؟ بلکه لاچار بگوئید که دیده نمیشود، تنها باید گفته شود که این اعتراض شیخ الحدیث صاحب، در دو حالت از یکی خالی نباشد، یا انکار ندکه آن تبرکات را اصل صحیح قائل نباشد، پس درینصورت مستلزم غدر خودشان میگردد. که گویا عالم را باین تبرکات می فریبند،

دوم اینکه معتقد باشد که این تبرکات، دارای اصل صحیح بوده باشد که متوارثاً، قرناً بعد قرن بنقل متواتر تا این عصر باقی مانده است، و بهمین منوال تا آخر الدهر پاینده خواهند ماند هرگاه صورت دومین را حقیقت و اصلیت قائل باشد، پس درین صورت این اعتراض سوالیه احب در عصمت و نزاهت حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم تعدی میکند العیاذ بالله من ذالک، و لابد این الحاق نقص است، و ان الحاق النقص لحضرة الانبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات کفر، نجانا الله عن التعصب والاعتساف، زیرا شیخ الحدیث صاحب اعتجاری را که تعریف کرده است مخالف مفهوم متعارف میباشد، و این دانش و بینش به

بقیه ص

دوم

نسبت عرض معصومہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در ذات خود لباس مستقبح و مستنکرہ شمردہ میشود، کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم، فیالیت شعری ما حملہم علی التفوہ بامثال ھذہ الکلمات الصریحۃ فی خلاف الشریعۃ

۲:- رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب، ص ۲۳ خلاصۃ الفتاوی در ۱۵۲ لتالیف قلنسوہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالف مزعوم شیخ المحدث صاحب باین نحو بیان فرمودہ میلوید کہ قلاہ بردو نوع است یکی (لاطیہ) دوم (ناشزہ)
لاطیہ: آنرا گویند کہ بسر متصل باشد. و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر سر مبارک نہادہ است و (ناشزہ) آنست کہ متصل بسر نباشد بلکہ افراشتہ باشد، و آن طاقیہ بوداست حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمتر بر سر مبارک نہادہ، و بعض مشائخ بر سر می نہند جائز است ۱۲- و این قلنسوہ مبارک بہ جہانیان معلوم است کہ نہ علیہ آن کدام خرقہ پیچاندہ شدہ. و نہ بالای آن کور عمامہ پیچیدہ

۳:- بر تحریم اعتجار یک قول علامہ احمد طحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح را پیش کردہ حجت گرفتہ است و آن الفاظ اینست، ای لف العمامۃ حول الرأس وابداء الھامۃ کما فی الظہیریۃ فقولہ ترک وسطہا مکشوفا راجع الی تفسیر الشرح ایضا والمراد انہ مکشوف عن العمامۃ، لا مکشوف اصلا لانہ فعل ما لا یفعل ص ۱۲۲ طحطاوی و این قول طحطاوی کہ (مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف اصلا) مخالف کتب معتبرہ است و معروف بین علماء ازین قرار است کہ کدام شئ و حکم علامہ طحطاوی موافق کتب معتبرہ باشد مقبول است و مخالف آنرا مردود العمل باید شمرد، کما قال علماؤنا، مثل مولوی عبدالحی رحمۃ اللہ،

و علامہ شیخ حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص المصری الشرنبلالی الفقیہ الحنفی الوفائی در مصنفہ خویش نور الایضاح چنین تفصیل کردہ است، والاعتجار وھو شد الرأس بالمندیل وترک وسطہا مکشوفا ۱۲ نیچ پیچیدن من العرق وغیرہ
ایضاً مراقی الفلاح مینویسد، وتکرہ الاعتجار وھو شد الرأس بالمندیل او تکویر عمامتہ علی رأسہ - وترک وسطہا مکشوفا: ص ۱۹۲
قیل ان ینتقب بعمامتہ فیغطی انفہ لنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاعتجار فی الصلاۃ۔

بقیہ بر ص ۳

Marfat.com

ص ۳
ورق

اعتجاری کہ مرسوم شیخ است عکس مفاہیم اکثر کتب (لغات وکتب) متداول فقہ حنفیہ است در المنجد ص ۴۸۹ اعتجار را بایں معنی مذکور است ، العمامة فی الرأس من غیر ادارة تحت الحنک ۔

و صاحب خلاصۃ الفتاوی در ص ۵۷ چنین می نویسد ویکرہ ان یصلی وہو معتجر وہو ان یشد العمامة حول رأسہ ویدع ہامتہ کما یفعلہ الشطار انتہی

وکبیری در ص ۳۴۴ تعریف اعتجار را بایں الفاظ میکند ویکرہ الاعتجار وہو ان یلف بعض العمامة علی رأسہ ویجعل طرفا منہ ۔ ای من الثوب الذی لف بعضہ عمامة ای ویترک طرفا من العمامة شبہ المعجر ۔ الکائن للنساء یلف حول وجہہ ۔ المعجر ۔ بوزن منبر ۔ ثوب تلفہ المرأة علی رأسہا وقال بعضہم ۔ الاعتجار ۔ ان یشد حول رأسہ ۔ ای دائر رأسہ بالمندیل ونحوہ ویبدی ای یظہر ہامتہ ای علی رأسہ وہذا ہو المذکور فی فتاوی قاضی خان ، والخلاصہ وغیرہما وہو الموافق لاعتجار المرأة بالمعجر الذی تلفہ حول رأسہا وربما یکون وجہ کراہتہ التشبہ بالمرأة او کشف وسط الرأس لکونہ فعل الجفاة من الاعراب ص ۳۴۴ کبیری (ہم) الصلوة ۔

و فتاوی ودودیہ در ص ۱۸۱/۱۲ نیز چنین ایضاح کردہ است ، کہ اعتجار ایں را گویند کہ عمامہ را بر سر پیچاندہ باشد ، ومیان آن را ، خالی گذاشتہ باشد کہ زیر عمامہ ، کلاہ ، یا چیزی دیگری نباشد ص ۱۸۱/۱۱ ۔

فان شئت زیادة الاطلاع فارجع الی عالمگیری ، والشامی وغیرذالک

پس چون آفتاب جہانتاب واضح ولائح گشت کہ کتب معتبرہ متداولہ فقہ حنفیہ از این مسئلہ اعتجار مملوء ومشحون است کہ مؤلف مرحوم ومظلوم شیخ الحدیث ا (حنفا/ حنا سعت)

بقیہ ص ۲

(ورق چہارم ۴)

لاچار خود را معرفِ بتر ملامت کنانیده است ، قول یک کتاب طحطاوی در مقابل کتابِ نور الایضاح ، و مراقی الفلاح ، و حلبی کبیر ، و خلاصة الفتاوی و قاضی خان ، و رد المحتار ، و عالمگیری ، و فتاوی وودودیہ ، چگونہ مقابلہ کردن بتواند ، بملحوظ ، للعاقل تکفیہ الاشارة ؛ بقدرِ فہم مخاطب از طوالتِ کلام مسامحت بنمایم : گویند

مردم اندر فکرتِ درکِ درست + اینکہ من گفتم بقدرِ فہم تست +

باعتبارِ جریانِ سُنّةُ اللہ ، در ہر عصر ، و در ہر ، دار ، و دیار ، عنادِ علماء ظواہر وغیرہ منکرین ، با فقراء و اہل اللہ تعالیٰ ، کائن ، و از شریعتِ مشریفت قافلۂ وصول این خاندان ، بنانِ خولیشرا ، بدندانِ حسرت می گزند ، و بیجز ند ، ازین ، کہ تمدنِ اغیار ، باعث حسن و جمالِ اہل اللہ ، و سببِ مزید ترقیاتِ ایشان گشت و سینۂ اہل اللہ از کینِ ، اغیار ، صاف ، و شفاف ہست ، بیت

صورت نہ بست سینۂ ما ، کینہ از کسی + کائینہ ہر چہ دید فراموش میکنند +

علاوہ برین حضرتِ شیخ الحدیث صاحب خوب متوجہ شود ، و بدیدۂ سر ببیند کہ آیا اولادانِ معنویۂ ما بہ ظاہر شریعت آراستہ اند ، و یا تلامذۂ دیگر آنحضرت ، و آیا بواطن اینہا ، بالوارِ طریقت پیراشتہ اند ، و یا دیگر تلامذۂ ان دارالعلوم ، کہ اینہا قدم بہ سلوک نگذاشتہ اند -

و ببیند نیز کہ آشفتۂ عشقِ الٰہی کیانند ، درد ، و سوز ، و گداز ، در کدام جانب کائن ہست ؟

بالجملہ حسد محبطِ اعمالِ حسنہ ہست نمی سزد کہ

بقیہ بر ص ۵

Marfat.com

که یک عالم بزرگ با بتلاء حبطِ اعمال مبتلا گردد، و به اشتعال آتشِ حسد
مسئلهٔ شرعیه را، اتباعاً لغرض النفس حیله ساز د طعنِ معاندین مانع قافلهٔ وصول
بمنزلِ مقصود نگردیده اند و نه از نفائس نفیس فقراء چیزی را کاسته میتوانند،

گر بدی گفت ترا دشمن دون باکی نیست + سنگِ بد اصل کجا قیمتِ گوهر شکند +
پس نه آنست که او مرتبهٔ زر شکند + طعنِ خفاش کجا رونقِ خورشید برد +

اسوهٔ علماء و شیوخ صوبهٔ پنجاب، لاهور، باین فقیر پوشیده نمانده است
که اغلب آنها سنتِ عمامه را مرده ساخته اند -

۱- دروقتِ آدای نماز، استفاده، از تکویر مندیل میکنند، که این نزد فقهاء انکار کفر میشود
حمل و عمل علماء احناف بر بیان آن کرده اند -
وبرخی دیگری از عمامهٔ افگنده شده، در محراب، استفاده میکنند:

۲: چه خواص، چه عوام، به امراضِ اسبال مبتلا هستند که وعیدِ موعوده، در:
احادیث وارده موجود است که بعضی ازان، این الفاظ ملخص ذکر میشود، که
وما دون ذالك ففي النار، ففي النار، ففي النار، الحديث

۳: خواص و عوام در همه نماز ها تنحنح میکنند که بدونِ عذرِ شرعی، فساد را و صلوة
افاده میکنند:

۴: بدنِ غیرِ مخروشِ خویش را، بیباکانه می خارند، که فسادِ اعمالِ صلوة در آن زیاده-
محتمل است:
اگر این اماتت را، احیاءِ سنت می پندارند، فحاشا و کلا -
موتِ سنن را احیای سنن پنداشتن کارِ احولان و مطموس النظر است -

۵- اکثر خواص و عوام صوبهٔ پنجاب و سند، بمرضِ حرمتِ-
خضاب سیاه گرفتار هستند، و از حرمتِ آن نمی اندیشند -
علامه عبد الحی لکهنوی در مصنفهٔ خویش مجموعة الفتاوی حرمتِ آنرا چنان بیان میکند -

بقیه در ص ۹

Marfat.com

بقیه از ورق ۴۵

استفتاء: خضاب کردن موی سفید ریش از وسمه سیاه حرام محض است و مرتکب آن صرف خاطی است یا مرتکب گناه کبیره بینوا و توجروا؛

هو المصوب: خضاب کردن برنگ سیاه خالص ممنوع و گناه کبیره است ابن حجر مکی در زواجر این را در کبائر شمار کرده است ازین وجه که در حدیث وارد است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة رواه ابوداؤد والنسائی یعنی در آخر الزمان این چنین مردم خواهند بود که خضاب سیاه خواهند کرد مانند رنگ دانه کبوتران ایشان بوی جنت نخواهد یافت و طبرانی روایت کرده است من خضب بالسواد سوّد الله وجهه یوم القیامة یعنی شخصیکه خضاب سیاه کرد بروز قیامت حق تعالیٰ او را سیاه رو خواهد کرد و ملا علی قاری در شرح شمائل ترمذی می نویسد ذهب اکثر العلماء الی کراهة الخضاب بالسواد وجنح النووی الی انها کراهة تحریم وان من العلماء من رخص فیه للجهاد ولم یرخص فیه لغیره؛ انتهی پس از رنگ نیل اگر خضاب رنگ سیاه می شود اگر رنگ سیاه خالص نشود مثلاً با نیل حنا وغیره شریک کرده شود که از آن رنگ مائل بسرخی می شود پس درست است چنانکه امام محمد در موطا می نویسد لا نری بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة بأسا انتهی والله اعلم

مجموعة الفتاوی بر حاشیه خلاصة الفتاوی ص ۳۵۰ ج ۴۔

استفتاء: چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین مسئله که خضاب کردن بچه چیز مسنون است و از کدام حدیث ثابت است بچیزی که مسنون است اگر علاوه ازان بچیزی دیگر اجازت است پس در کدام حال یعنی شخص بروزگار ریشه یا هر شخص را و اگر ممانعت است و در خلاف روی آن کدام نوع عذاب خواهد بود یا از کدام نعیم جنت محروم خواهد ماند صاف صاف پس به چه طور بیان فرمایند و اگر جواز و حرمت آن متفق علیه یا مختلف فیه است آن هم ارقام فرمایند بینوا و توجروا؛

هو المصوب: خضاب سرخ یا زرد یا دیگر رنگ بجز سیاه خالص کردن مستحب است و خضاب نکردن و سفیدی قائم داشتن هم جائز است و خضاب سیاه کردن ممنوع و گناه کبیره است در فتاوی قاضیخان نوشته الخضاب بالحناء حسن انتهی و در صحیح

بقیه ۷

Marfat.com

بقیہ ص ۷

مسلم از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است غیروا ھذا الشیب واجتنبوا السواد یعنی تغییر کنید سفیدی را و اجتناب کنید از سیاہی و در سنن ابی داؤد از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ یعنی در آخر زمان این چنین مردم خواھند بود کہ خضاب سیاہ خواھند کرد مثل رنگ سینہ کبوتران ایشان نخواھند یافت بوی جنت را و در معجم طبرانی از آن حضرت ص مروی است من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ انتھی یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ خواہد کرد روز قیامت روسیاہ محشور خواہد شد و شیخ عبد الحق دہلوی در شرح مشکوۃ می نویسند خضاب بحناء باتفاق جائز است و مختار در سواد حرمت است انتھی و خضاب وسمہ اگر بغیر اشتراک حنا وغیرہ باشد کہ از آن سیاہی خالص حاصل نمی شود بلکہ سیاہی مائل بسبزی باشد پس آن درست است چنانکہ امام محمد در موطای نویسد لا نری بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ باسا وان ترکہ ابیض فلا باس بذالک وکل ذالک حسن انتھی اگر بشرکت حنا باشد یا بدیگر ترکیب کہ از آن رنگ بالکل سیاہ شود آن حرام است واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی برحاشیہ خلاصۃ الفتاوی ص ۳۵۱ ج - ۴ -

فالأدلۃ فی الإعتجاد ، والخضاب کثیرۃ ما ذکرت عشرا عشیرا منھا فان القلیل انموذج الکثیر وما لا یدرک کلہ ، لا یترک کلہ بل یذکر بعضہ ولعل المنصف یکفیہ ھذا ، والمتعصب لا یفیدہ الدفاتر والاسفار ، فتلک النکات فانقشھا - علی صحیفۃ خاطرک لتکون علی بصیرۃ فی المقاصد ، وتکون وسیلۃ لتلک المقاصد - فانما المسائل بالوسائل ، وشرف الانسان بالشمائل ، لا بالحلی والحلل :-

از آن قدوۂ وقت خواہش از صمیم قلب ، وصدق نظر ، بہ ببیند کہ ، وفود مردمان اکابر احباب منجذب معنوی وبہ خانقاہ فقیر دربارہ ، پشاور مرشد بہ عون خداوندیچون این شنی [redacted] مژدہ ازین متطاول در ذوات ونہاد شان حیات پیدا میکند ، وحصول بسر کامل ، در لماعات علام

بقیہ در ص ۸

Marfat.com

—

برالیش متیقّن میشود۔ ولطائف قلبی۔ وروحی۔ وسرّی۔ وخفی۔ واخفی کہ مجموعہ لطائفِ عالمِ امر اند۔ بالطیفۂ نفسی، وقالبی، در اسرع ترین وقت مُہذّب واز مقتضای سعادتِ ازلی، بدولتِ فناء ولبقاء مُشرّف میشوند، وبایک عالَمْ درد، وشوز، وگداز، واضطراب، معمور الباطن. بوطنِ مالوفِ خویش مراجعت میکنند کہ بسببِ بروزِ این وجد، وحال، از طرفِ مسلمانان موردِ لطف ، واز طرفِ ..ان، ومنکران، موردِ طعن واقع میگردند،

حقیقتِ احیاءِ سُنّت، ووافعیتِ اماتتِ بدعت .. آئینہ داری صلاحیت و در لواحِ تابندۂ مُریدین این فقیر بحمد اللّٰہ، چون آفتاب درخشندہ لامع ولائح است کہ ظاهراً بحُلّیِ شریعت آراستہ اند، وباطناً بانوارِ طریقت پیراستہ اند البتہ بعض اهلِ ظواهر، حق وحقیقت را مُلتبس ساختہ، بملحوظِ تشہیرِ خویش، وتزویرِ انام، بزبانِ قال می سرایند کہ قدوۂ اهلِ عصر، ومعیارِ حق، وحقانیت ماایم، وحال آنکہ حقیقت خلافِ دعاوی آن می بودہ باشد، بلکہ میزان درمعرفتِ حق وباطل فہمِ صحابہ وتابعین وتبع تابعین است رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین زیرا این جماعت از تعالیم آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم بانضمامِ قرائنِ حالی ومقالی فہمیدہ اند، بناءً علیہ آنانیکہ انتصارِ حق از حُلیّہ مرضیّہ، وناصیۂ لمعۂ آنہا تابندہ است۔ بنزد اہلِ بصیرت مدارِ حق وحقیقت میباشند،

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

بالجملہ: إعجازۂ عبارت ازین است کہ بدون کلاہ، عمامہ را ازبر میکنند و ورد فی الحدیث الشریف، عن رُکانۃ عن النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس، این عبارت دو احتمال

بقیہ بر ص

دارد، کہ ما دستار می بندیم بر کلاہ - والیشان کلاہ تنہا می پوشند، بی عمامہ: —
ودیگر آنکہ ما عمامہ می بندیم بر کلاہ - والیشان عمامہ می بندند، بی کلاہ: وگفتہ اند
کہ مراد معنی ثانی است، چہ عمامہ پوشیدنِ مشرکان بیقین معلوم است، وپوشیدنِ
کلاہ تنہا غیر واقع، لمعات ص ۵۴۵/۳ کتاب اللباس فصل ۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان :-
پس معلوم شد کہ اعتجار، پیچاندنِ عمامہ را گویند، بدون کلاہ باشد-
وبحمد اللہ تعالیٰ مریدانِ این فقیر، عمامہ را بالائی کلاہ بر سر میکنند وفقیر را
نیز ہمین معمول است، واین اسوۂ حسنہ وامر مرغوبہ، از قرونِ متطاولہ معمولِ علماء
ومشائخ وسائر مردمانِ دولِ اسلامی چون بخارا وبلخ وبند عباس وخراسان
وترکمن صحرا وکردستان وبلوچستان وافغانستان، وترک وشام وتیرا
ودیر وباجوڑ واکثر حصصِ پشاور میباشند کہ گویا این عمل از صدر اول
قرناً بعد قرنٍ، وزماناً بعد زمانٍ بمرتبۂ تواتر بما رسیدہ، وتواتر، خود، یک حجت
قویہ میباشد، فیا عجباً - کہ علماء وسائر مردمانِ عرب، عمامہ وقلنسوہ
را متروک العمل ساختہ اند وسُنّیتِ عمامہ وقلنسوہ را بہ یک مندیل بمعنیٰ
معاوضہ کردہ اند نجانا اللہ عن الزیغ فی النھایۃ السلام علیکم
وعلیٰ من لدیکم فقط

فقیر سیف الرحمٰن
اخندزادہ پیر ارچی خراسانی

بموجب حکم ← مولوی محمد عابد حسین نقشبندی سیفی ناظم اعلی دار العلوم جیلانیه حیدرآباد للاهور
دربیان آنکه دروقت توجه انگشت بردل نهادن، بردست یار رفیقان توجه نمودن، سوم بلفظ (هو) توجه مرعی داشتن، وزیر توقانی کلام ربانی، واحادیث نبوی علیه الصلاة والسلام ومکتوبات قدسی آیات امام ربانی قدس الله سره العزیز، با معلومات داده شود،

بسم الله الرحمن الرحیم ط

بعد الحمد والصلوة وتبلیغ الدعوات، نور جسم
عزیزمن مولوی صاحب محمد عابد حسین نقشبندی سیفی حنفی ناظم اعلی دار العلوم جیلانیه ابقاکم الله علی جادة الشریعة المصطفویة صلی الله علیه وسلم آمین
خطوط یاران واعزه احباب از اماکن متعدده، واکناف دور ودست چون کراچی، وپنجاب، وکوئٹه، ووزیرستان وافغانستان، وممالک خارجی چون عرب وعجم وغیره دول، یوماً فیوماً بنام این فقیر رسد که هر واحد آنها استفتاءهای خویش را جواباً دیده براه میدارند وتوخود میدانی که ۲۴ ساعت از تربیت اهل الله، وضمناً از انتظام مواد ارتزاقی لنگرخانه، وضمناً باقطع نظر از عوارض اتفاقی لمحهٔ فراغ بال محصول ومیسر این فقیر نمیشود، وعلاوه تا به تماپوشیده نیست که از دیر باینطرف، بعطائی محبوب حقیقی سبحانه وتعالی به وجع عرق النسا متوجع میباشم ودرحین وصول نامهٔ شما ترتیب عروسی ارجمندم احمد سعید جان که معروف ومشتهر، بسیار میباشد روی کار بود، واز تراکم امور، وورود احباب نامه تا حال محفوظ در جیب مانده بود، چون عروسی بخیر انجامید ودامن از امور تهی کرده

برصفحه

برچیده شد کمی فرصتی میسر آمد ، موفق شدم که نامه را مطالعه و اکنون بعنایت خداوندی بپاسخ استفسار می‌پردازم :

سوال اول : آنچه است که نص بران مترتب نیست ، و در عمل النصب العین مشایخ سلف چون مصحف عثمان رض و بخاری شریف وغیره کتب احادیث ، و فنون متداوله برچیز از نص صریح ، از صدر اول ، بنقل متواتر یا ماخذ زنام رسیده است که دران ریب و تردد را محل گنجایش نیست ، همچنین وضع انگشت است که بنقل متواتره از کبار مشایخ بما رسیده است بر بطن سالک بمادون وخبر میدهد سالک را که محل قلب زیر قلب پستان چپ بفاصله دو انگشت مائل بصدر است ، و بشناسد که قلب زیر پستان چپ واقعست ، و توجه برای آن میکند که قلب غافلست و گرفتار بغریت و بعلل معنویه مبتلا است ، نور و فیض و تجلای صفات فعلیه را از مقامات فوق اخذ ، و بر دل سالک القاء میکند تا حیات معنوی ابدی برایش حاصل شود ، و بتوجهات قویه لطیفه قلبیه با اصل خود وصل و فنا پیدا کند

باز انگشت دست راست را بلطیفه روح سالک می نهد و او را میداناند که اینجا محل روحست که زیر پستان راست بفاصله دو انگشت مائل بپشت واقعست و شیخ توجه میکند که روح نیز بحیات حقیقی فرحان شود و مورد نزول فیض تجلای صفات ثمانیه ثبوتیه ذاتیه حقیقیه گردد اصل روح که فوق مقام اصل قلبست لطیفه روح دران فنا حاصل کند

باز انگشت را طور معهود بلطیفه سر می نهد و از مقامات فوق طلب فیض تجلای شیونات ذاتیه می نماید و بر لطیفه سر سالک القاء میکند تا آنکه لطیفه سر نیز حیات یابد و با اصل وصل شود ،

رابعاً شیخ ، انگشت را طور معمول بلطیفه خفی می نهد و بتوجهات قویه خویش از مقامات فوق طلب فیض تجلای صفات سلبیه می نماید و بلطیفه خفی وی القاء میکند تا در اصل خویش فنا یابد :

خامساً همچنان انگشت را بلطیفه اخفی می نهد و میداناند سالک را که این لطیفه اخفی است که در وسط صدر واقعست و توجه معهود را جاری میدارد و از مقامات فوق الفوق طلب فیض تجلای شان جامع می نماید و بر اخفی سالک القاء میکند تا آن لطیفه نیز حیات بیابد این لطائف

بقیه بر ص ۳

Marfat.com

را لطائفِ خمسهٔ عالمِ امری نامند کہ ابتداءِ عالمِ امر از مرتبهٔ قلبست، و فوقِ قلب روح است و فوقِ روح سِرّ است، و فوقِ سِرّ خفی است، و فوقِ خفی اخفی است گنجایشی دارد که این پنجگانهٔ عالم را جواهرِ خمسه گویند،

سوال دُوم: اشارهٔ دست یا دستمال توجّه کردن بود ـ

۱ـ جناباً بمفهومِ آیهٔ کریمه هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا، اصل در اشیا اباحت است و حرمت دران عارضی است، چون **توجّه** کردن حرکت یکی از دو حال خالی نباشد یا به اختیار یا بی اختیار، اگر بی اختیار باشد پس معذور است، بروی هیچ وزری نیست بلکه این مغلوبیت است، و رُشد و صلاح اوست، بلکه این مغلوبیت از کثرتِ تنزلات، و انوار و تجلیات است و اگر به **اختیار است** هم مدار اعتبار است و ثابت است بآیات و احادیث،

در تفسیر حسینی تحتِ آیهٔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ص ۱۲۰۲ روایت کرده است که شبی ابوجهل و جهودی بحضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم آمدند و ابوجهل گفت ایتی بما نی والا سر تو بشمشیر بر میدارم، فرمودند چه میخواهید ابوجهل بجیب در انشت نظر کرد تا چه چیز خواهد بود که وقوع آن متعذر باشد، یهودی گفت بگو بش که ماه را بشگافد (یعنی دو نیم کند ۱۲) که سحر ساحران را در آسمان تصرف نیست، ابوجهل گفت ماه را بشگاف (دو نیم کند)، حضرت صلی الله علیه وسلم انگشت سبابهٔ مبارک بر آورد و اشارت فرمود ماه فی الحال بدو نیم شد یک نیمه برجای خود قرار گرفت و یکی دیگر دورتر رفت باز گفت که علیه السلام خود اشارت فرمود، هر دو نیم بهم پیوستند، شق گشت ماه چارده بروح سبزه چرخ ✦ چون خامهٔ دبیر ز تیغ بنانِ تو ـ ص ۱۲۰۲

۲ـ **برای ثبوت اشاره اصلی دیگری** را از احادیث بخاری شریف بملاحظهٔ گرامی میرسانم، حَدَّثَنَا ابو مُصْعَبَ أحمد بن ابی بکر قال حدّثنا محمّد بن ابراهیم بن دینار عن ابی ذئب عن سعید المَقْبُرِیِّ عن ابی هریرة قال قلتُ یارسولَ اللهِ انّی اَسْمعُ مِنْكَ حدیثاً کثیراً اَنْسَاهُ، قالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قال فغرف بیدَیهِ ثمّ قال ضُمّهُ فَضَمَمْتُهُ فما نَسِیْتُ (اشکلت ۱۲) شیئاً بَعْدَهُ (الی الی صدری ۱۲) ص $\frac{22}{1}$ صحیح البخاری

ای اشاره ۱۲ ای کانه رمی بیدیه فی الرداء

الا بریة شیئا لما کان قبل ذالک نغرف بیدیه ثم قال ضمه ص $\frac{134}{1}$ عمدة القاری

Marfat.com

۲- هر شیخِ کاملِ مکمّل که هر رومال بدست گرفته و بلطائفِ مرید اشاره میکند بدیدهٔ قالب، و قلب دیده شود اگر از اشاره به رومال، در وجودِ سالک کدام کیفیتِ وجد و اضطراب، رونما شود، پس بیقین قلبی بداند که این شیخ ولیِ خدا است و هم کاملیست و هم مکمّل، و رومالی که در دست دارد، عینِ تبرّک است، و تبرکات از صدرِ اوّل الی زمانِ ما در دیار لاهور، کابل، افغانستان و عرب و عجم موجود است، و معتقدین ازان تشفی می یابند باذن خداوند جلّ جلالهٗ، و تا قیام قیامت همین تبرکات باقی خواهد بود، و عالم منصف ازین تبرکات انکار نمیکند زیرا که وجود تبرکات در کتاب الله و کتب فقه ثابت و نقلاً و عقلاً مدار عملِ خلایق است، لهذا از ولایت و روش این چنین بزرگان انکار کردن خسران دارین است، منکرین عصرِ نبوت و ما بعد آن انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات و اولیاء امت را مانند خویش تصور میکردند که مولانا روم رحمه الله میفرماید-

کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر + گرچه ماند در نوشتن شیر و شِیر +
جمله عالم زین سبب گمراه شد + کم کسی ز ابدالِ حق آگاه شد +
همسری با انبیاء برداشتند + اولیاء را همچو خود پنداشتند +
گفت اینک ما بشر ایشان بشر + ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور +
این ندانستند ایشان از عمی + درمیان فرقی بود بی منتهی +
هر دو گون آهو گیا خوردند و آب + زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب +
هر دو گون زنبور خوردند از محل + زین یکی شد نیش و زان دیگر عسل +
هر دو نی خوردند از یک آبخور + این یکی خالی و آن پُر از شکر +
این خورد گردد پلیدی زو جدا + آن خورد گردد همه نورِ خدا +
این خورد زاید همه بخل و حسد + آن خورد زاید همه عشقِ احد +
صد هزاران همچنین اشباه بین + درمیان هفتاد ساله راه بین +
کافران را دیدهٔ بینا نبود + نیک و بد در دیدشان یکسان نمود +

از توجه باشارت دست خواه باختیار باشد یا بی اختیار، بدعت منکرین کدام حجتی نیست، زیرا هیچ عالمی را نرسیده است که شدید تر رضایت و توجه که از حضرت نبی صلی الله علیه وسلم بنقل تواتر رسیده است حدیث اُبَیّ بن کعب بخاری که ذکر حدیث بطول می انجامد و یک جزء الحدیث اینست که ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ، و قال، و رمان اُبَیّ بن

بقیہ رض

[illegible]

Manat.com

من أعاظم الصحابة وكان ما وقع له نزغ من نزغات الشيطان فلمّا ناوله بركة يد النبي صلى الله عليه وسلم زال عنه الغفلة والإنكار وصار في مقام الحضور والمشاهدة، هكذا في المرقاة: مشكوٰة صـ ۱۹۲

سوال سوم که توجّه کردن بلفظ (هو) است جواب آن اینست:

در تفسیر کشف الاسرار مذکور است که ذکر (هو) خاص الخاص است که مرشد بلفظ هو، بضرب شدید بمرید توجّه نماید و یک توجّه باهو، با صد توجّه بی هو برابر است زیرا که هفتاد هزار حجاب بضرب هو رفع میشود نه شنیده که حضرت علی کرم الله وجهه در معرکهای ~~...~~ شدید با کفار، نعرهٔ حیدری میفرمودند بنابر این کبار که اطبای حاذق امراض روحانی اند وجهاد بالنفس جهاد اکبر است بطریق آوانی میزد که به نعرهٔ حیدری هو، توجّه کنند لقوله رجعنا من الجهاد الاصغر إلی الجهاد الاکبر و هو را بجهر شدید گوید تا دل را انفتاحی، و صدر را انشراحی، و محبان را اضطرابی، و روحانیان را مشاهداتی، و عاشقان را تجلیاتی میسر آید، اگر مزید برین تشفی میخواهند در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد صاحب الف ثانی قدس الله سرّه العزیز مراجعه شود که از آغاز الی انتهاء کتاب مستطاب از توجهات معهوده مملو است، در مکتوب ۲۹ صفحه ۹۰ دفتر اول حصه پنجم خویش در فضیلت طریقت علیه نقشبندیه و در مبادی ذکر گرفتن خویش بزبان خامه چنین این لفظ آورده اند، و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم فرمودند و بطریق معهود توجه نمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریه دست داد، و بعد از یکروز کیفیت بیخودی که نزد این اکابر معتبر است و معلوم و معروف نزد این اکابر است و مشتمل است بغیبت رو نمود الخ و در صـ ۹۲-۹۳ حصه ۵ تحریر شریف نیز چنین میفرماید، حضرت حق سبحانه وتعالی بمحض توجه شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود، و موهوم ظاهر گردانید تا موجود حقیقی از موهوم متخیل ممتاز یافتم، و صفات و افعال و آثار که از موهوم می نماید از حق سبحانه دیدم الی آخر القصه، و در همانا مکتوب مذکور میفرماید که، و حصول آن بتوجه، بتوجه خاص است که قیّوم جمله موجودات است، و استهلاک و اضمحلال در آن الخ این جا لفظ توجه در یک مکتوب مذکور است برای قناعت عالم منصف ... و در ثبوت توجهات در صدها مکاتیب مذکور است که ذکر آن بطوالت می انجامد

فقیر سیف الرحمٰن
... ارچی

... السلام علی ...

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد، والصلوات وتبلیغ الدعوات تحریر میگردد

محب مخلص من مولوی صاحب محمد عابد حسین السلام علیکم!

بعد از آدای سلام کہ طریق مسنون خیر الانام است مشهود اطر خاطر شما میدارم در مکتوب بی تاریخ خویش شرح مکتوب مکتوبات قدسی آیات را خواستہ بودید، اگرچہ تصور میرود کہ شرح ان مکتوب بطول انجامد چہارم ولی چارہ چیست، برای برآوردنِ دین التماس کہ نتائج محمود دارد و بہ افادۂ یاران آنجا حسب ذیل بہ شرح ان می پردازم!

این مکتوب شریف از جملہ مغلق ترین مکتوب ہای مکتوبات قدسی آیات است قبل از آنکہ در مباحث مکتوب داخل شویم، باید کہ اول تر، وجود خارجی صفات، و زیادت انہا را بر ذاتِ اوتعالی توضیح بدہیم، وجود خارجی صفات ثمانیہ اوتعالی و زیادتی آنہا را بر ذات اوتعالی کہ عبارت از حیات، وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، میباشد کہ عقیدۂ اھل سنت است ہیچ کدام از ہفتاد و دو فرقہ دیگر بوجود خارجی صفاتِ اوتعالی پی نبردہ، و در خرخشہای حوادثِ نفسی گرفتار ماندہ، راہِ این مطلب عالی را نیافتہ اند، علمای کرام اہل سنت در اثباتِ این مطلب عالی دلائل شرعی، وعلمی، وکشفی، وعقلی دارند، دلیل شرعی آن حدیث شریف است کہ آنحضرت ﷺ فرمودہ، انّ للّٰہ سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ لو کشفت لاحرقت سبحات وجھہ ماانتھی الیہ بصرہ،

یعنی در بین بندہ وحق تعالی ہفتاد ہزار حجاب نورانی، وظلمانی موجود است کہ اگر دور کردہ میشوند ہر آئینہ میسوزاند تجلیہای ذاتِ اوتعالی ہر آن چیزی را کہ آن تجلی باو برسد یعنی صفات کہ حجابہای نورانی اند، در بین حق، وخلق، حائل بودہ بنابران روشنی ذاتِ اوتعالی بعالم نمیرسد تا بسوزد،

سوال: تجلی صفات اوتعالی نیز تجلی عالم وجوب است، و در بین صفات و عالم حائلی ہم نیست پس چرا عالم را نمیسوزاند:

Marfat.com

جواب: صفات او تعالی یک مناسبت فی الجملہ بعالم دارند چنانچہ کہ عالم بندہ نمونہ علم او تعالی است، وقدرت بندہ نمونہ قدرت او تعالی است، واراده بندہ نمونہ اراده او تعالی است وتکوین، بندہ نمونہ تکوین او تعالی است

فقط ذاتِ او تعالی است کہ در عالم نمونہ ندارد، وعالم بذاتِ او تعالی ہیچ مناسبتی ندارد، مالِلتراب و ربّ الارباب، صفاتِ او تعالی اگرچہ بذاتِ او تعالی اتصال ومعیت بلا کیف دارند، وتمام صفات دریکمرتبہ موجوداند امادر کشف عارف مرتب ظہور نمایند یعنی عارف صفت الحیات را قریب ترین صفات بذات او تعالی می بیند وبعدازان علم وبعدازان قدرت، وبعد ازان اراده، وبعدازان سمع، وبعدازان بصر، وبعدازان کلام، وبعدازان تکوین، ومقتضای عقل نیز چنین ایست زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشد علم کی خواهد داشت:

زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشہ علم کی خواهد داشت
و ذاتی کہ علم نداشتہ باشہ از قدرت خود چہ کار خواہد گرفت
و ذاتی کہ قدرت نداشتہ باشہ چہ طور اراده خواہد نمود
دلیل علمی زیادتی صفات مقدسہ قرار ذیل است

نزد علمای کرام ثابتست کہ صدق مشتق قیام مبدأ میخواهد یعنی دروقتیکہ او تعالی را علیم میدانیم وکلمہ علیم وعلم را باو تعالی محمول میداریم لازم است مبدأ علیم کہ علم است وجود خارجی داشتہ وبذات او تعالی قائم بوده باشد زیرا اگر قضیہ زید عالم مقتضی قیام مبدأ نشود لازم کہ شخص عالم وغیر عالم ہر دو را عالم بگوئیم وزید عالم، وبکر عالم، ہر دو صادق بوده باشد، وحال آنکہ بکر نام عالم نیست، وقضیہ بکر عالم، قضیہ کاذبہ است پس معلوم شد کہ صدق مشتق قیام مبدأ میخواهد۔

سوال: ہفتاد ودو گروه دیگر صفات را عین ذات او تعالی میدانند وثمر استیکہ بصفاتِ ثمانیہ مترتب است بذاتِ او تعالی مترتب میدانند پس حمل عالم بآن اعتبار صادق خواهد بود:

جواب: بطور آنہا قضیہ مقتضی حمل مواطات میشود، نہ حمل اشتقاق، ومرادِ ما حمل اشتقاقی

Marfat.com

است ونصوص مثبت حمل اشتقاقست نہ مواطات:

سوال: چون حق تعالی بذاتِ خود عالم است حاجت بصفت العلم، چیست:

جواب: بیشک و بی شبہہ حقتعالی بذاتِ مقدسِ خود، در تمام کمالات کافیست و محتاج ہیچ صفت نیست امازیادتی صفات فوائد بسیار دارند،

اول: آنکہ اگر حیلولۃ صفات درمین اوتعالی، و درمین عالم نبودہ باشد درالوقت نصیب عالم غیراز احراق، چیزی دیگر نخواھد بود چنانچہ از حدیث شریف اِنَّ لِللّٰہِ سبعین ألف حجاب، مستفاد است،

دوم: افادہ واستفادہ بروی عادت، وتجربہ ومشاھدہ، مربوط بمناسبت طرفین است، و حال آنکہ ذاتِ اوتعالی بعالم ہیچ مناسیت ندارد پس اگر وجود صفات زائدہ نباشد عالم از استفادہ محروم خواہد ماند ازینجا است کہ درشب معراج خطاب قف یامحمد فان ربک یصلی بآنحضرت رسید، یعنی ای محمد ایستادہ شو کہ پروردگارِ تو برتو رحمت نزول کند تاکہ استعداد، وادراکِ تو تکمیل شود ومناسبت فی الجملہ بہم رسد وشایانِ حضور ذاتِ کبریا شوی، و بدون واسطہ ملک لائق خطاب خداوندی بگردی، وکام السَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھا النَّبِیُّ را باالذات بشنوی

اگر فکر کنیم اکثر کارہای اوتعالی منوط بعادتست، ونیز اگر فکر ودقت نمائیم چنانچہ باران راتوسط سحاب می باراند، ونبات راتوسط باران می رویاند، وآنرا وسیلہ قوتِ مردم میگرداند، ورنہ ذاتیکہ مائدہ رابہ بنی اسرائیل نازل میفرمود میتواند کہ بغیر از توسط باران مرغ پختہ رابخانہ ہرکس برساند پس سبب و عادت یک امر ضروریست بنابر آن اولیای کرام نیز درعروحیاتِ خود اول مناسبت فی الجملہ بصفات اضافیہ وفعلیہ پیدا کردہ و بعد بعد دنو رِصفاتِ فعلیہ مناسبت بصفاتِ ثبوتیہ بہم میرسانند وبعد بسبب انعکاس نور صفات ثبوتیہ لائق تجلیاتِ ذاتیہ میشوند:

سوال: صوفیہ کرام میفرمایند کہ صفاتِ اوتعالی ظلالِ ذاتِ اوتعالی میباشد وکمالات

Marfat.com

صفات مستفاد از کمالاتِ ذات است واین معنی مستلزم حدوث صفات است ، و حالانکہ مقرر اھل سنت و جماعت کہ صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ قدیم اند :

جواب: این ظل لازم آن اصل است وھیچ تاخر از ان ندارد و نمی بنی کہ نور شمع ظل آن شمع است ، ونور آفتاب ظل آفتابست ، لیکن تقدم و تاخر زمانی در بین آفتاب ، و نور آفتاب وجود ندارو ، دلیل کشفی زیادتی صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ اینکہ محققین صوفیہ کرام ، وجود خارجی ، و تمائیز صفاتِ مقدسہ را مشاھدہ میکنند ، ومیفرمایند کہ صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ در خارج موجود اند واز ذات او تعالیٰ ممتاز اند ، و امتیاز آن موطن بیچون ، نیز بیچونست ، وان امتیاز بمثل امتیاز عالم امکان است ،

ومیفرمایند کہ در وقت ابتدای شہود مراتب وجوب بسبب ضعف بصیرت عارف و غلبہ شعشعان تجلی ذاتی صفات مشہود نمیشوند اما وقتیکہ دیدۂ بصیرت عارف را بکمل نور تجلی ذات منور میسازند در انوقت صفات را از ذاتِ او تعالیٰ جدا می بیند و انعکاس ہر صفت را در وجود خود مشاھدہ میکند و این اعطای بصیرت از کمالِ عنایت او تعالیٰ است کہ عارف را بنعمت تجلی ذات مقدس خود مشرف میگرداند بیت

تو مرا دِل دہ و دلیری بین   روبہ خویش خوان و شیری بین

اگرچہ این لحظہ ممکن کار شب نیست   زبخت مقبلان این ھم عجب نیست

پوشیدہ نماند کہ صفاتِ او تعالیٰ از صفاتِ بندگان برتر و جامع تر اند یعنی ہرکدام از صفات ثمانیہ متضمن کمالاتِ صفاتِ دیگری است مثلاً

سمع او تعالیٰ دارای بصیرت ، و بصر او تعالیٰ دارای سمع میباشد و علیٰ ھذا القیاس زیرا کہ صفات او تعالیٰ از ھر حیث کامل واز نقص مبرا می باشند۔

وصفات بندگان نہ چنانست زیرا کہ سمع ما در شنیدن زندہ ، ودر دیدن مردہ است و بصر ما در دیدن زندہ ، ودر شنیدن مردہ است ، خلاصہ اینکہ حضرت امام درین مکتوب شریف بحضور شیخ المشائخ قدوم ماہ مبارک رمضان را نعمت بزرگ دانستہ تبریک میدھند ، حضرت امام میفرمایند

Marfat.com

که ماه مبارک را با قرآن مجید مناسبت تمام است یعنی تمام کمالات اصلی در قرآن وصفت الکلام است، وتمام برکات ظلی در رمضان:

تذکرہ: کمالات اگر در واجب است، ویا در ممکن کمالات ثمانیه متضمن آنست یعنی حیات وعلم، وقدرت، واراده، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، خلاصه اینکه هیچ کمالی نیست که کمالات ثمانیه متضمن آن نبوده باشد وتخلیق وترزیق، واحیاء، واماتت، وغیره ظلال این کمالات اند وتمام صفاتِ بندگان اثر ظلال کمالاتِ ثمانیه است واصل آن کمالات در عالم وجوب، وظل آن در عالم امکانست، وممکن غیر از ظل کمالاتِ ثمانیه هیچ کمال دیگری

ندارد: چرا علم ما پرتو علم اوتعالی وقدرت ما پرتو قدرت اوتعالی است

وآنچه حضرت امام میفرمایند که قرآن مجید حاوی جمیع کمالات ذاتی ویشونی است در سابق معلوم شد که یک صفت اوتعالی دارای تمام صفات ثمانیه است بنابرآن صفت الکلام دارای تمام صفاتِ ثمانیه وشأن الکلام حاوی تمام یشوناتِ ذاتیه میباشد وآنچه میفرمایند که داخل دائرۂ اصل است، یعنی تمام صفاتِ اوتعالی از عالم وجوب است وداخل دائرہ اصل اند وظلال صفاتِ ثمانیه داخل دائرہ ظل وممکنات در دائرہ دیگر ظلیت وجود دارند یعنی ظل الظل میباشند بنابرآن تمام خیرات وبرکات اصلی در قرآن مجید بوده وتمام برکات ظلی در ماه مبارک رمضان است چنانچه در حدیث شریف وارد است که تمام برکات در ماه رمضان نازل وبعد برتمام سال تقسیم میشود، وآنچه حضرت امام کمال حقیقت محمدی را بیان میفرمایند وآنرا ظل حقیقت قرآنی میدانند بیان آن قرآنی است

کلام اوتعالی دارای مراتب چهارگانه میباشد چنانچه کلام لفظی کلام الله الاات وصفته الکلام کلام الله است وشان الکلام نیز کلام الله است وچون صفات در مرتبه ذات عین ذات اند بنابرآن در مرتبه ذاتِ مقدس اوتعالی الله کلام نیز صادق است وحقیقت محمدی که ان حقیقت بابرکت را قابلیت اولی می نامند عبارت از شان العلم است، وشان العلم بلکه تمام

Marfat.com

شیون ظلال اوتعالی میباشد پس ثابت شد کہ حقیقت محمدی ظل حقیقت قرآنی است زیرا کہ در مرتبہ مقدس اللہ کلام حقیقت قرآنی ثابت است، وحقیقت محمدی کہ عبارت از شان العلم است ازان پایان تر است پس ثابت شد کہ حقیقت قرآنی اصل وحقیقت محمدی ظل آنست اگرچہ در مرتبہ ذات اوتعالی اللہ علم نیز صادق است، اما حقیقت محمدی در مرتبہ شیون است، نہ درمرتبہ ذات اوتعالی، بنابرآن حقیقت قرآنی اصل است وحقیقت محمدی ظل آن:

وآنچہ میفرمایدکہ قابلیت اولی نہ قابلیت ذات است مراتصاف جمیع حسنات را۔

تبصرہ: ہرانسان دارای دوحقیقت است،

یکی حقیقت وجوبی است، ودیگر حقیقت امکانی،

حقیقت امکانی، عبارت از عالم خلق، وعالم امر انسان است، وحقیقت وجوبی، عبارت از مبدأ فیض آن شخص است در عالم وجوب، چنانچہ مبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان العلم است، ومبدأ فیض سیدنا موسیٰ صفت الکلام است، و مبدأ فیض سیدنا عیسیٰ صفت القدرت است، ومبدأ فیض سیدنا آدم صفت التکوین است ومبدأ فیض سیدنا نوح، وسیدنا ابراهیم علیہما السلام صفت العلم است، یعنی شان العلم مبدأ فیض آنحضرت ﷺ

وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت ابراهیم وبرزخ اجمال وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت نوح علیہما السلام است چونکہ وجود برزخ فرع وجود طرفین است بنابرآن حضرت ابراهیم پیش قدم است: وحضرات انبیاء دیگر باین حضرات اولوالعزم در مبادی فیوض شرکت دارند ومبادی فیوض اولیاء کرام ظلال صفات تبوتیہ میباشد مگر مبادی فیوض اولیا محبوبان ومحمدی المشربان ظل شان العلم است، ومبدأ فیض بآن اعتبار گفتہ میشود کہ فیضی کہ از ذاتِ اوتعالی بآن شخص میرسد بواسطہ آن صفت، ویابتوسط ظل آن صفت ونیز درووقت کہ انسان از کدورات بشری صافی شود آن شخص مظہر آن صفت خواہد گشت وتجلی آن صفت در وجود او ظاہر خواہد بود،

پوشیدہ نماندکہ اولیاء کرام در مبدأ فیض آنحضرت اقوال مختلفہ دارند وہر کدام شان از

Marfat.com

مکشوف خود بیان میفرماید، زیرا کہ اختلافِ اولیاء اختلاف استدلالی نیست بلکہ تفاوتِ اختلاف احوال است، بنابرآن در مبدأ فیض آنحضرت بعضی اولیاء فرمودہ اند کہ حقیقت محمدی قابلیت ذاتِ اوتعالیٰ است بر جمیع صفات را،

وحضرت امامؒ کہ کشف وسیر شان بلندتر است میفرماید کہ نہ چنانست بلکہ حقیقت محمدی قابلیت ذات است مرشان العلم را کہ فوق صفات است ومشتمل بر تمام صفات وشیونات است وظلال این شان جامع، کہ جزئیات آن شانِ کلی میباشد مبادی فیوض اولیاء محمد المشرب است واین شان جامع کلی ظلال وجزئیات بسیار دارد بنابرآن یک جزئی آن مبدأ فیض یک شخص وجزئی دیگر آن مبدأ فیض دیگری است خلاصہ اینکہ قابلیت شان بہ نسبت قابلیت صفات بلند وعالی است ومبدأ فیض آنحضرت آن مرتبہ بلند است، وآنچہ میفرماید قابلیت اتصاف کہ مناسب خانہ صفات است حقائق انبیاء دیگر است، علیہم الصلاۃ والتسلیمات:

تبصرہ: مبدأ فیض آنحضرت ﷺ معلوم شد، ومبدأ فیض حضرات انبیاء دیگر قابلیت ذات است بر جمیع صفات راواین قابلیت ذات مرصفات راحقائق متعددہ گشتہ شامل تمام حقائق انبیاء عظام است یعنی قابلیت ذات مرصفت العلم را مبدأ فیض حضرت نوحؑ وحضرت ابراهیم علیہما السلام است وقابلیت ذات مرصفت الکلام را مبدأ فیض حضرت موسیٰؑ ومرصفت القدرت رامبدأ فیض حضرت عیسیٰؑ ومرصفت التکوین رامبدأ فیض حضرت آدم است علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام واولیاء کہ برقدم ہریکی ازین بزرگواران اند مبادی فیوض آنہا ظلال این صفات مقدسہ میباشد واولیاء محمدی المشرب کہ تحت قدم آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام میباشند مبادی فیوض انہا ظلال شان العلم است:

تذکرہ: قابلیت نسبتی است درمیان ذات، وشیونات: ویادرمیان ذات، وصفات، ونسبت ظل طرفین میباشد، وحکم آن حکم طرفین است پس در قابلیت ذات اوتعالیٰ

Marfat.com

مرشان العلم را یک طرف قابلیت ذات اوتعالی، وطرف دیگر شان العلم است و
در قابلیت ذات مرصفات را یک طرف آن قابلیت ذات او تعالی و طرف
دیگر آن قابلیت صفات است و چون ذاتِ اوتعالی موجود خارجیست و شان امر
اعتباری وعین ذات است پس قابلیت شان العلم راجع بذات اوتعالی است، ودر
قابلیت ذات، مرصفات را، قابلیت رنگ صفات را گرفته زیرا که ذات اوتعالی
بالاکیف است قابلیت رنگ اور اگرفته نمیتواند، و صفات بوجود خارجی موجود
اند پس این قابلیت بصفات راجع است نه بذاتِ مقدس،

خلاصه اینکه

مبدأ فیض حضراتِ انبیاء دیگر صفات میباشند

ومبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان بود که بذات اوتعالی راجع است ازین سبب تجلی
ذاتی خاصه آنحضرت ﷺ است و برای انبیاء دیگر بطفیل آنحضرت است ﷺ و برای اولیاء
این امت بتبع آن حضرت ﷺ میرسد وامتانِ دیگر باین نعمت سرفراز شده اند۔

تذکره دوم: بعضی اولیاء کرام حقیقت محمدی را درمین عارف و ذات اوتعالی حائل میدانند، و
نزد بعضی اکابر این حیلولہ نیست، این اختلاف مبنی براختلاف احوال و مقامات
است، یعنی کسانیکه عروج شان از صفات بالا نرفته۔ گفته اند که حقیقت محمدی
عبارت از قابلیت ذات است مرصفات را، و نیز گفته اند که حقیقت محمدی همیشه
حائل است اکابری که عروج شان از صفات بلند رفته فرموده اند که حقیقت محمدی
قابلیت ذات است مرشان العلم را،

وگفته اند که حقیقت محمدی حائل نیست زیرا شان وجود خارجی نداشته و یک امر
انتزائی است، وامور منتزعه حائل شده نمیتوانند،

وصفات چون وجود خارجی دارند بنابرآن حائل میشوند،

حضرت امامؒ، درمکتوبی از بزرگی نقل میکنند که بی بی رابعه بصری نیز از آن جمله

Marfat.com

است کہ حقیقت محمدی راحائل نمید اند

سوال: تمام کمالاتِ ایمانی وعرفانی مربوط بتوسط ومتابعت آنحضرت ﷺ است وشخصیکہ از حقیقت محمدی بگذردو بدون توسط آنحضرت ﷺ استفادہ نماید چگونہ اورا تابع و پیرو آنحضرت ﷺ گفتہ بتوانیم

جواب: متابعت آنحضرت ﷺ بدو معنی است:

اول: متابعت بمعنی پیروی شریعت، ومتابعت سنت آنحضرت است ﷺ

دوم: بتوسط آنحضرت اخذ کمالات وعروجات میسر میشود،

متابعت بمعنی اول: برای هرکس از عارف وغیر عارف تابقیام قیامت واجب بلکہ فرض ست اما

متابعت بمعنی ثانی: تابوقتی است کہ عارف بحقیقت محمدی نرسیدہ باشد وقتیکہ عارف بسبب متابعت آنحضرت ﷺ بحقیقت محمدی برسد آن عارف، آن وقت میتواند کہ بدون توسط آنحضرت ﷺ نیز از عالم وجوب استفادہ کند، رسیدن عارف بحقیقت محمدی نیز از خصائص کمالاتِ محبوبیت آنحضرت است ﷺ کہ تابع کامل او بدون توسط او، از دربار مقدس کبریا استفادہ کردہ میتواند چنانچہ شخصی کہ بادشاہ وقت قریبت بسیار داشتہ باشد وغلام خودرا بپادشاہ معرفی کند آن غلام معرفی شدہ میتواند کہ بدون حضور بادار خود بحضور بادشاہ مشرف شود،

وشخصیکہ بحضور بادشاہ آنقدر تقریب نداشتہ باشد غلام او بدون حضور او بحضور بادشاہ مشرف شدہ نمیتواند بیت

گر عشق نبودی و غم عشق نبودی　　چندین سخن لغز کہ گفتی کہ شنیدی

آنچہ میفرماید کہ ان قابلیت محمدیہ برزخ است میان ذات جلشانہ ومیان این قابلیت یعنی باید کہ محمدی المشربان اول بحقیقت محمدی برسد بعدازان بذات بلاکیف اوتعالی خواهد رسید۔

Marfat.com

سوال: چون حقیقت محمدی شان العلم است وشان امر اعتباری است ووجود خارجی ندارد پس چگونه در بیان حق تعالی وبین اولیا محمدی المشربان برزخ خواهد شد،

جواب: برزخ درین جا بمعنی حائل نیست بلکه عبارت از مرتبہ متوسط است یعنی تا عارفان بہ آن مرتبہ نرسند بذات او تعالی نمیرسند اگر چہ آن مرتبہ قابل حیلولت نبوده باشد: وآنچه میفرماید، مقام قطبیت منشأ دقائق علوم مقام ظلی است، ومقام فردیت واسطہ ورود معارف دائرۂ اصل:

تبصرہ: عارفیکہ کمالاتِ نبوت نبی را بانجام برساند، بمقام امامت رسیده باشد اگر از اهل منصب بوده بمنصب امامت سرفراز خواهد شد واگر از اهل منصب نبوده بکمالات مقامِ امامت سرفراز خواهد بود، ومرتبہ امامت بلندترین مراتب ولایت است، عارفیکہ کمالات لایت نبی را بانجام رسانیده باشد اگر از اهل منصب است بمنصب خلافت سرفراز خواہد شد والا کمالاتِ خلافت باد حاصل است، منصب خلافت اگر چہ از منصب امامت پایان تر است، زیرا کہ کمالاتِ خلافت، تجلیاتِ صفاتِ او تعالی است وداخل دائرۂ اصل است، امامقام امامت کہ معارف ذات او تعالی است ازان بلندتر است ومقام قطب ارشاد، وقطب مدار ظل مقام اصل است کہ بظلال صفاتِ او تعالی مربوط است، وقطب فرد، اگر چہ مثل خلیفہ نیست لیکن از اصل خبردار است وحصہ او در مقام اصل بہ نسبت قطب ارشاد، ومدار، زیادہ تر است۔

تبصرہ: خدمت قطب مدار، کارہای غیبی است، مثل نجات کشتی از غرق ودفع شیر، واژدها، وغیره، ودر وصولِ ارزاق، ونزول باران، نیز او را دخل است وخدمت قطب ارشاد، ارشاد، وہدایت خلق است، وقطب فرد: چندان نزول ندارد، واکثر درعروج میباشد ازینجا است کہ حضرت خواجہ محمد پارسا، چندان ارشاد نمیکردند۔ واگر قطب فرد: نزول فرماید فائدہ ارشاد او از فائدۂ قطب ارشاد بلندتر است،

Marfat.com

سوال: قطب ارشاد محمدی المشرب میباشد، ومحمدیان از مقام اصل خبردار میباشند، و حالانکه در سابق تذکار یافت که قطب ارشاد در مقام ظلال است

جواب: شاید مراد حضرت امام آن باشد که معارف اصلی قطب فرد بہ نسبت معارف اصلی قطب ارشاد زیادہ تر است، نہ آنکہ قطب ارشاد از اصل خبری ندارد: انتہی

Marfat.com

(مسئلہ حلق شوارب)

بمولوی محقق العصر علامہ عبدالحکیم صاحب قادری ونقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوھاری منڈی لاہور صدور یافتہ دربیان آنکہ (ذریعہ نامہ ۱۹، ۱۱، ۱۲، ق ھ) نوشتہ بود کہ شخصی، حضرت میاں محمد سیفی صاحب رامکتوب ارسال کردہ است کہ حلق شارب ممنوع و بدعت ابذا اوراترک باید کردو بطور استشہاد دو، حوالہ درج کردہ

۱۔ لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) بحوالہ غنیہ طبع مصر

۲۔ در روح ابیان است والسنتہ تقصیر الشارب فحلقہ بدعتہ ج ا صفحہ ۲۲۲ روح البیان

درین مسئلہ ازآنجناب ہدایت وراہنمائی مطلوب است۔

۱۔ مستفتی محقق العصر علامہ مولوی محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندی مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

۲۔ مجیب: مجدد ماتہ حاضر ۱۴۱۲ھ ق شیخ المشائخ سیف الرحمٰن آخندزادہ پیرارچی خراسانی مقیم منڈی کس کجوری بارہ پشاور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسول اللہ ﷺ

ناصر السنۃ الغراء، وقامع البدعۃ الظلماء جامع العلوم النقلیۃ والعقلیۃ ۔ مولانا العلامۃ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندی مدرس دار العلوم نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور عزیز من میاں محمد سنی مخلص من گلزار احمد سنی صاحب السلام علیکم و علی من لدیکم والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ خصوصاً علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

مسئلہ اول بحوالہ غنیۃ کہ در صفحہ ۳۱ مذکور است مسلم است کہ صاحب ولایت و دارائی منقبیت بزرگ است و مقلد مذہب احمد بن حنبلؒ است و در مذہب خود موثوق است و در سنہ راق ھ ولادت مسعود اور انشان دادہ اند اما ازانکہ ما مقلدین مذہب امام ابی حنیفہؒ میباشیم مارا مذہب خود معتبر است منقولست و اما المقلد فمستند قول مجتہدہ، ما لمقلدین را جائز نیست کہ خلاف مذہب خود بمذہب دیگری عمل نمائیم چنانچہ دریبارہ در جلد ۲ ص ۳۷۲ رد المحتار فیصلہ شدہ است کہ میگوید:

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃؒ فلا یملک المخالفۃ فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذالک الحکم

ترجمہ پس قاضی مقلد ولایت دارد کہ حکم نماید بمذہب امام ابی حنیفہؒ وصلاحیت مخالفت ندارد پس اگر مخالفت نمود از آن معزول میگردد از قضاء بسبب آن حکم مخالفش، بنابرین ہرگاہ کہ قاضی بمذہب امام مالکؒ دیا دیگر کدام مذہب حکم نماید دران دم معزول میگردد حکم ان نافذ نمی ماند۔ پس ما مقلدین را درین مسئلہ نیز کم است کہ تمسک بمذہب خود داشتہ باشیم۔

علامہ ابن نجیم مصری کہ از لقب ابو حنیفۃؒ ثانی برخوردار است در بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۶۵ کتاب المفقود مگرید واعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاہر المذہب مع

Marfat.com

انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفةً

ترجمہ جای تعجب است از بعضی مشائخ کہ چگونہ خلاف ورزی میکنند از ظاہر مذہب و درحالیکہ بر پیروانِ مذہب امام ابوحنیفہؒ متابعت ان واجب است ، نہ غیر آن ، از دیگر مذاہب جلد۲ صفحہ۳۳ انفع الرسائل فی متفرقات المسائل) یا حفہ سائل فارسی مسئلہ دوم کہ در روح البیان در صفحہ۲۲۲ مذکور است کہ والسنتہ تقصیر الشارب فحلقہ بدعتہ)

میدانیم کہ روح البیان از تالیفاتِ الجامع بین البواطن والظور جنیع جمیع العلوم مولانا و مولی الروم الشیخ اسماعیل حقی البروسوی قدس سرہ میباشد و وفات او در سنہ ۱۱۳۷ھ است کہ وی نہ از طبقہ مجتہدین فی الشرع است ، ونہ از طبقہ مجتہدین فی المذہب است ونہ از طبقہ مجتہدین فی المسائل است ونہ از طبقہ اصحاب تخریج است ونہ از اصحاب ترجیح است ونہ مفتی فی المذہب است ، وَقَدْ لابُد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقوله و لا یکفنیه معرفته باسمه و نسبه بل لابد من معرفته فی الروایة و ددجته فی الدرایه و طبقته من طبقات الفقهاء لیکون علی بصیرة فی التمیز بین القائلین المتخالفین و قدرة کافیة فی الترجیع بین القولین المتعارضین جلد ۱ صفحه ۵۶ ددالمختار. علامه سید احمد الطحطاوی الحنفی که از طبقات مجتهدین است در مرتبه از مصنف روح البیان عدالت فوق میباشه وی در مصنفه خود حاشیته الطحطاوی علی الدرالمختار درین باب حینین مینویسد (وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضها التعبیر بالحلق ففی الهندیة ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن و تفسیره ان یوخذ منه حتی ینقص من الاطار وهوالطرف الاعلی من الشفته العلیا. قال والحلق سنة وهو احسن من القص هذا قوله حمه الله تعالی و صاحبیه رحمهما الله تعالی کذافی محیط السرخسی و

Marfat.com

عبارۃ المجتبیٰ و حلق الشارب بدعة والسنتة فی القص صح حلقه سنة نسبه الی ابلیحیفة و صاحبہ جلد ۴ صفحه ۲۰۳ ابوالاسفار علامہ علی محمد البلخیؒ در مصنفہ خویش (انفع الوسائل فی متفرقاۃ المسائل) بنقل از کتب معتبرہ می نویسد کہ سوال کردہ لہ تراشیدن بروت سنت است یا بدعت،

جواب: نوشتہ اند کہ در مرقاۃ باب السواک ج ا صفحہ ۳۰۱ طبع بیروت سہ قول آوردہ۔ اول مکروہ۱۔ حرام۲۔ سنت۳۔ حرام از انجہت گفتہ کہ دران مثلہ می اید و مثلہ حرام است در شرح سفر السعادت صفحہ ۴۹۴ و نووی شرح مسلم جلد ا صفحہ ۱۲۹ مذکور است کہ مشابہ مذہب امام مالک کو میباشد شیخ عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت ص ۴۹۴ میگوید ولیکن بودن مذہب حنفی در (سنیت حلق شارب محل تردد است باآنکہ ظاہر از کتاب الشیان آنست کہ سنت قص کوتاہ کردن است یعنی القدیر تراشیدن انتہی قولہ چنانچہ در ھدایہ کتاب الحج باب الجنایات عین شی مذکور است اما این سخن قابل تحقیق است زیرا کہ در فتح جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ و عنایہ شرح دیگر ھدایہ برحاشیہ فتح القدیر درھمان صفحہ مذکور است کہ قص آن مذہب بعض متاخرین احناف است۔

از ین دو نقل معتمد تصریح میشود کہ قص آن قول بعض علمای احناف بودہ علامہ ابن نجیم المعروف بہ ابوحنیفہ ثانی در بحرالرائق جلد ۳ صفحہ ۱۱ باب الجنایات میگوید کہ صاحب ہدایہ از قول امام محمدؒ در جامع صغیر گمان کردہ کہ سنت کوتاہ کرون کردن است و درین قولش رونمودہ بر امام طحاوی کہ طرفدار حلق است و ازیں گمان وی (صاحب ھدایہ) درست نیست زیرا کہ امام محمدؒ در صدر بیان سنتیت ان نبودہ بلکہ منظور امام محمدؒ اثبات جنایت بودہ بہ دور کردن موے ببر طریقہ کہ باشد علامہ شامی کہ در صدر ایراد اقوال مفتی بہ است میفر ماید (وذکر الطحاوی ان الحلق سنۃ ونسب ذالک الی العلماء الثلاثۃ) ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاسراء جلد ۵ صفحہ ۳۸۹۔

Marfat.com

ترجمہ: طحاوی بیان نمودہ کہ تراشیدن بروت سنت است و این قول را نسبت کردہ نمودہ بہ امام ابوحنیفہؒ و امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کہ بہ علمای ثلاثہ مشہورند۔

طحاوی کہ اعراف مذہب حنفی و بگفتہ شیخ عبدالحق قدوۂ علمای متقدمین است علامہ لکھنوی در فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ صفحہ ۳۳ علاوہ نمودہ میگوید کہ طحاوی مجتہد است و رتبہ ان از امام ابویوسف و امام محمد کم نیست۔

در فتاوی عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ کتاب الکراھیۃ باب نوزدھم ہتقل از امام طحاوی آوردہ کسمو کفتاہ کرون بروت خوب است، و تراشیدن ان خوبتر، و این قول امام ابوحنیفہ صاحبینؒ ایشان است،

علامہ زیلعی در شرح کنز جلد ۲ صفحہ ۵۵ و محدث شہیر احناف علامہ عینی شارح بخاری در رمز الحقائق جلد ا صفحہ ۱۰۲ میگوید کہ امام طحاوی گفتہ است کہ بقول ابوحنیفہؒ سنت تراشیدن بروت است، چنانچہ محشی زیلعی درین موضوع حلق آنرا از حدیث ابوھریرۃ و عبداللہ بن عمرؓ بر حدیث قص ترجیح میدہد کہ قابل ملاحظہ و یادداشت است۔

سوال: از ایراد اقوال ماتقدم دانستہ شد کہ بر نزد امام طحاوی حلق آن بہتر است در حالیکہ در شرح معانی الآثار امام طحاوی مذکور است کہ احفای آن بہتر است۔

جواب: امام طحاوی در شرح معانی الاثار کتاب الکراھیۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷ بابی را عنوان باب حلق الشوارب ترجمہ نمودہ و درین باب احادیث موضوع بحث بالفاظ مختلف و روایات متعدد جمع نمودہ و بعد از تحقیق مزید حلق آنرا از حدیث احفاء ثابت نمودہ زیرا کہ احفاء بمعنای استیصال است و استیصال از بیخ و بن برکندن را میگویند این معنی وقتی درست میشود کہ در قص ان مبالغہ شود تا اینکہ مانند حلق نمایان شود۔

چنانچہ در منتخب اللغات نوشتہ کہ احفاء بروت را بسیار گرفتن۔ و بسیار معنای مبالغہ آنست در فارسی۔ امام طحاوی نیز دری موضوع از فعل عبداللہ بن عمرؓ کہ در بین اصحاب کرام یگانہ پیرو سنت است احفای آنرا بحد شف نقل نمودہ یعنی مردم گمان

Marfat.com

میکروند کہ آنرا توسط دست مثل موی زیر بغل کندہ باشد۔

در روایت دیگر آوردہ کہ بیاض جلد اُن دیدہ می شد، و در روایت سوم اشد احفاء مذکور است کہ در ھمہ صورت احفای اُن شبیہ تمام با حلق داشتہ۔ درین صورت درمیان احفا و حلق امتیازی باقی نمی ماند بجز اینکہ احفا توسط مقراض صورت میگرد و حلق توسط پاکی۔

و دیگر برعلاوہ از ابن عمرؓ از اشخاص ذیل احفای انرا نقل میکنند۔

انس بن مالکؓ، واثلۃ بن الاسقع، ابوھریرۃ، ابوسعید الخدری، ابوسید سعید الساعدی، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ، مسلمۃ بن الاکوع، سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بہرصورت قص آن نیز قراریکہ گفتہ شد رواست بلکہ حسن است تنہا در حلق آن نوعی زیادت ثواب است چنانچہ امام طحاوی درآخیر باب حلق الشوارب میگوید وفیہ من اصابۃ الخیر مالیس فی القص۔

درحاشیہ سنن ابی داؤد بعد از تعیین اولویت اصفا بنقل از طبری و سیوطی میگوید کسیکہ ارادہ محافظہ سنت وا داشتہ باشد گاہی بہ احفاء حلق عمل نمائید و گاھی بہ قص۔ واللہ اعلم بحقائق الاقائق کمبا ابوداؤد صفحہ ۸ حاشیہ ۳: ۳۸ و صد مسائل و در کتاب ھدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار درین باب نیز بحث کافی راندہ است قال۔ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار قص الشارب حسن وتفسیرہ اُن یاخذ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلیٰ من الشفۃ العلیا قال الطحاوی (والحلق سنۃ) وھو احسن من القص وھذا قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہ کذافی محیط السرخسی وفی شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ عشرۃ فذکر قص الشارب۔ وعن عائشۃؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال الفطرۃ خمس ثم ذکر مثلہ۔

وعن المغیرۃ بن شعبۃؓ ان رسول اللہ ﷺ رأی جلا طویل الشارب فدعا بسواک کا شعرہ عن شارب الرجل علی عود السواک۔ قال ابو جعفر مذھب قوم من اھل المدینۃ

Marfat.com

الی ھذہ الآثار واختار و الھا قص الاشارب علی احفائہ ۔وخالفہم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب و نراہ افضل من قصھا۔ واحتجوا فی ذالک بماروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجز شاربہ و کان ابرھیم علیہ السلام یجز شاربہ ۔وعن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَحْفُوا الشوَارِبَ واعفوا اللحیٰ وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوُ الشوارب و ارخوا اواعفو اللحی فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدار باحفاء الشوارب فیثت بذالک الاحفاء علی ماذکرتا فی حدیث ابن عمرؓ و فی حدیث ابن عباسؓ وابی ھریرۃؓ جزوالشوارب فذاک یحتمل ان یکون جزا معہ الاحفاء و یحتمل ان یکون علی ما دون ذالک فقد ثبت مارضۃ حدیث ابن عمرؓ بحدیث ابی ھریرۃؓ عمار بن یاسرؓ و عائشۃؓ الذی ذکر نا فی اول ھذا الباب و اما حدیث مغیرۃؓ فلیس فیہ دلیل علی شی لانہ یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ولم یکن بحضرتہ مقروض بقدر علی احفاء الشارب و یحتمل ایضا حدیث عمارؓ و عائشۃؓ و ابی ھریرۃؓ و فی ذالک معنی آخر یحتمل ان تکون الفطرۃ ھی اتی لابدمنھا وھی قص الشارب وماسوی ذالک فضل حسن فثبت الاثار کلھا التی روینا ھا فی ھذاالباب ولا تضاد و یجب شیبوتھا ان الاحفاء افضل من القص وھذا معنی ھذاالباب من طریق الآثار. واما من طریق النظر فان رأینا الحلق قد امربہ فی الاحرام و رخص فی التقصیر فکان الحلق افضل من التقصیر و کان التقصیر من شاء فعلہ ومن شاء زاد علیہ الا انہ یکون بزیادتہ علیہ اعظم اجراً ممن قص فالنظر علی ذالک ان یکون کذالک حکم الشارب قصہ حسن و احفائہ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ وھذا مذھب ابی حنیفۃ وابی یوسف؛

Marfat.com

محمد رحمہم اللہ انتہی صفحہ ۱۳۳۔

فی الحامدیہ۔ و قال الحافظ ابن الحجر فی شرح البخاری ورد الجز بلفظ القص فی اکثر الاحادیث۔ ورد الجز بلفظ الحلق فی روایۃ النسائی۔ د بلفظ جزوا عند مسلم۔ بلفظ احفوا و بلفظ انھکوا،وکل ھذہ الالفاظ تدل علی ان المطلوب المبالقۃ فی الازالۃ لان الجز بالجیم وازاء الثقیلہ قص الشعر والصوف الی ان یبلغ الجلد۔ والاحفاء بالمھملۃ والفاء الاستقصاء ومنہ حتی احفو و بالمسئلۃ قال ابوعبید الھروی معناہ الزقو االجز بالبشرۃ قال الخطابی ھو بمعنی الاستقصاء۔و النھلک المبالغۃ فی الازالۃ۔

قال الطحاوی لم ارعن الشافعیؒ فی ذالک شیئا منصوصاً واصحابہ الذین رأیناھم کالمزنی والربیع کانوا یحفون وما اظنھم اخذوا ذالک الاعینہ۔ وکان ابوحنیفہؒ یقول الاحفاء افضل من القص واغرب ابن العربی فنقل عن الشافعیؒ انہ یستحب حلق الشارب وقال الاثرم کان احمد یحفی شاربہ احفاء شدیداً،ونص علی انہ اولی من القص انتہی صفحہ ۳۶۳۔

وفی العینی شرح صحیح البخاری فی باب قص الشارب فی شرح قولہ وکان ابن عمرؓ یحفی شاربہ حتی ینظر الی بیاض الجلد الخ قولہ یحفی من الاحفاء قمال اھی شعرہ اذا استاصلہ حتی یصیر کالحلق ولکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب انتہی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱ وفیہ ایضاً فی شرح قولہ من الفطرۃ قص الشارب قولہ من الفطرۃ ای من السنۃ قص الشارب، والقص من قصصت الشعر قطعتہ ومنہ طیر مقصوص الجناح و فی ھذا الباب خلاف فقال الطحاوی ذھب قوم من اھل المدینۃ الی ان قص الشارب ھو المختار علی الاحفاء الی قولہ وقال عیاض ذھب کثیر من السلف الی منع الحلق والاستیصال فی الشارب وھو مذھب مالا ایضاً وکان یریٰ حلقہ مثلۃ ویامر بادب فاعلہ وکان یکرہ ان یأخذ من اعلاہ واستحب ان یوخذ حتی یبدو الاطار وھو طرف الشفتہ۔ وقال الطحاوی وخالفہم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب ونراہ افضل من قصہا۔ قلت ارادو بقولہ الآخرون جمہور السلف منہم اھل الکوفۃ ومکحول ومحمد بن عجلان و نافع مولی ابن عمرؓ وابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ فانہم قالوا المستحب احفاء

Marfat.com

الشارب وھو افضل من قصہا و رووا ذالک عن فعل ابن عمر وابی سعید الخدری ورافع بن خدیجہ و سلمۃ بن الاکوع وجابر بن عبداللہ وابی السید وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳ وفی یعنی علی الھدایۃ فی کتاب الحج فی ذیل شرح قولہ ولقطۃ الاخذ من الشارب تدل علی انہ ھو السنۃ دون الحلق وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق احسن من القص وھو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ رحمہما انتہی صفحہ ۱۵۳۲۔

وفی رد المحتار۔ واختلفوا فی المسنون فی الشارب ھل ھو القص او الحلق والمذھب عند بعض المتاخرین من مشائخنا انہ القص وقال الطحاوی القص حسن والحلق احسن وھو قول علمائنا الثلاثۃ انتہی صفحہ ۲۳۱ وقال الطحاوی لم نجد عن الشافعیؒ شیئا منصوصا فی ھذا۔ وکان المزنی والربیع یحفیان شاربہما الخ واما ابوحنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ تعالیٰ فمذھبہم فی شعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر واما الامام احمد فقال الاثرم رأیتہ یحفی شاربہ احفاء شدیداً انتہی صفحہ ۴۵ وفی الحدیقۃ الندیۃ فی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احفوا الشوارب وفی معناہ انہکوا الشوارب فی الروایۃ الاخری۔ وجوبا واما حلقہ بالکلیۃ فسنۃ ... علی الاصح عند الشافعیۃ وصرح مالکؒ بانہ بدعۃ ان اطلاق البدعۃ علی حلق الشارب باطل لان البدعۃ السیئۃ ھی التی لا یکون لہا اصل ولا سند لا من القرآن ولا من السنۃ لا ظاھرا ولا خفیا کما فی مجالس الابرار وغیرہ وحلق الشارب لہ اصل من السنۃ وھو روایۃ النسائی عن ابی ھریرۃؓ قال قال حلقوا الشوارب واعفوا کما فی التنقیح احکام المذاھب ولانہ ای اطلاق البدعۃ مخالف لما صرح بہ فی الکتب المعتبرۃ من ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ غیرھم کما فی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والتخلص فی جنایات الحج روی عنہ لیس منا من الشارب فیہ علی النسخ والتاء ویلی اوا الترجیح ولا یجوز العمل الا آخر، واخذ الحنفیۃ بظاھر الحدیث فسوا حلقہ انتہی جلد ۳ صفحہ ۲۹۶

فان قیل ان ما ذکر فی الہندیۃ ناقلا من المحیط ان حلق الشارب سنۃ فی قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ وفی شرح الآثار من قولہ قصہ حسن واحفاہ احسن وافضل وھذا مذھب ابی حنیفۃؒ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

وفی تنقیح الحامدیۃ من قولہ وکان ابوحنیفۃؒ یقول ان الاحفاء افضل من القص وفی العینی علی البخاری من قولہ ویکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبرالطحاوی الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب الی قولہ جمہور السلف قالوا المستحب احفاء الشوارب وھو افضل من قصہا انتہٰی وفی العینی علی الہدایۃ من قولہ وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق احسن من القص وھو قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہؒ وفی رد المحتار من قولہ القص حسن والحلق احسن وھو قول علمائنا الثلاثۃ وفی الحدیقۃ من قولہ واخذ ابی حنیفۃ بظاہر الحدیث مسنوا حلقہ وفی الفتح والبحر والنہایۃ والعنایۃ والمستخلص من قولہم ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ وغیرہم وفی البحر من قولہ فبای شیئی حصل الاحفاء حصل المقصود غیرانہ بالحلق بالموسیٰ ایسر منہ بالمقص الی قولہ وبما قررناہ اندفع مافی البدائع من ان الصحیح ان السنۃ فیہ القص دون الحلق۔ وفی احکام المذاہب من قولہ واما ابو حنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ فمذہبہم فی الشعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر صرح فی ان حلق الشارب وقصہ بـأن یَبْدُو طرف الشَّفَةِ کلاھما مشروعان فی مذہب الحنفیۃ وان حلقہ افضل من قصہ صفحہ ۲ ہدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار

محترما ومحققا ہرچند وقت وحال وزمان ومکان تقاضای ان نمیکرد کہ چیزی بنویسد اما چون رغبت شمارا بروجہ اتم وکمال دیدم بتکلف خودرا برین امر وخدمت اہل اللہ اوردہ سطری چند تسوید نمود والباقی عند البلاقی انشاء اللہ احوال واوضاع انجد ورمع لورحق وتوابع مقرون بمعافیت است لیہ نعما الحمد وسبحانہ المنتر علی ذالک بل علی جمیع النعماء والالآء وعلی الخصوص علی نعمۃ الاسلام ومتابعہ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ملاک الامر ومدار النجات ومناط الفوز بالسعادات الدنیویۃ والاخرویۃ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی ذالک۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات تحریر میگردد

محب ومحبوب من مولوی صاحب محمد عابد حسین سیّدی السلام وعلیکم

والسلام علی من اتبع الھُدی خصوصاً علی عبادہ الذین اصطفی:

بعد از تقدیم سلام کہ طریق مسنونہ خیر الانام است مطلوب اینست کہ محبت نامہ بابت متوصل شدہ کہ آن دارائی مطالبی بود واست انشاء اللہ تعالیٰ مطالب شما راولو بعد حین پاسخ خواہم نوشت واکنون بحل مطلب آن مکتوب شما میپردازم کہ تاریخ نداشت، وطریقہ نفی واثبات را مع ترجمہ فارسی خواستار شدہ بودید، اینک نخست بہ ترقیم وترجمہ آن می پردازم

لا الٰہ الا اللہ

نیست ہیچ احدی لائق عبادت، مگر یک معبود برحق است

سالک (لسان خویشرا بہ حنک علی الصاق کند لب باب ودندان بدندان بندد، ونفس راحبس کند وکلمہ (لا) از ناف درخیال بدماغ رساند وکلمہ (الہ) رابخیال بکتف ایمن فرو آرد، واز آنجا کلمہ (الا اللہ) رابخیال بشدت برقلب زند بحیث کہ حرارت اثر ذکر در سائر اطائف عالم امر ظاہر گردد،

ہرگاہ نفس تنگی کرد، بہ عدد وتر نفس را برآرد، وبخیال (محمد رسول اللہ) بگوید، یعنی نفس را رہا کند

وبزبانِ حال این دعا رابخواند،

اِلٰھِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مَحَبَّۃَ ذَاتِکَ وَمَعْرِفَۃَ صِفَاتِکَ:

وباز ہمین طرز بر سر کار ذکر رود،

لا الٰہ الا اللہ در، لا نفی ازین چہار معنی یکی را در لحاظ نگہ میدارد

اول: لا معبود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

Marfat.com

دوم: لا مقصود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

سوم: لا موجود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

چہارم: لا مطلوب الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

جواب نامہ دیگر شمارا جداگانہ خواہم نوشت منتظر بودہ باشید توصیہ: بہ خلفاء و یارانِ آنجا تفہیم گردد کہ منتسبین و مسترشدین را بہ حفظ امنت باللہ، وشش کلمہ متوجہ و مکلّف سازند، امر را مہمل نہ انگارند، یعنی حکم راعبث نہ پندارند و فقیر نیز باقتضای وقت و مصلحت مسئلہ، بہ عون معین حقیقی تعالی خواہم توانست کہ در اسرع اوقات بہ جواب سوالات شما پر دازم انشاء اللہ تعالی دراخیر گلدستہ تسلیمات فقیرانہ خویشرا بخدمت مجمع الفضائل محمد عبدالحکیم صاحب شرف نقشبندی، قادری، و سائر خلفاء و مسترشدین آنجاء میرسانم فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داذان دسماع پہ وقت کنبی

ددوارو لا سونو دا بهامينو يعنى غټو گوتو دګو نو سنګولول اوپه ستر گو ينبودل په وقت داوريد لو د نوم دسرور کائنات صلى الله عليه وسلم مستحب دى په جامع الرموز كى فرمائى اعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاول من الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله و عند سماع الثانية قرة عينى بك يا رسول الله ثمه يقال اللهم متعنى بالسمع والبصر و بعده وضع ظفر اليدين على العينين فانه صلى الله عليه وسلم يكون قائداله الى الجنت. هم دادول علامه ابن عابدين شامى صاحب په ردالمحتار كنبى په باب الاذان كى ليكى. يستحب ان يقال عند سماع الاولى من الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله وعندالثانية منها قرة عينى بك يا رسول الله ثم يقول اللهم متعنى بالسمع والبصر بعد وضع ظفرى الابهامين على العينين فانه عليه السلام يكون قائدا له الى الجنة كذافى كنز العباداه قهستانى ونحوه فى الفتاوى الصوفيه وفى كتاب الفردوس من قبل ظفرى ابهاميه عند سماع اشهد ان محمد ارسول الله فى الاذان انا قائده و مدخله فى صفوف الجنة و تمامه فى حواشى البحر للرملى عن المقاصد الحسنة للسخاوى وذكر ذالك الجراحى واطال ثم قال ولم يصح فى المرفوع من كل هذا شئى و نقل بعضهم ان القهستانى كتب على هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان و ما فى الاقامة فلم يوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع. (ردالمحتار على الدار المختار ص ۲۶۷ جلد نمبر ۱) علامه شيخ احمد طحطاوى صاحب په حاشيه الطحطاوى كى ليكلے دے. ذكر القهستانے عن كنز العباد انه يستحب ان يقول عند سماع الاولى من الشهادتين للنبى صلى الله عليه وسلم (صلى الله عليك يا رسول الله) و عند سماع الثانيه (قرة عينى بك يا رسول الله) اللهم متعنى بالسمع والبصر بعد وضع ابهاميه على عينيه انه عليه صلى الله وسلم يكون قائداله فى الجن و ذكر اليلمى فى الفردوس من حديث

Marfat.com

ابی بکر رضی الله عنه مرفوعا من مسح العین بباطن انملة السبابتین بعد تقبیلهما عند قول الموذن اشهد ان محمدا رسول الله و قال اشهدان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی (حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱) حضرت علامه جلال الدین السیوطی صاحب په خپل کتاب لباب الحدیث کښی په باب فضیلة الاذان ص ۳۲ کښی لیکلی دی. قال صلی الله علیه وسلم من سمع النداء فقبل ابهامیه فوضع علی عینیه و قال مرحبا بذکر الله تعالی قرة اعیننا بک یا رسول الله فان شفیعه یوم القیامه و قائده الی الجنة. مولانه قاضی عالم الدین نقشبندی په مکتوبات امام ربانی جلد اول اردو ترجمه کښی په ص ۲۰ کښی لیکلی دی چه امام ربانی صاحب به کله اذان اوریدولو نو دهغه جواب به ئی ویلو او شهادت ثانیه په وخت به ئی تقبیل دا بهامینو کولو او ویل بنی قرة عینی بک یا رسول الله. نو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سره خو هغه عالی شخصیت او لویه هستی وه چه هغه ته (صله بین البحرین) ویلکیږی او خدای پاک ورله په علم ظاهر او علم باطن کښی یولوی شان و رکړی وه نو که چرته دا فعل مستحب نه وائیی نو هغه مبارک به ولی کولو. دمذکوره کتابونو دعبارتو نه داسېره واضحه او ثابته شوه چه تقبیل د ابهامینو مستحب دی په وخت دا ذان ویلو کښی پر شهادت ثانیه باندی که دسمدرجه عبارتو دلو سلوبه پس هم خوک انکار کوی نو (الانکار سودر السکر محروم) او که خوک ورته شعار دبریلویانو وائیی نو داخره هم صحیح حقیقت نه لری حکه چه دا مذکوره مصنفین تول احناف دی او که خوک ورته بدعت وائیی نو بیا خطر د کفر دی. وما علینا الا البلاغ المبین

سعبه نشر و اشاعت

دارالعلوم سیفیه منڈیکس کچھوڑی بازه

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

کی مشہور تصانیف

- ہدایت السالکین
- تفسیر سیفی (جلد اول)
- مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ
- دلائل سالکین
- معمولات سیفیہ
- انوار سیفیہ
- مسائل عمامہ شریف
- افیتاویہ سیفیہ
- جوابات سیفیہ
- آداب شیخ
- کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے
- تشرحات ضیایہ
- ختم شریف کا ثبوت
- مجموعہ رسائل
- الدرالجمیلہ فی جواز الوسیلہ
- اظہار الحقیقہ
- تاریخ اولیاء
- بیان الھدیٰ فی توضیح الاستفتاء
- عدم سایہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- مناظرہ وزیرستان
- لطائف کے بارے میں علمی تحقیق
- وجد (سوال و جواب)
- سہ ذی یتیل سلوک
- فرضیت علم باطن
- تصویر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- مسائل طہارت
- فرضیت علم باطن
- جواب الاستفتاء
- تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ
- سونا یا کھونا
- ولی اللہ کی پرواز
- اثبات علم الغیب
- درۃ البیان فی سیرہ اخندزادہ سیف الرحمن قدس سرہ
- المنہج القدیسہ فی اسباق الطریقہ القادریہ
- جامع الفتاوی فی الھدایۃ لاھل الجباری
- ایس تیل بیعت

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205